

مسلمانوں میں پھیلائی جانے والی

جھوٹی بشارتیں

ترتیب: علماء و مشایخ کمیٹی سعودی عرب

ترجمہ و تعلیق
پیرزادہ شفیق الرحمٰن شاہ الدراوی حفظہ اللہ

دار المعرفۃ
پاکستان

جھوٹی بشارتیں

افادات از فتاوی علماء:

سماحۃ الشیخ الامام: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

فضیلۃ الشیخ علامہ: محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

فضیلۃ الشیخ علامہ: عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الجبرین رحمہ اللہ

فضیلۃ الشیخ علامہ: صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

جمع و اعداد

شخبوط بن صالح بن عبدالھادی المری

امام وخطیب جامع ملک عبدالعزیز

(الجامع الکبیر) بمحافظۃ المز احمیۃ

نظر ثانی

استاذ ڈاکٹر محمد بن عبداللہ السمہری

استاذ العقیدہ والمذاھب المعاصرہ

جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ

مترجم

الشیخ شفیق الرحمٰن الدراوی

دار المعرفہ

نام کتاب	:	جھوٹی بشارتیں
اشاعت	:	اوّل
سن	:	2009ء
ناشر	:	دارالمعرفہ، لاہور
پریس	:	شفیق پریس لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله و أصحابه أجمعين۔أما بعد:

دارالمعرفہ مسلمان بھائیوں کے لیے ایک ایسی اہم کتاب پیش کر رہا ہے جو مسلمانوں میں پھیلائی جانے والی مختلف معاملات کی غلط فہمیوں اور عقیدہ کی درستگی اور جھوٹی بشارتوں کے متعلق ہے۔غالبًا ان خبروں کو پھیلانے والے حسن نیت سے یہ کام کررہے ہوں؛ لیکن قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ کے نزدیک اعمال کی قبولیت کے لیے حسن نیت ہی کافی نہیں بلکہ قرآن وحدیث کی موافقت بھی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف کو جزائے خیر دے۔جنہوں نے ان نام نہاد بشارتوں اور خبروں کو جمع کیا اور پھر کتاب وسنت کے دلائل اور ائمہ کے اقوال کی روشنی میں ان کا شرعی حکم بیان کیا۔

ندعو الله التوفيق والسداد للحق لكل المسلمين۔

دار المعرفه

☆☆☆

حدیث مترجم

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین ، نبینا محمد وعلی آله وصحبه أجمعین۔

امابعد:

ایک عرصہ سے یہ فضاء چلی ہے کہ لوگوں کو متاثر کرنے یا اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے مختلف قسم کی جھوٹی خبریں و افواہیں اڑائی جاتی ہیں؛ اور اس طرح سے کمزور ایمان والے مسلمانوں کو امتحان میں ڈالا جاتا ہے۔اور بسا اوقات دین کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ایسے اسلوب اختیار کیے جاتے جن کی اجازت شریعت مطہرہ میں نہیں ہوتی۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو ایک واضح راہِ حق پر چھوڑا ہے۔اس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے۔اب گمراہ وہی انسان ہوسکتا ہے جس کے نصیب میں اللہ تعالیٰ نے ہلاکت وتباہی لکھ دی ہو۔پس کچھ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو قرآن وسنت کی صحیح تعلیمات کو چھوڑ کر دین حق کو پانے کے لیے اپنی طرف سے راہیں نکال لیتے ہیں۔

لیکن دوسری طرف داعیان حق کا یہ کام رہا ہے کہ وہ دین کے دفاع میں اپنا ہر ممکن کردار ادا کریں۔اور لوگوں کو صحیح اورحق کی راہ دکھائیں۔

زیر نظر کتاب کچھ ایسے ہی امور پر رد ہے جنہیں لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے لوگوں نے گھڑ کر دین یا صاحب شریعت ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔ان میں شیخ احمد کا خواب اور اس طرح کی دیگر جھوٹی کہانیاں اور بشارتیں شامل ہیں۔

محترم شیخ شخبوط حفظہ اللہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے؛ انہوں نے بڑی محنت سے ان تمام چیزوں کو یکجا کر کے ترتیب دیا۔اور دار قبس کے مدیر محترم حافظ سلیمان صاحب نے پوری محنت اور دلگی سے اسے شائع کیا۔اب اس کتاب کا اردو ترجمہ اردو دان طبقہ کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ اسے قبولیت عطا فرمائے‘اور لوگوں کے لیے ایسے گورکھ دھندوں سے نجات کا ذریعہ بنادے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی نبینا محمد و علی آله و صحبه وبارك وسلم تسلیماً کثیراً۔

ابوشرحبیل/ پیرزادہ شفیق الرحمٰن شاہ الدراوی

حال وارد مکہ مکرمہ (۸ جنوری ۲۰۱۳)۔

تقریظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين۔

امابعد!

میں نے پیش نظر کتاب (جھوٹی بشارتیں اوران پر رد) کا مطالعہ کیا۔اس کے مرتب برادرعزیز شیخ شخبوط بن صالح المری ہیں۔موصوف مزاحمیہ کی جامع مسجد شاہ عبدالعزیز کے خطیب اور''پبلک لائبریری'' کے ڈائریکٹر ہیں۔برادرم شیخ شخبوط نے ایک ایسا مفید کام سرانجام دیا ہے جس پر موصوف شکریہ کے مستحق ہیں۔یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے بڑے پیمانے پر شائع اور تقسیم کی جائے۔اس لیے کہ اس کتاب میں اہل بدعت اوران کے شبہات کا مدلل رد ہے، خاص طور پر ان جھوٹی خبروں اور بشارتوں پر؛جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہتی ہیں؛ اورجنہیں پھیلانے والے غالبًا جاہل یا بدعتی ہوتے ہیں۔ان حالات میں ان جھوٹی خبروں کا رد کرنا اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کی اشاعت ہے۔اس کتاب کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس میں چوٹی کے فاضل علماء کے فتاویٰ درج ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم علماء کی بخشش فرمائے اور انہیں اپنی وسیع جنتوں میں جگہ عطا فرمائے۔اور جو زندہ ہیں انہیں ہر بھلائی کی توفیق عطا فرمائے اور دینی امور ان کی میں مدد فرمائے۔اورہم سب کا خاتمہ اسلام پر کرے۔[آمین]

إنه سميع مجيب، وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

خادم کتاب وسنت

محمد بن عبداللہ السہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔جس نے ہمیں اپنی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کا حکم دیا اور مفسد، گمراہ اور منحرف لوگوں کی پیروی سے منع فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کے لیے ساری کائنات ہے۔حشر کے دن ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے آخری رسول ہیں۔انہوں نے ہر قسم کی بھلائی کو امت کے سامنے بیان کر دیا اور ہر قسم کی برائی سے امت کو خبردار کیا اور اس سے بچنے کی تلقین کی۔ بیشک انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پوری دیانت کے ساتھ امت تک پہنچا دیا اور اپنی امانت کا حق ادا کر دیا' اور امت کو سیدھی راہ دکھائی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی جدو جہد کی جیسا کہ اس کے کرنے کا حق تھا۔

اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے آل و اصحاب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے راستے پر چلنے والوں اور ان کی سنت کی پیروی کرنے والوں پر سلامتی فرمائے؛ اما بعد:

اس کتاب میں جھوٹی بشارتوں اور خبروں کے متعلق درج ذیل علماء کرام کے فتاویٰ جمع کیے گئے ہیں:

- ☆ عزت مآب/الشیخ الامام: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ فضیلۃ الشیخ علامہ: محمد بن صالح **العثیمین** رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ فضیلۃ الشیخ علامہ: عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الجبرین رحمۃ اللہ علیہ
- ☆ فضیلۃ الشیخ علامہ: صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ
- ☆ **اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء**

[علمی تحقیقات اور افتاء سے متعلق مستقل کمیٹی]

قارئین کرام![عوام الناس میں] پھیلائی جانے والی ان مختلف [جھوٹی] بشارتوں اور خبروں کو [اس کتاب میں] جمع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بارے میں سوالات بڑھ گئے ہیں۔اور اس لئے بھی کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ ایک مسلمان کا ان بشارتوں اور خبروں کے بارے میں کیا موقف ہونا چاہیے؟ چاہے ایسی خبریں اوراق اور پمفلٹ کی شکل میں ہوں یا موبائیل میں میسج (پیغامات؛ یا انٹرنٹ پر ای میل) کے ذریعے بھیجی جا رہی ہوں۔

بطور نصیحت میں آپ کے سامنے پہلے ان نام نہاد بشارتوں اور خبروں اور پھر اس کی تردید میں جاری کردہ علماء کے فتاوی پیش کروں گا؛ تا کہ امت کو اس کا پورا پورا فائدہ حاصل ہو اور اہل بدعت میں سے جھوٹے اور مفسد لوگوں کا ٹیڑھ پن

ظاہر ہو جائے۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ مسلمانوں پر وقتاً فوقتاً اس طرح کی گمراہ کن بشارتوں اور خبروں کے متعلق حق واضح ہو جائے۔

آخر میں میری اپنے مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی خبر رہ گئی ہو' برائے مہربانی وہ مجھے ارسال کر دیں تا کہ اسے اگلے ایڈیشن میں درج کیا جا سکے۔

میں فضیلۃ الشیخ علامہ محمد بن عبداللہ سمہری حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نظر ثانی کی ہے۔اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ ہمارے فاضل علماء کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کے ذریعہ سے مسلمانوں کو نفع پہنچائے' ہمارے اس عمل کو اپنی رضا کے لیے خاص کر دے۔اور ہمیں اس دین کی حفاظت کرنے والا بنا دے۔

وآخر دعوانا وأن الحمد لله رب العالمين۔

خادم کتاب وسنت
شخبوط بن صالح بن عبدالھادی المری
امام وخطیب جامع ملک عبدالعزیز

جہلاء اور اہل بدعت کی مروجہ جھوٹی بشارتوں اور خبروں سے آگاہی ❶

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہر زمانے میں وقتاً فوقتاً لوگوں کی ہدایت کے لیے رسول بھیجے؛ پھر ان کے بعد اہل علم آئے جو لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف بلاتے اور ان سے ملنے والی تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں؛ مردہ دلوں کو اللہ تعالیٰ کے کلام سے زندہ کرتے ہیں، اندھوں کو اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی دکھاتے ہیں۔ کتنے ہی شیطان کے جال میں پھنسنے والے لوگوں کو علماء (اہل علم) نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچایا' اور کتنے ہی گمراہ لوگ ان کے ہاتھوں ہدایت یافتہ ہوئے!! لوگوں کے ساتھ ان کا سلوک کیا ہی اچھا تھا...... اور ان کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا گیا!

علماء نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو غلو کرنے والوں کی تحریف سے، باطل پرست لوگوں کی کمی و بیشی سے اور جاہلوں کی تاویل سے بچایا۔ یہ وہی بے خبر و جاہل ہیں جو بدعتیوں کے سردار ہیں' انہوں نے ہی فتنوں کا دروازہ پرست کھولا۔ یہی لوگ کتاب اللہ میں تفرقہ ڈالنے والے اور کتاب وسنت کے مخالف ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب پر بغیر علم کے بات کرتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے متشابہ باتیں کرتے ہیں تاکہ انجان اور بے خبر لوگوں کو گمراہ کریں۔ ہم گمراہ کرنے والوں کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے اپنے اوپر بغیر علم کے بات کرنے کو حرام قرار دیا اور اس بات کو شرک کے برابر ٹھہرایا۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُواْ بِاللّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَاناً وَأَن تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ﴾[الاعراف: 33]

''آپ فرما دیجئے: بیشک میرے رب نے حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو اعلانیہ اور پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جسے تم نہیں جانتے۔''

نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اوپر جھوٹ باندھنے سے ڈراتے ہوئے فرمایا:

((من كذب عليَّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار))۔ ❷

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لے۔''

(❶) [الخطب المنبريه فى المناسبات العصريه؛ صالح بن فوزان الفوزان ج 3/ص354]

(❷) [صحيح مسلم حديث نمبر4]

اللہ تعالیٰ محمد ﷺ پر اوران کے آل واصحاب پر سلامتی فرمائے' جنھوں نے کتاب وسنت کی حفاظت کی اور اسے اخلاص،امانت اور سچائی کے ساتھ امت کو پہنچایا۔اللہ تعالیٰ ان کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔[آمین]**اما بعد**:

اس زمانے میں ایسے گمراہ اور جاہل لوگ پائے جا رہے ہیں جن کا ہدف جھوٹی خبروں کوبطورِ نصیحت پیش کر کے دین اور عقیدوں کو بگاڑنا ہے۔عموماً ایسی خبریں برائیوں سے بھری ہوتی ہیں جنہیں وہ مدارس، مساجداور محلوں میں پھیلا رہے ہیں۔اورلوگوں کوان کے چھاپنے اورتقسیم کرنے کی رغبت دلا رہے ہیں۔ان کو دھوکہ دینے کے لیے ان خبروں میں بعض قرآنی آیتیں اور حدیثیں بھی شامل کر دیتے ہیں۔ان خبروں میں اللہ اوراس کے رسول اور علماء کرام پر جھوٹ گھڑا ہوتا ہے اوران میں جھوٹے ثواب وعقاب کا وعدہ اورخرافات شامل ہوتی ہیں۔ان میں بعض دعاؤں و وظائف اوربعض نصیحتوں کی شکل میں ہوتی ہیں۔ان میں ایسی جھوٹی حدیثیں اور گمراہ باتیں شامل ہوتی ہیں' جنہیں علماء کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا۔

ایسی خبریں پھیلانے کا مقصد:

لوگوں کوجھوٹی کہانیوں اورخرافات میں مشغول کر کے انہیں حق سے دور کرنا اورلوگوں کے دلوں میں غلط عقیدے اور شرکیہ باتیں ڈالنا اورصحیح عقیدے پر قابو پانا ہے۔کیونکہ گمراہ لوگ اس ملک (سعودی عرب) میں علانیہ طور پر لوگوں کو گمراہ نہیں کر سکتے اسی لیے انہوں نے ایسے خفیہ طریقے اختیار کیے جنہیں عوام الناس نہیں جان سکتے۔انہیں جھوٹے ثواب کا لالچ اورسزا کا ڈر دھوکہ میں ڈال دیتا ہے۔خاص طور پر جب جھوٹی خبروں کے پھیلانے والے' اپنی بات کو سچ منوانے کے لیے' ان خبروں میں قرآنی آیات اور حدیثیں بھی شامل کر دیتے ہیں۔یہ تو ان کاہنوں کی طرح ہیں جو ایک سچ اورسو جھوٹ بولتے ہیں۔

کچھ نوجوان بھی جو خیر کو پسند کرتے ہیں لیکن احکام شریعت سے ناواقف ہوتے ہیں' بعض اوقات کتابوں میں سے بعض حدیثوں یا فتووں کو چھاپ دیتے ہیں۔ہوسکتا ہے کہ جوانہوں نے چھاپا ہووہ ضعیف یا غلط ہو یا پھر غیر مدون ہو...... نوجوان حضرات نیک نیتی سے اسے مساجد مدارس اورمختلف اداروں کی دیواروں پر لگاتے ہیں۔ایسا کرنے سے باطل اور غلط باتوں کی اشاعت اورعوام کے درمیان دین کے بارے میں مختلف سوچیں اورتشویش پیدا ہو جاتی ہیں۔ہمیں ایسے نوجوانوں کوتنبیہ کرنی چاہیے۔

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دین کے متعلق ضروری تعلیمات کی اشاعت کیلئے''**ادارۃ البحوث العلمیہ و الافتاء**'' کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم ہے؛ جوکہ اس کام کوبہترین طریقے سے سرانجام دے رہا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس ادارے کے قائم کرنے والوں کوحق کی اشاعت پر مدد عطا فرما اورانہیں باطل اوراہل باطل کی سرکوبی کی توفیق عطا فرما۔[آمین]

بے بنیاد اور جھوٹی خبریں پھیلانے کا مقصد

علامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ ان گمراہ کن خبروں کے متعلق اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں(❶):

''اس طرح کی خبریں پھیلانے کا مقصد لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے ہٹا کر جھوٹی خبروں، جھوٹی کہانیوں اور خرافات کی طرف لگانا ہے۔اور جب [یہ لوگ] دیکھتے ہیں ایک خبر کو سچا تسلیم کرلیا گیا ہے تو دروغ گو لوگ کوئی دوسری خبر گھڑ لیتے ہیں تاکہ لوگ کتاب و سنت سے دور ہو جائیں اور پھر ان کے عقیدہ کو خراب کرنا آسان ہو جائے۔ جب تک مسلمان کتاب اللہاور سنت رسول ﷺ کو تھامے رکھیں گے کوئی انہیں کبھی گمراہ نہیں کر سکے گا۔اور جب وہ کتاب وسنت کو چھوڑ کر خرافات، کہانیوں اور شیطانی خوابوں کو سچا تسلیم کرنے لگ جائیں گے تو انہیں گمراہ کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔''

مسلمانوں کا جھوٹی خبروں کے متعلق صحیح موقف

علماء سے ان خوابوں وخبروں کے صحیح ہونے اور دینی امور کے متعلق سوال کرنا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿ فَسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾[النحل:43]

''پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو''۔

اس آیت سے ظاہر ہوا کہ علم مخصوص علماء سے ہی لیا جا سکتا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰنے علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا ہے۔دینی معاملات میں کتابیں ہی نہیں بلکہ علماء، انبیاء کے بعد مصدر ہیں نہ کہ جاہل اور مفسد لوگ۔اس لیے علماء سے پوچھے بغیر کسی بھی کتاب سے (اپنی پسند کے) فتاوی، احادیث یا نصیحتیں پھیلانا جائز نہیں۔جس طرح جیسے دوائیوں کو ڈاکٹر سے پوچھے بغیر استعمال کرنا صحیح نہیں کیونکہ اس کے غلط استعمال سے نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔علمی مسائل تو پھر بدرجہ اولی ہیں۔کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جاہل دینی کتابوں سے وہ بات بیان کرے جو باطل اور گمراہ کن ہو؛ یا وہ ایسی منسوخ بات بیان کرے جس پر عمل کرنا ہی جائز نہ ہو؛ یا وہ کسی ایسی مشابہ بات کو بیان کرے جس میں تفصیل بیان کرنے کی ضرورت ہو۔اور بات بیان کرنے والا لاعلم ہو۔ایسا کرنے سے بات کرنے والا بھی گمراہ ہو جائے گا اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔بھلا وہ نیک نیت اور اچھے ارادے سے ہی کیوں نہ بیان کر رہا ہو۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(❶)[خطب منبریہ ج1/ص311]

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا☆الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾[الكهف:103۔104]

''آپ فرما دیجیے کہ: کیا ہم تمہیں بتائیں کہ لوگوں میں اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے کون ہیں؟ وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہوگئیں اور وہ اسی گمان میں ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کررہے ہیں۔''

(2) اگر اس طرح کے خواب اور بشارتیں صحیح نہیں ہیں اور علماء اور دینی مراکز (مثلاً **رئاسة العامة لادارة البحوث العلميه والافتاء**) کی طرف سے ناقابل اعتماد ہیں تو ان کو پھیلانا جائز نہیں بلکہ ان کو جلا کر ختم کر دینا چاہیے۔

جب عزت مآب الامام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے لوگوں کے درمیان پھیلائے جانے والے پمفلٹ ❶ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

''جسے بھی یہ پمفلٹ ملے اسے چاہیے کہ وہ اسے جلا دے اور جھوٹ بولنے والوں کے جھوٹ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے اس ورق کے پھیلانے والے کو تنبیہ کی جائے۔''

انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ: ''جن مسلمانوں کے پاس اس قسم کے پمفلٹ ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اسے جلا کر ختم کر دیں اور لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کریں۔ اسی لیے ہم نے اور دوسرے علماء نے اس پمفلٹ کو کوئی اہمیت نہیں دی ہم نے اسی میں بھلائی دیکھی۔'' ❷

علامہ محمد بن صالح **العثیمین** رحمہ اللہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ: ''جو بھی اس قسم کے پمفلٹ پائے اسے چاہیے کہ وہ انہیں پھاڑ دے۔ اس کے لیے ان پمفلٹ کو پھیلانا جائز نہیں۔'' ❸

علامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں: ''ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب اسے اس قسم کے اوراق ملیں تو وہ اسے جلانے اور ختم کرنے میں سبقت حاصل کرے۔'' ❹

3) جاہل، مفسد اور جھوٹے لوگوں کو مسجدوں بازاروں اور ان کے علاوہ دوسری جگہوں پر ایسے پمفلٹ پھیلانے سے روکنا:

فضیلۃ الشیخ علامہ صالح فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں ❺:

''شاید ایسے پمفلٹ پھیلانے والا اس دھوکے میں ہے کہ اس کو نہ پھیلانے سے اس کو کوئی نقصان پہنچے گا؛ یا اس کو پھیلانے سے جو وہ چاہتا ہے وہ اسے مل جائے گا۔ تو ہمیں چاہیے کہ اس قسم کے پمفلٹ سے لوگوں کو آگاہ کریں

---

❶ پمفلٹ:[تارك نماز كى سزا]کتاب:مجموع فتاوى و مقالات متنوعه فضيلة الشيخ عبدالعزيز بن باز رحمه الله ج10ص227]

❷ کتاب:[مجموع فتاوى و مقالات متنوعه شيخ عبدالعزيز بن بازج 4/ص157]

❸ پمفلٹ:[احمد خادم الحرم المدنی] کتاب:[مجموع فتاوی ورسائل ج8/ ص331-330]

❹ پمفلٹ:[رويا الفتاة المريضه]کتاب:[الخطب المنبريه فى المناسبات العصريه ج5/ ص 189]

❺ کتاب:[الخطب المنبريه فى المناسبات العصريه ج5/ص189]

کیونکہ یہ سب باطل اور جھوٹ ہے۔اور آپ بھی اپنے بھائیوں کو اس سے آگاہ کریں اور ان پمفلٹ کو پھیلانے سے روکنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔اور انکے پھیلانے والوں کو بھی روکیں۔'' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدہ :2]

''نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو۔اور گناہ ظلم اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''

4) جھوٹی خبریں،ضعیف وموضوع احادیث اور جھوٹے خواب پھیلانے والوں کو نصیحت کرنا:

چونکہ یہ ظلم وگناہ کا کام ہے اس لئے اس سے پرہیز لازمی ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾[المائدہ :2]

''اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں باہم مدد نہ کرو۔''

ایسا کرنے سے بدعات اور خرافات کی اشاعت ہوتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس پر عمل کرنے کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔

[''ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور مسلمانوں کے لیے ہر برائی سے پناہ مانگتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے پمفلٹ کے لکھنے اور پھیلانے والوں کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسے لوگوں کے ان کے مناسب فعل سزا دے۔کیونکہ وہ اللہ پر جھوٹ اس نے جھوٹی بات پھیلائی اور لوگوں کو ایسی بات میں مشغول کر دیا جس کا انہیں بجائے فائدے کے نقصان پہنچا۔''] ❶

5) حکام بالا اور متعلقہ اداروں کو ایسے پمفلٹ پھیلانے والے کی اطلاع دی جائے تاکہ وہ اُس کو جھوٹی اور من گھڑت خبروں کو اشاعت وترویج سے روک سکیں۔

فضیلۃ الشیخ علامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:''ان پمفلٹ اور خرافات باتوں سے بچیں،جو توحید کے ملک میں مسلمانوں کے درمیان پھیلائی جا رہی ہیں اور ایک دوسرے کو اس کے جلانے اور ختم کرنے کی نصیحت کریں اور اس کے پھیلانے والے کے بارے میں حکام بالا اور ہیئات [متعلقہ اداروں] کو خبر دی جائے۔'' ❷

(❶) یہ شیخ ابن باز کی جھوٹی خبریں پھیلانے والوں کے لیے دعائے ہدایت ہے۔کتاب:[مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ سماحہ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ ج4/ص157]

(❷)کتاب:[الخطب المنبریہ فی المناسبات العصریہ ج5/ص189]

جھوٹی بشارات، خبریں اور تصاویر پھیلانے کا گناہ

الامام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں ❶:

''ایسی خبریں گھڑنے' لکھنے اور بانٹنے اوران کی طرف دعوت دینے والے اور اسے مسلمانوں کے درمیان پھیلانے والے سب گناہ گار ہونگے ؛ کیونکہ یہ سب ظلم اور گناہ کے کام پر باہم تعاون کررہے ہیں۔'' جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب محکم میں منع فرمایا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾[المائدہ:2]

''اور نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ ،ظلم اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے مزید یہ بھی فرمایا کہ:

''ایسی خبریں سعودی عرب میں یا کسی بھی دوسرے ملک میں پھیلانا جائز نہیں ہے بلکہ یہ گناہ کا کام ہے۔ ایسا کرنے والا گناہ گار اور سزا کا مستحق ہے۔'' ❷

اور علامہ محمد بن صالح **العثیمین** رحمہ اللہ فرماتے ہیں ❸: ''میری ہر اس شخص سے درخواست ہے کہ جس کو ایسی خبریں ❹ [پمفلٹ یا کتابچے وغیرہ] ملیں وہ انہیں لوگوں میں پھیلانے کی بجائے جلا دے ۔ کیونکہ مجھے اس میں سلامتی سے زیادہ گناہ کا ڈر ہے۔''

(❶)[مجموع فتاوی ومقالات متنوع ج8ص348,347,346]
(❷)[مجموع فتاوی ومقالات متنوع ج4ص157]
(❸)[الضیاء اللامع من الخطب الجوامع ج6ص269]
(❹)پمفلٹ[خوش گوار سفر یا یك طرفه سفر]

(1)

خادم حرم نبوی شیخ احمد

کی طرف منسوب جھوٹا وصیت نامہ

علماء کرام کے ردود:

☆ سماحۃ الشیخ علامہ: عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ

☆ فضیلۃ الشیخ علامہ: محمد بن صالح **العثیمین** رحمۃ اللہ علیہ

☆ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر: صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

☆ فضیلۃ الشیخ امام وخطیب مسجد الحرام: عبداللہ خیاط رحمۃ اللہ علیہ

☆ **اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء**

((تحقیق وفتوی کی مستقل کمیٹی))

☆☆☆

وصیت نامہ کے نام سے پھیلائے جانے والے ایک پمفلٹ کا عکس

وصیت نامہ

مدینہ منورہ سے کلید بردار حرم رسول اللہ ﷺ شیخ اُحمد کی طرف سے شرق ومغرب کے مسلمانوں کی طرف یہ وصیت نامہ بھیجا جارہا ہے:

شیخ احمد فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات قرآن مجید پڑھ رہا تھا اور اسماءِ حسنیٰ پڑھنے کے بعد جب میں فارغ ہو کر لیٹا تو کیا دیکھتا ہوں کہ محمد ﷺ تشریف لائے اور فرمانے لگے: ''اے احمد۔ میں نے جواب دیا: ''میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول'' نبی ﷺ نے مجھے کہا کہ میں لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے بہت شرمندہ ہوں اپنے رب اور فرشتوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا کیونکہ اس ہفتے ساٹھ ہزار آدمی مرے جن میں کوئی ایماندار نہ تھا پھر آپ ﷺ نے بعض گناہوں کا ذکر کیا جو لوگ کر رہے ہیں۔

اور وہ سب زکوۃ اور صدقے نہ دینے کی وجہ سے' عورتیں اپنے شوہروں کی نافرمانی کی وجہ سے، بچے اپنے والدین کی نافرمانی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہونگے۔ کیونکہ مسلمان اللہ کو بھول چکے ہیں اور وہ حج بھی نہیں کرتے۔ اور آپ ﷺ نے یہ بھی کہا کہ قیامت بہت قریب ہے۔ بخشش کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ دنیا ختم ہو رہی ہے اس لیے ایک مہینے تک پیر کا روزہ رکھنا چاہیے اور قرآن پڑھنا چاہیے کیونکہ قرآن آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب ستاروں سے مختلف ایک ستارہ ظاہر ہوگا اور سورج آسمان میں رک جائے گا۔ اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پیغام سب مسلمانوں تک پہنچایا جائے۔ پیغام پہنچانے والے کو **اللہ تعالیٰ** مالا مال کر دے گا اگر قرض دار ہوگا تو قرض ادا ہو جائے گا اور وہ قیامت کے دن **نبی ﷺ** کے ساتھ ہوگا۔

پھر آپ ﷺ نے کہا کہ یہ وصیت ان لوگوں کے لیے عزیز و جبار کی طرف سے رحمت ہے پھر کچھ قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو اس وصیت نامہ کی خبر دو کیونکہ یہ لوح محفوظ سے نازل ہوا ہے اور جو کوئی اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائے گا اس کے لیے جنت میں ایک محل ہوگا اور جو کوئی ایسا نہیں کرے گا وہ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ کوئی فقیر اس کو بانٹے گا تو اس وصیت کی برکت سے اللہ اسے امیر کر دے گا یا کوئی قرض دار اس وصیت نامہ کو بانٹے گا تو اللہ اس کا قرض ادا کر دے گا۔ اور گناہ گار کے بانٹنے سے اس کے اور اس کے والدین کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور اس کے نہ بانٹنے والے کا چہرہ دنیا و آخرت میں کالا کر دیا جائے گا۔ شیخ احمد نے تین بار اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ اگر یہ وصیت نامہ جھوٹا ہو تو میری موت کافروں کے ساتھ ہو اور جو اس کو سچا مانے گا وہ آگ سے چھٹکارا پالے گا اور اس کو جھٹلانے والا کفر کرے گا۔

اگر یہ پیغام پہنچا دیا ہے تو خوشی کی نیند سوئیں اور موت کی تمنا کریں۔

(واللہ ولی التوفیق)

خادم حرم نبوی شیخ احمد کی طرف منسوب جھوٹی وصیت

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ (1) کی طرف سے مسلمانوں کے نام پیغام:

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اسلام کے ساتھ حفاظت فرمائے اور ہمیں جاہل اور گمراہ لوگوں کی گھڑی ہوئی باتوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔[آمین]

السلام علیکم و رحمة الله و بر کاته:

میں نے خادم حرم نبوی شریف شیخ احمد کی طرف منسوب وصیت نامہ کا مطالعہ کیا جس میں لکھا ہے کہ:

''میں جمعہ کی رات قرآن مجید پڑھ رہا تھا اور اسماء حسنٰی پڑھنے کے بعد جب میں فارغ ہو کر لیٹا تو کیا دیکھتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمانے لگے:''اے احمد! میں نے جواب دیا:''یارسول اللہ! میں حاضر ہوں''۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:''میں لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے بہت شرمندہ ہوں۔اپنے رب اور فرشتوں کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔کیونکہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی مرے ہیں'ان میں سے کوئی بھی دین اسلام پر نہ تھا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض گناہوں کا ذکر کیا جو لوگ کر رہے ہیں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' یہ وصیت لوگوں کیلئے عزیز و جبار کی طرف سے رحمت ہے۔پھر کچھ قیامت کی نشانیاں بیان کیں' یہاں تک کہ آپ نے فرمایا:''لوگوں کو اس وصیت نامہ کی خبر دو کیونکہ یہ تقدیر کے قلم سے لکھ کر لوح محفوظ سے نازل ہوا ہے۔اور جو کوئی اسے ایک ملک سے دوسرے ملک تک اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائے گا اس کیلئے جنت میں ایک محل بنا دیا جائیگا۔اور جو کوئی سے نہ ہی لکھے گا' اور نہ ہی دوسروں تک بھیجے گا وہ روزِ قیامت میری شفاعت سے محروم رہیگا۔جو کوئی فقیر اس کو بانٹے گا تو اس وصیت کی برکت سے اللہ اسے امیر کر دیگا؛ یا جو کوئی قرض دار اس وصیت نامہ کو بانٹے گا تو اللہ اس کا قرض ادا کر دیگا۔اور اس وصیت نامہ کی برکت سے گنہگار کے بانٹنے سے اس کے اور اس کے والدین کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔اور اس کے نہ بانٹنے والے کا چہرہ دنیا و آخرت میں کالا کر دیا جائے گا۔شیخ احمد نے تین بار اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ:یہ وصت نامہ سچ ہے۔اگر یہ وصیت نامہ جھوٹا ہو تو میری موت کافروں کے ساتھ ہو۔اور جو اس کو سچا مانے گا وہ جہنم کے عذاب سے چھٹکارا پالے گا اور اس کو جھٹلانے والا کافر ہو جائے گا''۔

خلاصہء کلام یہ ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر محض جھوٹ باندھا گیا ہے۔ہم یہ جھوٹی وصیت بعض لفظوں کے اختلاف کے ساتھ کئی سالوں سے بار بار سن چکے ہیں جو عوام الناس کے درمیان وقتاً فوقتاً پھیلائے جا رہے ہیں۔اس وصیت کے

(1)[مجموع فتاوی عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ ج 2/ص897]

گھڑنے والے نے نبی ﷺ پر وہ بات گھڑی ہے کہ اس نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا' اور آپ نے اسے اس وصیت کی ترغیب دی۔اس آخری ایڈیشن میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اس نے اس وقت دیکھا جب وہ سونے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے بیداری کی حالت میں دیکھا۔

اس وصیت نامہ میں بہت ساری چیزیں ایسی گھڑ کر پیش کی ہیں جن کا جھوٹ اور باطل ہونا بالکل واضح ہے۔جن کے متعلق آنے والی سطور میں وضاحت کی جائے گی۔میں پچھلے چند سالوں سے یہ بات واضح کرتا آرہا ہوں کہ یہ پمفلٹ بالکل جھوٹ اور باطل ہے۔لیکن اب جب میں نے اسکا آخری ایڈیشن پڑھا تو اس کے بارے میں کچھ لکھنے سے تردد کیا کیونکہ اسکا جھوٹا ہونا اور اس جھوٹ کو گھڑنے والے کی عظیم جرأت سب کے سامنے واضح ہو چکی تھی۔میرا خیال تھا کہ اس پمفلٹ کے باطل ہونے کی خبر ایک فطرت سلیم اور ادنی بصیرت رکھنے والے انسان کو بھی ہو گی۔لیکن مجھے دوستوں نے بتایا کہ:''اکثر لوگ اس وصیت نامہ کو سچ مان کر اسے آپس میں تقسیم کر رہے ہیں اور اس وصیت نامہ کو لوگوں میں کثرت سے رائج کیا جا رہا ہے''۔

اس لیے میں اس وصیت نامہ کے باطل ہونے کو بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ اس کا جھوٹ طشت از بام کیا جا سکے۔کیونکہ یہ نبی ﷺ پر کذب بیانی ہے اور کوئی اس سے دھوکہ نہ کھا جائے۔

اہل علم و ایمان،فطرت سلیمہ اور اہل خرد و دانش میں سے جو کوئی بھی اس وصیت نامہ پر غور و فکر کرے گا وہ اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ وصیت نامہ کئی وجوہات کی بنا پر باطل اور من گھڑت ہے۔وجوہات درج ذیل ہیں:

1) میں نے خادمِ مسجد نبوی شیخ احمد کے اہل خانہ اور اقرباء سے جب ان کی طرف منسوب اس جھوٹے خواب کی حقیقت کے متعلق پوچھا؛ تو انہوں نے جواب دیا کہ:''یہ خواب شیخ احمد پر افترا ہے۔شیخ احمد نے یہ خواب نہیں بیان کیا۔مذکورہ شیخ احمد کی وفات کافی عرصہ پہلے ہو چکی ہے''۔

اگر بالفرض محال شیخ احمد یا ان سے بھی کسی بڑی شخصیت نے یہ دعوی کیا ہو کہ اس نے نبی ﷺ کو سوتے یا جاگتے میں دیکھا اور آپ ﷺ نے اسے یہ وصیت کی؛ تو ہم یقیناً اسے جھوٹا سمجھتے۔اور جس نے اس سے یہ بات کہی ہے' وہ شیطان ہے' وہ رسول اللہ ﷺ نہیں ہیں' اس کی کئی وجوہات ہیں:

1) نبی ﷺ کو ان کی وفات کے بعد بیداری کی حالت میں نہیں دیکھا جا سکتا۔اور جاہل صوفیا میں سے جو کوئی نبی کریم ﷺ کو بیداری کی حالت میں دیکھنے کا دعوی کرتا ہے؛ یا میلاد النبی ﷺ کی محفلوں میں یا اس طرح کی دیگر تقریبات میں (نبی کریم ﷺ کے) حاضر ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے؛ ایسا انسان بہت بڑی غلطی پر ہے؛ اور وہ بہت بڑی شیطانی تلبیس کا شکار ہے؛ وہ بہت بڑے خطأ کا مرتکب ہو رہا ہے۔اور وہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے خلاف افترا پردازی اور الزام تراشی کر رہا ہے۔کیونکہ مردے اپنی قبروں سے قیامت کے دن ہی نکلیں گے۔اور جو کوئی اس بات کے خلاف بات کہے گا وہ بہت بڑا جھوٹا ہے یا بہت بڑی غلطی کا شکار ہے۔وہ اس حق کو نہیں پہچان

سکا جو حق سلف صالحین نے پہچانا تھا اور جس پر نبی ﷺ کے اصحاب اور ان کے بعد تابعین کرام گامزن تھے۔

2) دوسری وجہ: نبی ﷺ نے کبھی بھی حق کے خلاف بات نہیں کی؛ نہ ہی اپنی زندگی میں اور نہ ہی موت کے وقت۔ یہ وصیت نامہ کئی ایک باتوں میں کھلم کھلا آپ کی شریعت کے خلاف ہے۔ جیسا کہ آگے اس کی وضاحت آرہی ہے۔

نبی ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ کو حقیقی صورت میں خواب میں دیکھنا ممکن ہے۔ اور جو کوئی خواب میں آپ کو دیکھتا ہے' وہ حقیقت میں آپ کے دیدار سے شرفیاب ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان آپ کی صورت نہیں اپنا سکتا؛ جیسا کہ حدیث شریف میں بھی آتا ہے [1]۔

لیکن نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنے والے کے ایمان میں سچائی، انصاف پسندی، دیانت داری، امانت داری اور اس کی دین داری اور تقوی کو دیکھا جائے گا۔ اور اس سے یہ سوال کیا جائے گا کہ کیا اس نے نبی ﷺ کو ان کی اپنی صورت میں دیکھا یا کسی اور کی صورت میں؟

جب نبی ﷺ سے کوئی حدیث بیان کی جاتی ہے جو آپ نے اپنی زندگی میں کہی ہو اور بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور ضابط نہ ہوں تو ان کی اس روایت پر اعتماد نہیں کیا جاتا اور نہ ہی وہ حدیث قابل حجت ہوتی ہے۔ اگر وہی بات ثقہ اور ضابط راوی بیان کریں؛ لیکن ان کی روایت ان سے زیادہ ثقہ، عادل اور ضابط راویوں کی روایت سے متضاد ہو اور ان دونوں روایتوں کے درمیان جمع کرنا ممکن نہ ہو تو ایک روایت کو منسوخ سمجھا جاتا ہے، اور وہ نا قابل عمل ٹھہرتی ہے اور اسے حدیث شاذ کہا جاتا ہے اور دوسری حدیث ناسخ قرار پاتی ہے؛ اور وہی قابل عمل ہوتی ہے۔ البتہ ناسخ و منسوخ کی شروط پوری ہونی چاہیں۔ اور اگر ان روایات میں اس طرح بھی تطبیق ممکن نہ ہو تو پھر جس راوی کا حافظہ اور عدالت کم ہو' اس کی روایت کو چھوڑ دیا جاتا ہے؛ اور اس پر حکم لگایا جاتا ہے کہ یہ روایت شاذ ہے' اس پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔

تو پھر نبی کریم ﷺ سے نقل کردہ ایسے وصیت نامہ کو کیسے سچ مانا جائے گا نہ جس کے نقل کرنے والے کو کوئی جانتا ہے؛ اور نہ ہی اس کی عدالت اور امانت کی کوئی گواہی دے سکتا ہے؟!!

ایسی صورت میں اگر ایسے وصیت نامہ خلاف شریعت کوئی چیز نہ بھی ہو تب بھی یہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے دیوار پر دے مارا جائے' اور اس کی طرف کان نہ دھرے جائیں۔ تو پھر جب اس وصیت نامہ میں کئی ایک جھوٹ ہیں' جو خود منہ سے بول کر اس کے جھوٹا ہونے کی گواہی دے رہے ہیں' کہ یہ وصیت نبی کریم ﷺ پر جھوٹ گھڑا گیا ہے' اور اس میں ایسی باتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا' تو اس کا کیا حال ہوگا؟؟؟؟...... نبی کریم ﷺ فرمایا:

"من قال علی ما لم أقل؛ فلیتبوأ مقعده من النار۔"

''جو مجھ سے وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے''۔

اس وصیت نامہ میں اس دروغ گو نے ایسی باتیں کہی ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمائی۔

---

[1] ((من رأني في المنام فقد رأني فإن الشيطان لا يتمثل بي)). ''جس نے خواب میں مجھ دیکھا' یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا ہے' بیشک شیطان میں شکل نہیں اپنا سکتا''۔ رواہ البخاری (۶۹۹۴) أحمد (۲۷۹/۱؛۳۶۱)۔

جو بھی لوگوں کے درمیان جھوٹ پھیلائے گا اور اس کی نسبت دین کی طرف کرے گا تو اس کی توبہ صرف اعلانیہ طور پر کرنے سے ہی قبول ہوگی۔تاکہ لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ وہ جھوٹا تھا اور اس نے اپنے جھوٹ سے رجوع کر لیا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَـٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ☆إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَـٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴾[البقرہ: 159-160]

''جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتابوں میں لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں ان لوگوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہو۔مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں تو میں انکی توبہ قبول فرماتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہ واضح کر دیا کہ جس نے حق کو چھپایا اس کی توبہ اصلاح کرنے اور حق کو بیان کرنے کے بعد ہی قبول ہوگی۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے اپنے دین کو مکمل کر دیا ہے اور محمد ﷺ کو رسول بنا کر شریعت کامل کر دی ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کو اس وقت وفات دی جب اس نے دین کو مکمل اور واضح کر دیا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾[المائدہ :3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا''۔

4) اس وصیت نامہ کو گھڑنے والا 14ویں صدی میں آکر لوگوں کو نیا دین پیش کرنا چاہتا ہے۔وہ کہتا ہے کہ اسکی بنائی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والا ہی جنتی ہوگا اور جھٹلانے والا جنت سے محروم ہو جائے گا؛ اور جہنم کی آگ اس کا مقدر بنے گی۔وہ اپنے گھڑے ہوئے اس وصیت نامہ کی شان قرآن سے بھی افضل و اعظم بنا دینا چاہتا ہے کیونکہ اس نے اس میں یہ بھی کہا ہے کہ ''اس وصیت نامہ کو لکھنے والے اور ایک ملک سے دوسرے ملک اور ایک جگہ سے دوسری جگہ تک نقل کرنے والے کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جائے گا۔اور ایسا نہ کرنے والا قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم ہو جائے گا۔''

یہ بہت بڑا جھوٹ ہے جو کہ خود اس من گھڑت وصیت نامہ کے جھوٹا ہونے کی واضح دلیل ہے۔ یہ جھوٹ دروغ گوئی کرنے والے کی بے شرمی کی نشانی اور جھوٹ بولنے پر اس کی بیباکی کا مظاہرہ ہے۔اس لیے کہ جو کوئی قرآن مجید لکھے ؛ اور اسے ایک ملک سے دوسرے ملک اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرے، وہ بھی جب تک قرآن کے مطابق عمل نہ کرے، وہ اس فضیلت کو نہیں پا سکتا۔چہ جائیکہ اس افتراء کرنے والے کی جھوٹی کہانی کے لکھنے والے اور ایک ملک سے دوسرے ملک اور ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرنے والے کو یہ فضیلت حاصل ہو۔اگر کوئی قرآن کو نہ لکھے اور نہ اسے ایک

جگہ سے دوسری جگہ نقل کرے لیکن وہ قرآن پر ایمان رکھتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو، وہ نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم نہیں ہو گا۔اس جھوٹے وصیت نامہ میں یہی ایک بات اس کے باطل ہونے اور اس کے ناشر کے کاذب ہونے کے لیے کافی ہے۔ نبی ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت اور اس کی معرفت سے دوری، اپنی جہالت اور کم علمی واضح کرتی ہے۔

اس وصیت نامہ میں دیگر بھی کئی ایک امور ایسے ذکر کئے گئے ہیں جو اس کے جھوٹ اور باطل ہونے پر دلالت کرتے ہیں؛ خواہ اس وصیت نامہ کا گھڑنے والا ایک ہزار اور اس سے بھی زیادہ قسمیں کیوں نہ اٹھالے؛ اور[خود کو سچا ظاہر کرنے کی کوشش میں] جھوٹا ہونے کی صورت میں اپنے لیے ہر قسم کے سخت سے سخت عذاب اور تکلیف کی بد دعا کرے۔اس کی یہ تمام قسمیں اور بد دعائیں غلط ہوں گی ۔ بلکہ اللہ کی قسم ! اور پھر اللہ کی قسم ! بہت بڑا جھوٹ ؛ باطل اور دروغ گوئی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کو اس کے فرشتوں کو ؛ اور اس کتاب کے پڑھنے والے تمام مسلمانوں کو گواہ بنا کر [ایسی گواہی کہ جس کے ساتھ ہم اپنے رب سے ملیں گے، ہم] کہتے ہیں کہ:

"یہ وصیت نامہ جھوٹ ہے' اور اسے اپنی طرف سے گھڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہے' اللہ تعالیٰ اس وصیت کے لکھنے والے کو رسوا کرے اور اس کے ساتھ وہ سلوک کرے جس کا وہ مستحق ہے"۔

مذکورہ بالا امور کے علاوہ بھی بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو اس وصیت کے جھوٹ ہونے پر شاہد ہیں:

<u>پہلی بات:</u> اس وصیت نامہ کی یہ بات "کہ اس ہفتہ میں [1,60000] ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی مرے ہیں' جن میں سے کوئی بھی ایماندار نہ تھا" غیبی امور کی خبر دینا ہے۔ حالانکہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی۔آپ اپنی زندگی میں وحی کے بغیر غیب کی باتیں نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد کیسے جان سکتے ہیں؟!! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمۡ عِندِي خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ﴾ [الانعام 50]

"آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں۔"

اور سورہ نمل میں ارشاد فرمایا:

﴿قُل لَّا يَعۡلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَاوَاتِ وَٱلۡأَرۡضِ ٱلۡغَيۡبَ إِلَّا ٱللَّهُ﴾ النمل 65

"آپ فرما دیں کہ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا"۔

اور صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

((يزاد رجال عن حوضي يوم القيامة . فأقول:يا ربي أصحابي أصحابي" فيقال لي : إنك لا تدرى ما أحدثوا بعدك۔فأقول كما قال العبد الصالح: ﴿ وَكُنتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيدٗا مَّا دُمۡتُ فِيهِمۡۖ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِي كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيۡهِمۡۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ شَهِيدٌ﴾

[المائدہ:117]

"روزِ قیامت حوضِ کوثر پر کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (مگر انہیں آنے نہ دیا جائے گا) میں کہوں گا: اے میرے

رب یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھ سے کہا جائیگا: آپ نہیں جانتے کہ آپکے بعد انہوں نے جو نئی بدعتیں نکالیں۔ اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے (عیسی علیہ السلام) نے کہا: ''جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا جب تو نے مجھ کو (دنیا سے) اٹھا لیا اس کے بعد تو تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز سے باخبر ہے۔'' [1]

دوسری بات: اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹا ہونے پر دوسری باتوں کے علاوہ یہ قول بھی ہے کہ:

''جس فقیر نے اس وصیت نامہ کو لکھا تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیگا۔ اور قرض دار کا قرض ادا ہو جائے گا۔ گناہ گار کی مغفرت ہو جائے گی .... الخ''

یہ سب سے بڑا جھوٹ اور افترا پردازی اور دروغ گوئی؛ پرلے درجے کی ڈھٹائی اور اللہ اور اس کے بندوں سے انتہائی بے شرمی کا مظاہرہ ہے۔ کیونکہ یہ تین امور تو قرآن مجید کے لکھنے پر بھی نہیں حاصل ہو سکتے' [جب تک کہ اس کی تعلیمات کے مطابق عمل نہ کیا جائے] چہ جائیکہ اس جھوٹی وصیت کے لکھنے والوں کو یہ بشارت دی جا رہی ہے۔

محترم قارئین! بغیر کسی شک وشبہ کے یہ شیطان صفت انسان وصیت نامہ کے لکھنے والا لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تا کہ لوگوں کے دل اس میں لگے رہیں' وہ اس وصیت نامہ کو لکھیں اور خیالی فضائل و مراتب پانے کی کوشش کریں' اور وہ اس وصیت نامہ پر جسے کہ اس کے ایجاد کنندہ نے گناہوں کی بخشش' تونگری اور قرض کی ادائیگی کا وسیلہ بتایا ہے' اس پر توکل کر کے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اسباب کو چھوڑ دے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود اور اتباع نفس کی پناہ مانگتے ہیں۔

تیسری بات: اس خیالی شخص نے جو 14ویں صدی میں پیدا ہوا؛ نبی ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہوئے کہا ہے کہ: ''جو اس وصیت نامہ کو نہیں لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ دنیا و آخرت میں کالا کر دے گا۔''

یہ بھی انتہائی قبیح قسم کا جھوٹ ہے۔ اور اس وصیت نامہ کے باطل ہونے اور اس جھوٹ کے ایجاد کنندہ کے دروغ گو ہونے پر سب سے واضح دلیل ہے۔ کسی عاقل کے لیے کیسے یہ ممکن ہے کہ وہ چودھویں صدی میں آنے والے ایک مجہول آدمی کی بات سن کر رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ لکھے' اور پھر یہ خیال کرتا رہے کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو دنیا و آخرت میں اس کا منہ کالا کر دیا جائے گا۔ اور جو کوئی فقیر اس کو لکھے گا وہ غنی ہو جائے گا اور قرض کے بوجھ سے نجات پا لے گا' اور اسکے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

سبحان اللہ! یہ کتنا عظیم بہتان ہے۔ جبکہ دلائل اور حقائق اس کے منافی ہے۔

دیکھئے! کتنے لوگوں نے اس وصیت نامے کو نہیں لکھا پھر بھی ان کے چہرے کالے نہیں ہوئے۔ اور کتنے ہی لوگ ہیں جن کی صحیح تعداد کو اللہ ہی جانتا ہے' جنہوں نے اس وصیت نامہ کو لکھا لیکن پھر بھی وہ مقروض رہے، امیر نہ ہوئے۔

ہم دلوں کی کجی اور گمراہی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ یہ انعامات و اکرامات تو شریعت نے ان لوگوں کیلئے بھی نہیں رکھے جو اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان کتاب قرآن مجید کو لکھتے ہیں' [بلکہ اس کیلئے بھی معیار عمل ہے]۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہو

(❶)[صحیح بخاری حدیث نمبر 3171 ، صحیح مسلم حدیث نمبر 2860]

سکتا ہے کہ ایک ایسا جھوٹا وصیت نامہ لکھنے والے کیلئے اتنا بڑا انعام مقرر ہو جس میں کئی طرح کے باطل امور درج کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی و کرم گستاری کتنی ہی عظیم ہے کہ انہیں اتنے سخت جھوٹ کے باوجود معاف کیے ہوئے ہے۔

چوتھی بات: یہ وصیت نامہ باطل اور جھوٹا ہونے کی ایک دلیل اس کی یہ الزام تراشی ہے کہ: ''اس وصیت نامے کو سچا ماننے والا عذاب جہنم سے بچ جائیگا اور جھٹلانے والا کافر ہو جائیگا۔''

یہ جملہ اور دعوی بھی اس وصیت نامہ کے جھوٹا ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اور یہ خبر گھڑنے والا یہ چاہتا ہے کہ سب لوگ اس کے جھوٹے وصیت نامہ کو سچا مان لیں۔ اور اس کا خیال ہے کہ اس طرح وہ عذاب جہنم سے بچ جائیں گے۔ اور [اس لیے وہ] اس کے جھٹلانے والوں کو وہ کافر سمجھتا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ تو جھوٹ کی حد ہے۔ ہونا تو یوں چاہیے تھا کہ اس وصیت نامہ کو سچا جاننے والا کافر ہوتا نہ کہ جھٹلانے والا۔ کیونکہ یہ وصیت نامہ محض ایک جھوٹ' باطل اور افترا ہے جس کی کوئی صحیح بنیاد ہی نہیں۔

ہم اللہ کو گواہ بنا کر یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ وصیت نامہ جھوٹ ہے اور اس کا گھڑنے والا جھوٹا ہے جو لوگوں کے لیے ایک ایسی نئی شریعت بنانا چاہتا ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا۔ اور اللہ کے دین میں ایسی چیزیں داخل کرنا چاہتا ہے جن کا شریعت میں کوئی وجود ہی نہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس جھوٹ سے چودہ صدیاں پہلے اس امت کے لیے اپنے دین کو مکمل کر دیا۔ [اللہ تعالیٰ اس وصیت نامہ کے گھڑنے والے کے ساتھ وہی معاملہ کرے جس کا وہ مستحق ہے]۔ [آمین]

قارئین کرام و برادران محترم! خبردار ہو جائیے! ایسے جھوٹے وصیت ناموں کی تصدیق کرنے سے بچ کر رہیے۔ اور انہیں اپنے معاشرہ میں پنپنے نہ دیجیے۔ بیشک حق پر ایسا نور چھایا ہوتا ہے جو کسی بھی طالب حق پر مخفی نہیں رہتا۔ حق دلائل کی روشنی میں واضح ہوتا ہے۔ اس لیے حق ہمیشہ دلیل کے ساتھ ہی قبول کرنا چاہیے۔ اگر کسی مسئلے میں شک وشبہ کا شکار ہو جائیں تو علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے' اور کبھی بھی جھوٹی قسموں کے دھوکے میں نہیں آنا چاہیے۔ کیونکہ شیطان نے ہمارے آباء آدم علیہ السلام و حوا رضی اللہ عنہا کو قسمیں کھا کر ہی گمراہ کیا تھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ﴾ [الاعراف :21]

''اور ان دونوں کے روبرو قسم کھائی کہ بیشک میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔''

خبردار' خبردار! اس قسم کے افترا کرنے والوں کی افترا پردازی سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہیے کتنے ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے جھوٹے وعدے کرتے اور جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے لوگوں کو سبز باغ دیکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو شیطان کے شر سے اور گمراہ کرنے والوں کے فتنے سے، اللہ کے دشمن اور باطل لوگوں کے فتنوں سے محفوظ رکھے جو لوگوں کے دین میں شکوک وشبہات پیدا کرنا اور دین الٰہی کے چراغ کو گل کرنا چاہتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کا دین تو غالب آکر ہی رہے گا اگر چہ اس کے دشمنوں شیاطین ان کے چیلوں کفار اور ملحدین کو یہ بات ناگوار ہی کیوں نہ گزرے۔ [آمین]

خیالی شیخ احمد نے جن برائیوں کے ظہور کا ذکر کیا ہے' قرآن وسنت اس سے پہلے ہی ہمیں ان برائیوں سے آگاہ کر چکے ہیں۔قرآن وحدیث ہی ہماری ہدایت کیلئے کافی ہیں ۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے احوال درست فرمائے اورانہیں حق کی پیروی اوراس پر استقامت کی اور تمام گناہوں سے توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اس نے قیامت کی جونشانیاں ذکر کی ہیں' یقیناً احادیث نبویہ میں قیامت کی جن نشانیوں کا ذکرکیا گیا ہے وہی صحیح ہیں؛اور کچھ نشانیوں کا ذکر قرآن مجید میں بھی کیا گیا ہے۔جوکوئی ان کی تفصیل جاننا چاہتا ہو وہ کتب احادیث اوراہل علم کی کتب کی طرف رجوع کریں۔اس جھوٹے وصیت نامے کو لوگوں میں پھیلانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اس میں حق اور باطل ملا جلا ہے۔

وحسبنا الله و نعم الوكيل ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم . والحمدلله رب العالمين وصلى الله على عبده و رسوله الصادق الامين وعلى آله وصحبه و اتباعه الى يوم الدين۔

❀❀❀

فضیلۃ الشیخ علامہ محمد بن صالح **العثیمین** رحمۃ اللہ علیہ

سوال:

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح **العثیمین** رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ بہت سے لوگ ایک ورق (پمفلٹ) پھیلا رہے ہیں جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ خادم حرم نبوی شیخ احمد کا وصیت نامہ ہے۔آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟۔

جواب:

یہ وصیت نامہ ایک خیالی شخص کا گھڑا ہوا ہے، جس نے اپنا نام شیخ احمد رکھا ہے لیکن درحقیقت وہ شیخ احمد نہیں۔اس خیالی آدمی نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا دعویٰ کیا؛ اور یہ دعویٰ کیا کہ نبی ﷺ نے اسے ایک وصیت کی اور اس وصیت نامے کو پھیلانے کی رغبت دلائی؛ اور اسکے نہ پھیلانے والے کے لیے وعید بیان کی جو اسے یا اس کی اولاد کو پہنچ سکتی ہے۔لیکن یہ وصیت نامہ جھوٹ ہے۔اور عجیب بات تو یہ ہے کہ مشہور [مصری] عالم شیخ محمد رشید رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق یہ وصیت نامہ سو سالوں سے رائج ہے۔ یہ میری طالب علموں کے دور میں مشہور ہوا تھا اور جیسے ہی جھوٹوں کو اس وصیت نامہ کو لوگوں میں پھیلانے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ اسے وقتاً فوقتاً پھیلاتے رہتے ہیں۔لہذا جو بھی اس وصیت نامہ کو دیکھے اسے پھاڑ دے؛ اسے پھیلانا جائز نہیں۔الا یہ کہ اس پر یہ لکھ دیا جائے کہ یہ وصیت نامہ نبی ﷺ پر جھوٹ اور بہتان ہے۔

علامہ ڈاکٹر شیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

شیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

چند سالوں پہلے اس بلاد توحید میں شیطان نے خواب کی صورت میں ایک وصیت نامہ شیخ احمد خادم حرم نبوی کی طرف منسوب کیا۔ یہ جھوٹا خواب جھوٹے وعدو وعید پر مشتمل ہے۔ لکھنے والے نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا دعوی کیا ہے۔اور اس نے کہا کہ: ''نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کا یہ وصیت نامہ لوگوں تک پہنچاؤں کیونکہ یہ لوح محفوظ سے منقول ہے'' [2]۔

اور جس نے اس وصیت نامے کو لکھا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کیا تو اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جائے گا۔اور جس نے ایسا نہ کیا تو قیامت کے دن وہ میری شفاعت سے محروم ہو جائے گا۔اور اسکے لکھنے والا اگر فقیر ہے تو اللہ تعالیٰ اس وصیت نامہ کی برکت سے اسے غنی بنا دے گا۔اگر قرض دار ہے تو اس کا قرض ادا ہو جائے

[1]: مجموع الفتاوی ورسائل ۸/ ۳۳۰۔

([2]) [الخطب المنبریه فی المناسبات العصریه ج1/ص308]

گا اور گناہ گار کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو اس وصیت نامہ کو نہیں لکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ دنیا و آخرت میں کالا کر دے گا اور جو اس وصیت نامے کو سچا تسلیم کر لے گا وہ اللہ کے عذاب سے بچ جائے گا۔اور جو اسے جھٹلائے گا وہ کفر کرے گا۔''

یہ اس جھوٹے وصیت نامے سے لیے گئے بعض کلمات ہیں۔جس کے گھڑنے والے نے نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی کوشش کی ہے جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار))۔[1]

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے''۔

یہ جھوٹا وصیت نامہ بہت پرانے زمانے سے چلا آ رہا ہے۔سب سے پہلے یہ وصیت نامہ مصر میں 80 سال پہلے رائج ہوا۔اہل علم نے اس وصیت نامہ کے جھوٹ کو واضح دلائل سے طشت از بام کر دیا۔ان میں سے شیخ رشید رحمہ اللہ نے اس وصیت پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

''ہم نے اس مسئلے کا جواب 1322ھ ہجری میں دیا تھا اور ہمیں یاد ہے کہ جب سے ہم نے پڑھنا لکھنا شروع کیا تب سے ہم اس وصیت نامے کو سنتے آ رہے ہیں جو ایک ہی آدمی خادم حرم نبوی شیخ احمد کی طرف منسوب ہے اور سراسر جھوٹا ہے اور جس شخص کو دین کے بارے میں تھوڑا سا بھی علم ہو گا وہ کبھی بھی اس جھوٹے وصیت نامہ کی تصدیق نہیں کرے گا بلکہ اس وصیت نامے کو سچا تسلیم کرنے والے ان پڑھ اور جاہل عوام ہی ہونگے۔''

پھر انہوں نے اس وصیت کے بارے میں بہت ہی لمبا اور مفید تبصرہ کیا اور اس میں تمام گھڑی ہوئی باتوں کو باطل قرار دیا۔پھر اس وصیت نامہ کو بعض مفسد اور جھوٹے لوگوں کے ہاتھ اس امن والے (سعودی عرب) ملک میں بھیجا گیا تاکہ اس قسم کے جھوٹے وصیت ناموں سے ان کو گمراہ کرنا آسان ہو جائے۔اس کا مقصد یہ تھا کہ یہاں لوگوں کے عقائد خراب کیا جائے اور ان کو کتاب وحدیث سے دور کیا جائے۔الحمد للہ یہ توحید کا ملک ہے اس لیے اس میں اللہ کے فضل و کرم سے اس قسم کی چیزیں رائج نہیں ہوتیں۔لیکن پھر بھی اس وصیت نامہ میں موجود جھوٹے ثواب وعقاب سے متاثر ہو کر بعض لوگوں نے اسے عوام میں پھیلانا شروع کیا۔کیونکہ اس کے گھڑنے والے نے اس میں لکھا ہے کہ:''جس نے اس وصیت نامہ کے اتنے نسخے تقسیم کیے اس کو اس کا مطلوب حاصل ہو جائے گا۔اگر گناہ گار ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔بے روزگار کو اچھی نوکری مل جائے گی،قرض دار کا قرض ادا ہو جائیگا۔اور جس نے اس کو جھٹلایا اس کا چہرہ کالا ہو جائے گا اور وہ مختلف قسم کی سزائیں بھگتے گا۔

جب ان باتوں کو بعض لوگوں نے پڑھا تو وہ اس سے متأثر ہو گئے۔ثواب وعقاب کی لالچ میں اس جھوٹی وصیت کو نشر کرنے لگے۔بعض علماء نے اس وصیت نامہ کا جھوٹ بیان کیا اور لوگوں کو اسے تقسیم کرنے اور سچا تسلیم کرنے سے ڈرایا۔ان علماء میں سے ایک شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ ہیں۔جنہوں نے اس وصیت نامہ پر بہت اچھا تبصرہ کرتے

ہوئے اس کے جھوٹ اور باطل ہونے کی نشاندہی کی۔ جب اس وصیت نامہ کے تقسیم کرنے والوں کو اس بات کی خبر ہوئی کہ مسلمان اس کی حقیقت کو جان چکے ہیں تو وہ اسے خفیہ طور پر نشر کرنے لگے اور بعض بے خبروں کو اس کے نشر کرنے اور پھیلانے کی رغبت دلانے لگے۔

اس کے باطل ہونے کی درج ذیل وجوہات ہیں:

1) کسی نیک عمل پر ثواب کی تعین وتحدید اور غیبی امور وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو ہی بتاتا ہے اور نبی ﷺ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کر کے ہمیں قرآن وسنت کا وارث بنا دیا۔ ہدایت کے لیے قرآن وحدیث ہی ہمیں کافی ہے۔ قصہ کہانی اور خوابوں سے کوئی ہدایت نہیں لی جاسکتی، لوگوں کو دین سے دور کرنے کے لیے شیطان ہی انہیں گھڑتے ہیں۔ وصیت نامہ کے گھڑنے والے نے اس بات کا دعوی کیا ہے کہ جو اسے سچا مان کر تقسیم کرے گا وہ جنتی ہوگا اور اس کی مشکلات ختم ہو جائیں گی اور اس کے غم دور ہو جائیں گے اور جھٹلانے والے کو جہنم کی وعید سناتے ہوئے کہا کہ اس کا چہرہ عنقریب کالا ہو جائے گا۔

یہ تو اس نے نیا دین گھڑا ہے جو اللہ تعالیٰ پر کھلا کھلا جھوٹ ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

2) اس وصیت نامہ کے گھڑنے والے نے افترا پردازی کر کے اس کو قرآن سے بھی اونچا درجہ دے رکھا ہے کیونکہ اگر کوئی شخص قرآن کو لکھے اور اس کے لاکھوں نسخوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرے تو اسے بھی اس طرح کے ثواب حاصل کرنے کی بشارت نہیں، چہ جائیکہ وہ اس جھوٹے وصیت نامے کے تقسیم کرنے والے کو حاصل ہوگا۔

جو قرآن مجید کو نہ لکھے اور اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ نقل کرے لیکن وہ اس پر ایمان رکھتا ہو تو وہ نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم نہیں ہوگا تو بھلا اس وصیت کو نہ لکھنے والا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ نقل کرنے والا مومن نبی ﷺ کی شفاعت سے کیسے محروم ہوسکتا ہے؟

3) اس وصیت نامہ میں غیب کا دعویٰ کرتے ہوئے اس نے کہا: ''کہ اس ہفتے 1,60,000 آدمی مرے جن میں کوئی ایمان دار نہ تھا''۔

یہ علم غیب کا دعویٰ ہے۔ اسلام اور کفر پر مرنے والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور علم غیب کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ افتراء کرنے والے نے عوام الناس کے سامنے اپنے آپ کو اور اپنی وصیت نامہ کو سچا منوانے کے لیے بار بار قسمیں کھائیں اور کہا کہ اگر یہ وصیت نامہ جھوٹا ہو تو میری موت کافروں کے ساتھ ہو۔ نیز اس نے اسلام کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے بہت سے معاصی اور منکرات سے نفرت کا اظہار کیا تاکہ لوگ اسے سچا تسلیم کر لیں۔

حالانکہ یہ تو اس کے مکر وخباثت اور جہالت کی دلیل ہے کیونکہ کثرت سے قسمیں کھانا ہرگز سچائی پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ جھوٹے لوگ تو اکثر ہی دھوکہ دینے کے لیے قسمیں کھاتے ہیں جیسا کہ شیطان نے آدم وحوا علیہما السلام کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتے ہوئے کہا:

﴿وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ﴾[الاعراف:12]

''اوران دونوں کے روبرو قسم کھالی کہ بیشک میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔''

اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ﴾[القلم 10]

''تو کسی ایسے شخص کا کہا بھی نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ہو''۔

منافقین جانتے بوجھتے ہوئے بھی جھوٹ کیلئے قسمیں کھاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَى وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ﴾ [التوبہ:107]

''اور وہ قسمیں کھا جائیں گے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری نیت کچھ بھی نہ تھی اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔''

اس وصیت نامہ میں نبی ﷺ اور اللہ تعالیٰ پر افتراپردازی کر کے اور آخر میں قسمیں کھا کر کیا وہ مسلمانوں کو دھوکہ دے دے گا؟ کیا مسلمان واقعی اس کو سچا تسلیم کر کے اس کے قول کو قبول کر لیں گے؟

نہیں! ہرگز نہیں! بلکہ اس کا دینی حمیت کا اظہار کرنا بھی صرف لوگوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے ہے۔حالانکہ وہ اس بات کو نہیں جانتا کہ فرعون ملعون نے بھی اپنی قوم کے سامنے شفقت ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام سے ڈراتے ہوئے کہا:

﴿إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ﴾[غافر: 26]

''مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں کوئی (بہت بڑا) فساد نہ برپا کر دے''۔

لہذا ہر نصیحت کرنے والا اور دینی حمیت کا اظہار کرنے والا سچا نہیں ہوتا۔اہل ایمان کے لیے قرآن وحدیث میں جن منکرات ومعاصی سے ڈرایا گیا ہے اوران معاصی پر جن سزاوں کا ذکر کیا گیا وہی سچے اور کافی وشافی ہیں۔

☆☆☆

اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء کا فتوي

سوال: کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک ورق (پمفلٹ) خادم حرم نبوی شیخ احمد کی طرف منسوب ہے کہ جب وہ سونے کے لیے تیار ہوئے تو انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کے درمیان کثرت سے پھیلنے والے فسادات کا ذکر کیا اور ہر جمعہ 1,60,000 بندوں کی کفر کی حالت میں مرنے کی خبر دی۔ اور بعض قیامت کی نشانیوں کی خبر دی اور کہا کہ وہ جلد ہی برپا ہو جائے گی۔ اور انہوں نے شیخ احمد کو یہ حکم دیا کہ وہ اس وصیت نامہ کو لوگوں میں تقسیم کرے اور ساتھ ہی اسے سچا تسلیم کر کے پھیلانے والوں کیلئے بہت سے فوائد کا وعدہ کیا۔ اور جھٹلانے والوں کیلئے سخت وعید سنائی...الخ'' اس وصیت نامہ کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے؟

<u>جواب</u>: الحمدلله وحده والصلاة والسلام على رسوله وصحبه۔ امابعد:

رسول اللہ ﷺ کو آپ کی حقیقی صورت میں خواب میں دیکھنا عقلی اور شرعی طور پر ممکن ہے کیونکہ شیطان آپ ﷺ کی صورت کو نہیں اپنا سکتا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((من رآني في المنام فقد رآني۔ فإن الشيطان لا يتمثل بي)) [1]

''جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا بیشک شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔''

لیکن بسا اوقات انسان آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے یا اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ یا وہ خواب میں نبی ﷺ کی بجائے کسی دوسرے شخص کو آپ ﷺ کی حقیقی صورت کے خلاف دیکھتا ہے اور شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈال دیتا ہے کہ یہی نبی ﷺ ہیں۔

خادم حرم نبوی شیخ احمد کی طرف منسوب وصیت نامہ درست نہ بھی ہو تو بھی یہ وصیت نامہ افترا پردازی اور دروغ گوئی کے سوا کچھ نہیں۔ وصیت نامہ گھڑنے والا اپنے آپ کو شیخ احمد کہنے کا دعوی کرتا ہے اور یہ دعوی بھی کرتا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو دیکھا۔ جبکہ شیخ احمد کے اہل واقرباء نے اس وصیت نامے کی شیخ احمد کی طرف نسبت کا انکار کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کی وفات کافی عرصے پہلے ہو چکی ہے۔ اور اگر بالفرض محال اس کی نسبت کو ان کی طرف صحیح مان بھی لیا جائے تو یہ یا تو اڑتا اڑاتا خواب اور جھوٹا خیال ہے؛ یا یہ شیطان کا مکر وفریب ہے۔ کیونکہ یہ وصیت نامہ قرآن وحدیث اور حقیقت کے خلاف باتوں پر مشتمل ہے۔

حقیقت کے خلاف اس لیے ہے کہ یہ وصیت نامہ شیخ احمد کی وفات کے بعد پھیلنا شروع ہوا اور شیخ احمد کے اہل و اقارب نے اس وصیت نامہ کی طرف نسبت کا انکار کیا ہے۔

---

[1]۔ [رواہ احمدج 1ح 375,361,279اور صحیح بخاری ح6994]

علاوہ بریں یہ وصیت نامہ قرآن وحدیث کے خلاف درج ذیل امور کی وجہ سے ہے:

1)اس میں ہفتے بھر میں مرنے والوں کی ایک خاص تعداد بتائی گئی ہے جن کی وفات کفر پر ہوئی حالانکہ اس کا تعلق علمِ غیب سے ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾[النمل 65]

''فرما دیجیے: آسمانوں اور زمین والوں میں سے اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا''۔

اور فرمایا:﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَداً ☆إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَداً ﴾[الجن26۔27:]

''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے لیکن اسکے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے''۔

اور فرمایا:

﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾[الاحزاب: 40]

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے ہیں''۔

2)اس وصیت نامہ میں نبی ﷺ کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:''میں لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے بہت شرمندہ ہوں اور اپنے رب اور فرشتوں سے شرمندگی کی وجہ سے ملاقات کی طاقت نہیں رکھتا۔''

یہ جھوٹی اور منکر خبر ہے۔کیونکہ نبی ﷺ وفات کے بعد امت کے حالات نہیں جان سکتے۔ بلکہ اپنی زندگی میں بھی وہ غیب کی باتیں نہیں جانتے تھے سوائے اس کے جو وہ خود دیکھیں یا کسی امر کی انہیں کوئی خبر دے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

((إنكم محشورون إلى الله حفاة عراةغرلا۔ثم قال:﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْداً عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾[الانبياء: 104] إلى أن قال:ألا إنه يجاء برجال من أمتي فيوخذ بهم ذات الشمال فأقول يا رب! أصحابي؟ فيقال: لا تدرى ما أحدثوا بعدك۔ فأقول كما قال العبدالصالح:﴿ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾[المائده: 117]فيقال: أن هولاء لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم۔)) [1]

''لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے۔پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:''جیسے کہ ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ کریں گے۔یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم اسے کر

کے (ہی) رہیں گے۔'' پھر فرمایا: میری امت سے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے ان کو بائیں (دوزخ کی) طرف لے چلیں گے۔ میں عرض کروں گا پروردگار! یہ تو میرے ساتھ والے ہیں۔ جواب ملے گا: تم نہیں جانتے تمہارے بعد انہوں نے جونئ نئ بدعتیں نکالیں۔ اس وقت میں وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ''جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا جب تو نے مجھے (دنیا سے) اٹھا لیا اس کے بعد تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو ہی ہر چیز سے باخبر ہے۔'' جواب ملے گا: جب سے تم ان سے جدا ہوئے ہو یہ لوگ ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھرے رہے''۔

بفرض محال اگر آپ ﷺ کو اپنی وفات کے بعد بھی امت کے حالات معلوم ہوتے تو بھی آپ کو کوئی شرمندگی ہوگی نہ کوئی عار ہوگا چاہے امت کے گناہ اور معاصی کثرت سے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور جیسا کہ شفاعت والی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ سب لوگ کافر ہوں یا مسلمان' یکے بعد دیگرے تمام انبیاء کرام کے پاس شفاعت کی غرض سے جائیں گے اور تمام انبیاء ان سے معذرت کریں گے آخر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں گے اور شفاعت طلب کریں گے۔ اس وقت ان کے کثرت معاصی اور کافروں کا کفر آپکی شرمندگی کا باعث نہیں بنے گا۔ بلکہ آپ عرش کے نیچے سجدہ کریں گے اور اپنے رب کی حمد وثنا بیان کریں گے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو سر اٹھانے کا حکم دیا جائے گا اور پھر آپ ﷺ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی اس کے بعد حساب وکتاب شروع ہوگا۔

3) اس وصیت نامہ کو چھپوا کر تقسیم کرنے پر اجر عظیم اور ثواب جزیل کی تعین کی گئی ہے کہ ''جو اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرے گا اس کے لیے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا اور جس فقیر نے اسے لکھا اللہ اس وصیت نامہ کے برکت سے اسے غنی بنا دے گا اور قرض دار کا قرض ادا فرمائے گا اور گناہ گار ہوگا تو اسے اور اسکے والدین کو بخش دے گا'' تو یہ ساری باتیں نبی ﷺ پر جھوٹ ہیں۔ کیونکہ ثواب کی تعین اور تحدید کرنا غیبی امور میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نبی ﷺ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔

اس وصیت نامہ میں یہ بہتان تراشی بھی ہے کہ جو اس وصیت نامہ کو پڑھ کر اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پہنچائے گا اس کا چہرہ کالا ہو جائے گا اور وہ نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم ہو جائے گا۔ حالانکہ یہ بھی غیبی امور میں سے ہے۔ اور وحی منقطع ہونے کے بعد ایسی بات کرنا جھوٹ اور غیب کا دعویٰ کرنا ہے۔

4) اس وصیت نامہ میں ثواب وعقاب کا تعین وتحدید کرنا ایک نئی شریعت بنانے کے مترادف ہے۔ جو اس وصیت نامے کو لکھنے، پھیلانے اور اس پر عمل کرنے کی رغبت دلاتی ہے اور اسے چھاپنے، چھپوانے اور نہ پھیلانے والوں کو مختلف وعید سے ڈراتی ہے۔

(❶) [بخاری حدیث نمبر 3171، مسلم حدیث نمبر 2860]

5) اس وصیت نامہ میں جو اعمال کی جزا و سزا بیان کی گئی ہے وہ غیر متناسب ہے جو اس وصیت نامہ کے جھوٹا ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اسکے علاوہ اس میں اور بھی بہت سے جھوٹ ہیں۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس وصیت نامہ سے بچیں اور اسے ختم کرنے کی کوشش کریں۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1)

☆ صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ☆ نائب صدر: عبدالرزاق بن عفیفی

☆ رکن: عبداللہ بن قعود ☆ رکن: عبداللہ بن غدیان

❀❀❀❀❀

فتوي اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

سوال: ہمیں اکثر عجیب وغریب پیغام ملتے رہتے ہیں مثلا دنیا ختم ہونے والی ہے اور ہمیں فلاں فلاں چیز کا صدقہ کرنا چاہیے۔ تو کیا ہمیں یہ صدقے آخرت کے عذاب سے بچا لیں گے؟ یا کیا یہ صدقے قیامت کو آنے سے روک دیں گے؟۔ چند دن پہلے سینگال سے فرانسیسی زبان میں لکھا ہوا ایک پیغام آیا کہ:

''امام مسجد نبوی شیخ احمد نے جمعہ کے دن قرآن پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا انہوں نے فرمایا:'' کہ اس ہفتے 1,60,000 بندے وفات پا گئے وہ سب زکوۃ اور صدقہ نہ دینے کی وجہ سے' عورتیں اپنے شوہروں کی نافرمانی کی وجہ سے، بچے اپنے والدین کی نافرمانی کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے مسلمان اللہ تعالیٰ کو بھول چکے ہیں اور وہ حج بھی نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی کہا کہ قیامت بہت قریب ہے۔ بخشش کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ دنیا ختم ہو رہی ہے اس لیے ایک مہینے تک پیر کا روزہ رکھنا چاہیے اور قرآن پڑھنا چاہیے کیونکہ قرآن آسمان کی طرف اٹھا لیا جائے گا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب ستاروں سے مختلف ایک ستارہ ظاہر ہوگا اور سورج آسمان میں رک جائے گا' اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ:'' یہ پیغام سب مسلمانوں تک پہنچایا جائے۔ پیغام پہنچانے والے کو اللہ تعالیٰ مالا مال کر دے گا' اگر قرض دار ہوگا تو قرض ادا ہو جائے گا اور وہ قیامت کے دن نبی ﷺ کے ساتھ ہوگا۔ جس کسی نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے تو خوشی کی نیند سوئے اور موت کی تمنا کرے۔''

میرا سوال یہ ہے کہ کیا جنت بغیر کوششوں کے حاصل ہو سکتی ہے؟ اور کیا جنت اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہے؟ اور کہا جاتا ہے کہ جس نے بھی اس پیغام کو سنا اور آگے نہ پہنچایا وہ فقیری کی حالت میں مقروض ہو کر زندگی گزارے گا اور اسکی موت منافقوں کے ساتھ ہوگی اور وہ جہنمی ہوگا۔

(1) [فتوی نمبر 999] ٧/ ٧٤۔

ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہمارا جنت میں جانا اور اس دنیا میں ہماری روزی اللہ تعالی کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے۔ آخرت میں اللہ تعالی ہمیں اپنے انصاف کے ساتھ عذاب اور ثواب دے گا۔ ہمارا مال اولاد اور حسن و جمال ہمارے کسی کام نہ آئیں گے کام آنے والی چیز اللہ تعالی کا خوف اور اس کا تقوی ہے جس کی وجہ سے ہم اللہ تعالی کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور قرآن وتفسیر پڑھتے ہیں' یہی ہمیں دنیا و آخرت میں اسکی رحمت کا امیدوار بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

''اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو، اللہ کا تقوی اختیار کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔'' [آل عمران:200]

نیز باری تعالی کا فرمان ہے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيناً﴾

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا ہے اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا۔'' [المائدہ:3]

اس قسم کے پیغامات غیر مسلموں کو ہمارے دین میں شک کرنے کا موقع دیتے ہیں کیونکہ ہم اسلامی ممالک میں مسلمان تو پاتے ہیں لیکن ہمیں اسلام نظر نہیں آتا اور غیر اسلامی ممالک میں جہاں اسلام ہے لیکن مسلمانوں کی قلت ہے۔ برائے مہربانی اس قسم کے پیغامات کے بارے میں اپنی رائے سے آگاہ کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

جواب: الحمد الله وحده والصلاة والسلام على رسوله وآله وصحبه۔

اما بعد: مدینہ منورہ میں کوئی امام شیخ احمد کے نام سے نہیں ہے۔ بلکہ مدینہ منورہ کے امام فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن صالح رحمہ اللہ ہیں۔ اور پچھلے کئی سالوں سے اب تک کسی شیخ احمد نے مدینہ میں امامت نہیں کی۔ جو کہانی آپ تک پہنچی ہے وہ ایک گھڑی ہوئی جھوٹی کہانی ہے جس کے بارے میں شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ اپنے ایک مقالے میں تفصیلاً جواب دے چکے ہیں۔

وبالله التوفيق، وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله و صحبه وسلم۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء(1)

صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ — نائب صدر: عبدالرزاق بن عفیفی

رکن: عبداللہ بن قعود — رکن: عبداللہ بن غدیان

(1) [فتوی نمبر:3919] ۳/ ۷۷۔

جناب محترم شیخ عبداللہ بن خیاط رحمہ اللہ
امام وخطیب مسجدِ حرام

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن خیاط رحمہ اللہ لکھتے ہیں (1) کہ:

''سب سے خطرناک جھوٹ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا ہے کیونکہ اس سے حق و باطل کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والے کی سزا بھی بہت شدید ہے تاکہ لوگ اس میں تساہل نہ کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من كذب علی متعمداً فليتبوأ مقعده من النار))۔[سبق تخريجه]

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

اور جہنم کتنا ہی برا ٹھکانہ ہے!

آج کل لوگوں کے درمیان جو چیز پھیلی اور پھیلائی جا رہی ہے اسے یک عام سی بات سمجھ کر بغیر سوچے سمجھے لوگ دوسروں تک پہنچا رہے ہیں؛ جس میں کسی تفکر و تدبر کی ضرورت نہیں محسوس کی جا رہی۔ یہ اصلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹی تہمت مشتمل ایک پمفلٹ ہے جسے ایک خیالی نامعلوم شخص کی زبانی پھیلایا جا رہا ہے۔اس خبر کو بعض لوگ اپنی زبانی اور بعض اپنی تحریر کے ذریعہ پھیلا رہے ہیں۔وہ عوام الناس میں کثرت کے ساتھ ایسی خبریں پھیلا کر ان کو دھوکہ دے رہے ہیں۔حالانکہ اگر وہ ذرا بھی غور وفکر کریں؛ اوراس پمفلٹ کے اسلوب کی جانچ پرکھ کریں تو ان کے سامنے اس کا جھوٹ کھل کر واضح ہو جائے گا اور وہ اس خبر کو سید الفصحاء وبلغاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسا گرا ہوا اور گھٹیا اسلوب منسوب کرنے سے رک جائیں گے۔

اگر اس بات پر ذرا غور کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اپنی امانت سچائی کے ساتھ ادا کی اور لوگوں تک اپنا پیغام بہتر طریقے سے پہنچا دیا ہے' تو یہ بات عقل میں کیسے آسکتی ہے کہ انہوں نے ایک عام آدمی سے اپنی وصیت پہنچانے کی درخواست کی ہو جبکہ وہ رفیق اعلی سے مل چکے ہیں اوراس دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں؟

اللہ کے بندو! یہ وصیت نامہ کوئی نیا نہیں جو گناہ گار لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے پر مشتمل ہے۔حالانکہ جس کے لیے اللہ نے ہدایت لکھی ہے اس کے لیے قرآن وحدیث میں موجود ترہیب وتحذیر اور اللہ کے عذاب سے ڈراوا ہی کافی ہے۔البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ کر ڈرانا جیسا کہ اس جھوٹے وصیت نامہ میں ہے کہ:''قریب ہی سورج تین دن کے لیے چھپ جائے گا اور مغرب سے طلوع ہوگا۔اورلوگوں کے دلوں سے قرآن اٹھا لیا جائے گا''۔

(1)[الخطب فی المسجد الحرام عبداللہ الخياط رحمہ اللہ ج 2 ص/129,128,127]

اور یہ کہ: ''یہ وصیت نامہ لوح قدر سے نقل کیا گیا ہے اور جو اسے نہیں لکھے گا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پھیلائے گا وہ شفاعت سے محروم ہوگا اور دنیا میں اس کا چہرہ کالا ہو جائے گا'' باطل اور حرام ہے۔

اس پمفلٹ اور اس جیسے دوسرے ان پمفلٹس کے ذریعہ لوگوں کو ڈرانا جن میں محمد مصطفیٰ ﷺ پر جھوٹ باندھا گیا ہو؛ ایسی برائی ہے جس کا انکار کرنا اور لوگوں کو اس سے آگاہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ ایسے پمفلٹس (منشورات) کی تصدیق کرنا، انہیں نقل کرنا اور نشر کرنا جائز نہیں۔ جو کوئی ایسے باطل پمفلٹس شائع یا نشر کرنے میں یا نقل کرنے میں شرکت کرتا ہے، حقیقت میں وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ (باندھنے اور) پھیلانے میں شرکت کرتا ہے۔

اس قسم کی خبریں جس معاشرے میں پھیلائی جا رہی ہوں، تو یہ ان کی غفلت اور اس معاشرے کے افراد کی حق سے دوری کی دلیل ہے۔ انہی افراد کے بارے میں اللہ نے مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ﴾ [الاعراف:179]

''جن کے دل ہیں مگر نہیں سمجھتے، اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے، اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے، یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں وہی لوگ غفلت کا شکار ہیں۔''

ایسے لوگ بنظر عبرت نہ تو حق کو سمجھتے ہیں، نہ ہی دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں کیونکہ یہ حق سے باطل کی طرف پھر چکے ہیں۔ حق و باطل کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتا۔ حق تو وہی ہے جو اللہ نے اپنی کتاب اور وحی کے ذریعے نبی ﷺ کی زبان سے واضح کر دیا۔ چاہے قرآن ہو یا حدیث یا خلفاء راشدین کا کوئی عمل۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ترکت فیکم إن تمسکتم به لن تضلوا کتاب الله۔)) ❶

''میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے وہ ہے کتاب اللہ۔'' اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ:

((علیکم بسنتی وسنة خلفاء الراشدین المهدیین من بعدی تمسکوا بها و عضوا النواجذ .)) ❷۔

''تم پر میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا لازمی ہے، تم اس سنت کو اپنی کچلی کے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لو۔''

اسکے علاوہ ہم جو کچھ بھی اس آخری وقت میں فتنے، شبہات، گمراہیاں اور غیبی امور میں جھوٹی باتیں اور علم غیب کا دعوی کرنا جیسی گمراہ کن بدعتیں دیکھ رہے ہیں اپنے دین کی حفاظت کے لیے ہم پر واجب ہے کہ ان سب سے بچ کر رہیں، اور ان سے کلی طور پر دور رہیں۔ تا کہ اس مصیبت اور خسارے سے بچ سکیں۔ دین کو ضائع کرنا بہت ہی بڑا خسارہ ہے۔

(❶)[سلسلة الاحادیث الصحیحه حدیث نمبر 1761، صحیح الجامع حدیث نمبر 7877]

(❷)[سلسلة الاحادیث الصحیحه ج 4/حدیث نمبر 361]

(2)

جھوٹا خواب

مدعی: حاجی عبداللہ بن مصطفیٰ

رد:

❀اللجنة الدائمة للبحوث العلمیه والافتاء

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء کا فتوي[1]

<u>سوال:</u> مکہ مکرمہ سے ایک سائل نے پوچھا ہے کہ:

''حاجی عبداللہ بن مصطفیٰ کہتا ہے کہ:''میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ نبی ﷺ نے مجھے اس پیغام کو ایمانداری کے ساتھ مسلمانوں تک پہنچانے کا حکم دیا جو یہ پیغام پڑھے اس پر واجب ہے کہ وہ اس کو آٹھ مرتبہ لکھ کر تقسیم کرے۔اس کو تقسیم نہ کرنے والا مقروض ہو جائے گا اور اس کے تقسیم کرنے والے کو دس دن بعد خوشی ملے گی۔اگر میں جھوٹا ہوا تو میری موت کفر پر ہو۔''

کیا واقعی یہ خواب سچا ہے یا جھوٹا ہے؟

<u>جواب:</u> یہ خواب باطل اور جھوٹا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ خواب خادم حرم نبوی کی طرف منسوب شدہ خواب جیسا ہے جس کے بارے میں شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ اپنے ایک مفصل مقالے میں جواب دے چکے ہیں۔

وباالله التوفيق، وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله و صحبه وسلم۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلميه والافتاء

☆ صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

☆ نائب صدر: عبدالرزاق بن عفیفی

☆ رکن: عبداللہ بن قعود ☆ رکن: عبداللہ بن غدیان۔

([1]) [فتوی نمبر 8086] ج۱/ ص۳۸۹۔

(3)

بیمار لڑکی سے منسوب ایک خواب

رد:

☆ سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ

☆ الشیخ علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

☆ فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

الحمد لله والصلاة والسلام على عبد الله ورسوله نبينا محمد وعلى آله و صحبه [أجمعين]۔اما بعد:

ایک جھوٹی خبر جسے بعض کم علم جاہل اور اللہ کے دین میں بصیرت نہ رکھنے والے ہمارے معاشرے میں رائج کر رہے ہیں' [وہ] خبر یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء المرسلين سيدنا محمد عليه الصلاة وعلى آله وصحبه وسلم۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾[یونس 62]صدق الله العظيم۔

''یاد رکھو کہ اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں''۔

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو!ایک 13 سال کی لڑکی اتنی شدید بیمار ہوگئی کہ ڈاکٹر اس کے علاج سے عاجز آ گئے ۔ایک رات اس کا مرض بہت زیادہ بڑھ گیا اور وہ روتے روتے سوگئی۔خواب میں اس نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھا۔انہوں نے اس کے منہ میں چند قطرے ڈالے۔اچانک اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ مکمل صحت یاب ہو چکی تھی۔سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اس سے اس روایت کو 13 مرتبہ لکھنے اور اسے مسلمانوں میں تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمانوں کو خالق کی قدرت جو اس کی نشانیوں اور اسکی مخلوقات میں ظاہر ہوتی ہیں' ان سے عبرت حاصل ہو۔لڑکی نے روایت کو 13 مرتبہ لکھ کر تقسیم کیا۔اسکے جو نتائج نکلے وہ درج ذیل ہیں:

1۔پہلا نسخہ ایک فقیر کو ملا اس نے اس کو لکھا اور 13 دن بعد مولائے کریم کے حکم سے فقیر غنی ہو گیا۔

2۔دوسرا نسخہ ایک ملازم کو ملا اس نے اس کو نظر انداز کر دیا تو 13 دن گزرنے کے بعد اسکی نوکری ختم ہوگئی۔

3۔تیسرا نسخہ کسی امیر کو ملا جس نے اس کو لکھنے سے انکار کر دیا تو 13 دن گزرنے کے بعد وہ اپنی ساری جائیداد کھو بیٹھا۔

مسلمان بہنو اور بھائیو! یہ خبر پڑھ کر اس کو 13 مرتبہ لکھنے میں اور لوگوں کو تقسیم کرنے میں سبقت حاصل کرو۔ممکن ہے تمہیں مولائے کریم کے حکم سے اور اس کی عظیم قدرت سے وہی کچھ مل جائے جس کی تم تمنا کرتے ہو۔

[وصلى الله على سيدّنا محمد وآله وصحبه أجمعين]

جب میں نے اس من گھڑت کہانی کو پڑھا تو میں نے ضروری سمجھا کہ لوگوں کو اس کے متعلق آگاہ کر دیا جائے کہ

لکھنے والے نے جو کہا ہے کہ: ''اس جھوٹی خبر کو لکھ کر مسلمانوں میں تقسیم کرے گا اسے یہ فوائد اور مصالح حاصل ہونگے اور جو اسے نظر انداز کرتے ہوئے تقسیم نہیں کرے گا؛ اسے یہ یہ نقصان پہنچے گا'' یہ سب کذب بیانی ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں؛ بلکہ یہ جھوٹوں دجالوں کی افترا پردازی اور دروغ گوئی ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ نفع ونقصان کے حصول میں مسلمانوں کا اعتماد شرعی اور مباح اسباب کے اختیار کرتے ہوئے بھی ان کے رب وحدہ لاشریک سے اٹھا کر غیر اللہ کی طرف لگا دیں جس میں نفع کے حصول اور نقصان سے بچنے کے لیے ناجائز؛ غیر شرعی اور باطل اسباب کو اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ پر اعتماد بھی ختم ہو جائے؛ اور انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے موڑ کر غیر اللہ کی عبادت پر لگا دیا جائے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دشمنان اسلام کی ایک سازش ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو دینِ حق سے دور کرنے کی جانی یا انجانی حیلہ سازی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان حیلہ سازیوں سے بچیں اور ان کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ اور مسلمان پر یہ بھی واجب ہوتا ہے کہ جھوٹے لوگوں کی کذب بیانی پر کان نہ دھریں' اور وقتاً فوقتاً پھیلائے جانے والے اس طرح کے منشورات کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ جن کے بارے میں اس سے پہلے بھی آگاہ کیا جا چکا ہے۔

مسلمان کیلئے کسی بھی صورت میں ایسے پمفلٹ لکھنا اور انہیں لوگوں میں پھیلانا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ ایسا کرنا ایک برائی ہے جس کا مرتکب گنہگار ہوگا۔ اور اس کے بارے میں بدیر یا جلدی عقوبت کا ڈر رہتا ہے۔ اس لیے کہ یہ امور بدعت ہیں۔ اور بدعت کا شر بہت بڑا ہے' اور اس کی عاقبت بہت ہی اندوھناک ہوتی ہے۔ اور مذکورہ بالا پمفلٹ اس صورت میں ایک برائی والی بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ شرک اور اہل بیت اور دوسرے مردوں کی شان میں غلو کے اسباب میں سے ہے۔ اس میں غیر اللہ کی عبادت اور ان سے مدد طلب کرنے کی دعوت ہے۔ اور غیر اللہ کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی اور نفع ونقصان دینے پر قادر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ پر ایک کھلا ہوا جھوٹ ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَأُوْلـئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾[النحل 105]

''جھوٹ افتراء تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ کی آیات پر ایمان نہیں ہوتا یہی لوگ جھوٹے ہیں۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

((من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد .))❶۔

''جو شخص ہمارا اے دین میں وہ چیز ایجاد کرے جو (اصل میں) اس میں (شامل نہیں) ہے تو وہ مردود ہے''۔

لہذا جس کسی کو اس قسم کی خبریں (پمفلٹس ؛ نشریات یا کتابچے) ملیں اسے چاہیے کہ انہیں جلا کر ختم کر دے؛ یا انہیں کسی بھی طرح تلف کر دے۔ اور لوگوں کو بھی اس کی کذب بیانی کی خبر دے۔ اس میں موجود جھوٹے وعد و وعید کی طرف بھی دھیان نہ دے کیونکہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں' اور نہ ہی اس کے نتیجہ میں کوئی بھلائی یا برائی مل سکتی ہے۔ اس کے برعکس جو کوئی اس پمفلٹ کو لکھے' اسے گھڑے اور لوگوں میں تقسیم کرے اور اسکی دعوت دینے والا سب ہی

(❶)[صحیح بخاری حدیث نمبر 2697، صحیح مسلم حدیث نمبر1718]

گناہ میں شریک ہونگے کیونکہ یہ سب گناہ اور ظلم کے کام میں تعاون کرنا ہے۔جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾[المائدہ:2]

''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ ،ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔''

ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے ہر برائی سے عافیت وسلامتی کی دعا کرتے ہیں ۔اس پمفلٹ اور اس جیسے دوسرے پمفلٹ گھڑے والوں اور اللہ کے دین میں زیادتی کرنے والوں کی طرف سے ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے ۔اس کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھنے اور لوگوں کو شرک وغلو کے وسائل جیسا کہ مردوں سے مدد طلب کرنا' اور ان سے نفع ونقصان حاصل ہونے کے اعتقاد کی طرف دعوت دینے ؛ اور اسے لوگوں میں پھیلانے کی وجہ سے ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پمفلٹ کے گھڑنے والے کے ساتھ وہی معاملہ کرے جس کا وہ مستحق ہے۔

ہم اللہ اور اس کے بندوں کے لیے نصیحت کا حق ادا کرتے ہوئے ہم نے اس سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ۔

الرئیس العام لادارات البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ (1)

(1)[مجلة البحوث العلمیہ والافتاء۔مجلہ نمبر 36۔صفحہ نمبر 379,378,377]

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

بہت سی ایسی خبریں عوام میں پھیلائی اور تقسیم کی جا رہی ہیں جو جھوٹے اور باطل وعد و وعید پر مشتمل ہیں۔ان میں نرا جھوٹ ؛ خودساختہ خوشخبریاں اور دھمکیاں ہیں' اور ترغیب و ترہیب ہے ؛ جن سے جاہل انسان دھوکہ کھا جاتا ہے[اور ان کے گمراہ ہونے کا سبب بن رہی ہیں]۔ان خبروں میں اکثر یہ لکھا ہوتا ہے کہ:

''اسے سچا تسلیم کر کے فوٹو کاپی کروا کر پھیلانے والے کو اچھی نوکری ملے گی..ملازمت میں ترقی ہوگی ؛ وہ امیر ہو جائیگا..جو تمنا کریگا پوری ہوگی ......اور اس طرح کی کئی مرغوب چیزیں ذکر کرتے ہیں۔اور ان کا جھٹلانے والا ؛ یا اس معاملہ سست روی برتنے والا کفر کی موت مریگا؛ بے روزگار ہو جائیگا..دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھائے گا۔''

ایک ان پڑھ جاہل اور بے خبر آدمی جب ایسی باتیں پڑھتا ہے تو وہ ان وعدوں کی لالچ اور عذاب کے خوف سے دھوکہ میں آجاتا ہے' اور فوراً اس کی کاپی کرا کے لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیتا ہے۔حالانکہ اس میں موجودہ سارے وعدے جھوٹ پر مبنی ہوتے ہیں۔

ان خبروں میں سے ایک خبر کچھ اس طرح ہے:

''ایک عورت بہت لمبے عرصے سے بیمار تھی ۔سب ڈاکٹر اس کے علاج سے عاجز آچکے تھے ۔ایک دن اس نے خواب میں ایک عورت کو دیکھا جس نے اسے کہا کہ ایسا ایسا کرو اللہ تمہیں شفا دے گا۔چنانچہ جو کچھ اس نے خواب میں دیکھا ویسا ہی کیا۔چند ہی دنوں میں شفایاب ہوگئی۔اس کے بعد وہ عورت اس خبر کو مدرسوں بازاروں میں اور پٹرول پمپس پر تقسیم کرنے لگی۔''

یہ لوگ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔نعوذ بالله من ذلك۔

ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا چاہیے ۔مسلمان پر واجب ہوتا ہے کہ اس قسم کے ہر طرح کے پمفلٹ کو جلا کر ختم کر دینے یا انہیں تلف کرنے میں سبقت حاصل کرنی چاہیے اور اس کے تقسیم کرنے والوں کی خبر ولی الامر کو دینی چاہیے تاکہ وہ اس قسم کے مفسد ؛ دجال اور جھوٹے لوگوں کو پکڑ سکیں جو کہ لوگوں کا عقیدہ خراب کرنا چاہتے ہیں۔اس قسم کی ہر نشریہ اور خرافات سے بچو، جو کہ اسلامی ممالک میں [بلاد توحید] میں مسلمانوں کے درمیان پھیلائی جا رہی ہیں۔آپس میں ایک دوسرے کو ایسے پمفلٹ جلانے اور انہیں تلف کرنے کی وصیت کرنی چاہیے۔اور ان لوگوں پر سخت گرفت کرنی چاہیے جو اس قسم کی بے بنیاد خبروں کو ہوا دیکر لوگوں میں پھیلا رہے ہیں ۔اور ایسے مواد کو ضبط کیا جائے اور ان کے بارے میں حکام اور سرکار کو اطلاع دینی چاہیے؛ اور ایسی خبریں پھیلانے والوں کے متعلق متعلقہ اداروں کو آگاہ کرنا چاہیے۔

بیشتر اوقات ایسے بھی ہوسکتا ہے کہ جو لوگ اس پمفلٹ کو پھیلا رہے ہیں' انہی لوگوں نے یہ اپنی طرف سے لکھا بھی ہو۔اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ایسے پمفلٹ پھیلانے والا کسی دھوکہ کا شکار ہوگیا ہو۔اور وہ یہ خیال کرتا ہو کہ اگر اس نے یہ

پمفلٹ نہیں پھیلایا تو اسے بھی ویسے ہی نقصان پہنچے گا جیسے کسی دوسرے کو نقصان پہنچا ہے۔ اور جب وہ اس پمفلٹ کو پھیلائے گا تو اسے اس کا مقصود اور دوسری چیزیں حاصل ہو جائیں گی۔

ہم پر واجب ہے کہ لوگوں کو اس کے جھوٹ اور اس کی گمراہی سے آگاہ کریں۔ اس لیے کہ یہ باطل امور میں سے ہے۔ اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت اور علماء کا کلام اس قسم کی باطل خرافات اور متشابہ باتوں سے پاک ہے۔ لہذا ان پمفلٹس سے بچ کر رہیں؛ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس کی توفیق دے۔ اور اس سے اپنے بھائیوں کو بھی آگاہ کریں 'لوگوں کو اس سے منع کریں' اور ان کے پھیلانے والوں کی جڑوں تک پہنچ کر اس جھوٹ کا ازالہ کریں۔ ایسے لوگوں کو ہاتھ سے پکڑ کر ایسی حرکات سے روک لیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَان﴾ [المائدہ: 2]

''نیکی اور پرہیزگاری میں باہم تعاون کرتے رہو اور گناہ، ظلم اور زیادتی میں مدد نہ کرو۔''

(4)

نماز سے متعلق پھیلائے جانے والا ایک اور پمفلٹ

ردّ:

☆ سماحۃ الشیخ العلامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ
☆ فضیلۃ الشیخ علامہ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ
☆ **اللجنة الدائمة للبحوث العلميه والافتاء**

☆☆☆

ایک اور جھوٹے پمفلٹ کی تصویر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی ﷺ نے فرمایا:

جس نے صبح کی نماز چھوڑی اس کا چہرہ نور سے خالی ہے۔ جس نے ظہر کی نماز چھوڑی اس کے رزق میں برکت نہیں۔

جس نے عصر کی نماز چھوڑی اس کے جسم میں قوت نہیں۔ جس نے مغرب کی نماز چھوڑی اس کی اولاد فرمانبردار نہیں۔

جس نے عشاء کی نماز چھوڑی اسکی نیند میں راحت نہیں۔

نماز چھوڑنے والے کی سزا:

جو نماز میں سستی کرے گا اللہ اسے پندرہ 15 سزائیں دے گا۔ جس میں سے 6 چھ دنیا میں، 3 موت کے وقت، 3 قبر میں اور 3 قبر سے نکلتے وقت ملیں گی۔

جو چھ سزائیں دنیا میں ملیں گی وہ یہ ہیں:

1) اسکی عمر میں برکت نہیں ہوگی۔ 2) اللہ تعالیٰ اسکے چہرے سے نیکو کاروں کی نشانیاں مٹا دے گا۔ 3) کسی بھی نیک عمل پر اللہ سے اجر نہیں پائے گا۔ 4) اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

5) تمام دنیا کی مخلوق اس سے نفرت کرے گی۔ 6) نیکوں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

تین سزائیں جو اس کو موت کے وقت ملیں گی وہ یہ ہیں:

1) وہ ذلیل وخوار ہو کر مرے گا۔ 2) وہ پیاسا مرے گا چاہے ساری دنیا کے سمندروں کا پانی پی لے تو بھی اسکی پیاس نہیں بجھے گی۔

3) وہ بھوکا مرے گا۔

وہ تین سزائیں جو اسکو قبر میں ملیں گی وہ درج ذیل ہیں:

1) اللہ اسکی قبر کو اتنا تنگ کرے گا کہ اسکی ہڈیاں آپس میں مل جائیں گی 2) اللہ اسکی قبر کو آگ کی چنگاریوں سے جلائے گا۔

3) بہادر اور اقرع نامی سانپ اس پر مسلط کر دیا جائے گا جو اسے فجر کی نماز چھوڑنے پر ظہر تک ڈسے گا اور ظہر کی چھوڑنے پر عصر تک اور اسی طرح ہر نماز چھوڑنے پر اسکو ڈستا رہے گا۔ اور ہر مرتبہ ڈسنے پر بے نمازی 70 ذراع زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

وہ تین سزائیں جو وہ قیامت کے دن بھگتے گا:

1) اللہ اس پر ایسے فرشتے کو مسلط کر دے گا جو اسکا چہرہ آگ کی انگاریوں سے جلائے گا۔

2) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اتنے غصے سے دیکھے گا کہ اسکے چہرے کا گوشت گر جائے گا۔

3) اللہ اس سے بہت سخت حساب لیں گے اور اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالنے کا حکم دیں گے۔

بھائیو جس نے اسکی طباعت کر کے نشر کی ہے اسے دعاؤں میں یاد رکھنا۔

نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے اللہ کی طرف سے پندرہ سزائیں

سوال:

ایک بھائی خ۔ن۔ن نے ریاض سے اپنے ایک خط کے ساتھ وہ پمفلٹ بھیجا جو لوگوں میں کثرت سے تقسیم کیا جارہا ہے۔اس میں نبی ﷺ کی طرف منسوب حدیث ''جس نے نماز میں سستی کی اللہ اسے پندرہ سزائیں دے گا'' کا ذکر ہے۔سائل اس حدیث کی صحت کے بارے میں سوال کررہا ہے؟ ❶

جواب:

صاحبِ پمفلٹ نے تارکِ نماز کی سزا کے بارے میں جو حدیث نبی ﷺ کی طرف منسوب کی ہے وہ بالکل جھوٹ اور افترا پردازی ہے۔جیسا کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''المیزان'' میں' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب '' لسان المیزان '' (❷) میں اسے بیان کیا ہے۔جس کسی کو اس قسم کا پمفلٹ ملے؛ اسے چاہیے کہ وہ فوراً اسے جلا کر ختم کردے' یا تلف کردے؛ اور اس کے تقسیم کرنے والے کو اس کے جھوٹ اور برائی سے آگاہ کرے۔تاکہ وہ جھوٹوں کے جھوٹ سے پیغمبر ﷺ کا دفاع کرسکے۔

قرآن وحدیث میں نماز جیسے عظیم الشان رکن کی بہت اہمیت آئی ہے اور اسی طرح اس میں سستی کرنے والوں کے لیے وعید بھی بیان ہوئی ہے لہذا ہمیں جھوٹی حدیثیں گھڑنے کی بجائے قرآن وسنت میں موجود صحیح احادیث وآیات ہی کافی ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ﴾[البقرہ:238]

''نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالی کیلئے باادب کھڑے رہا کرو۔''

اور فرمایا:

﴿فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيّاً﴾

''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑگئے،سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔''[مریم:59]

اور فرمایا:﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ☆الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾[الماعون]

(❶)[مجلہ دعوہ مجلہ نمبر 929 بتاریخ 1404/5/12]نیز دیکھیے [مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ۔ج10/ ص277 ،ج26/,ص357]

(❷)[اللسان المیزان ج5/ص295]

''ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔''

اس معنی میں اور بھی بہت سی آیات وارد ہوئی ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((العهد الذی بیننا وبینهم الصلاة فمن ترکها فقد کفر)) ❶

''ہمارے اوران (کفار) کے درمیان عہد نماز کا ہے۔جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

امام احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((بین الرجل والشرك والکفر ترك الصلاة)) ❷

''آدمی (مسلمان) اور کفر وشرک کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے''۔

نبی ﷺ نے ایک دفعہ اپنے اصحاب کے درمیان نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((من حافظ علیها کانت له نوراً وبرهاناً ونجاةً یوم القیامة و من لم یحافظ علیها لم تکن له نوراً ولا برهاناً ولا نجاةً و حشر یوم القیامة مع فرعون وهامان وقارون وأبیي بن خلف۔)) ❸

''جس نے نماز کی حفاظت کی تو نماز قیامت کے دن اس کے لیے نور، برہان اور نجات کا سبب ہوگی اور جس نے اسکی حفاظت نہیں کی تو قیامت کے دن اس کے لیے نہ نور و برہان ہوگی اور نہ ہی نجات کا سبب ہوگی بلکہ وہ فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا''۔

بعض علماء نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''جس نے نماز کو ضائع کیا وہ قیامت کے دن ان بڑے بڑے کفار فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ان کی مشابہت کی وجہ سے اٹھایا جائے گا۔ کیونکہ جس نے نماز کو ریاست کی وجہ سے ضائع کیا وہ فرعون کے مشابہ ہوا۔ اور جس نے وزارت اور دوسرے وظائف کی وجہ سے نماز کو ضائع کیا اس نے ہامان' فرعون کے وزیر جیسا عمل کیا۔ اور وہ اسی کے ساتھ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ جس نے مال اور شہوات کی وجہ سے نماز کو ضائع کیا؛ وہ قارون کے ساتھ ہوگا۔ جس نے اتباع حق کے انکار کی وجہ سے نماز کو ضائع کیا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا تھا۔ جس نے تجارت کی وجہ سے نماز کو ضائع کیا؛ اس نے ابی بن خلف جیسا عمل کیا جو مکہ کا بڑا تاجر تھا اور اسی کے ساتھ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا''۔

ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(❶)[احمد ج5/ح346، ترمذی ح 2545، نسائی ح459، ابن ماجہ ح1079، البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا۔دیکھیے صحیح الجامع حدیث نمبر 4143]

(❷)[صحیح مسلم ح 86، احمد ج3/ح389] (❸)[مسند الامام احمد ج 2/ح169]

نیز آپ [مجموع الفتاوی میں ۱۰/۲۸۰] یہ بھی فرماتے ہیں:

''تارک نماز کی سزا سے متعلق اس پمفلٹ والے نے جو حدیث نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کی ہے' کہ ایسے انسان کو پندرہ سزائیں دی جائیں گی ......'' بیشک یہ نبی کریم ﷺ پر گھڑی گئی جھوٹی اور باطل باتوں میں سے ایک ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے [اللسان المیزان] میں محمد بن علی ابن العباس البغدادی العطار کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''اس نے تارکِ نماز کے بارے میں حدیث گھڑ کر اسے ابی بکر بن زیاد کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس سے یہ روایت محمد بن علي الموازيني جو کہ ابو النرسی کا شیخ ہے' نے نقل کی ہے۔ ابن زیاد کی روایت کے مطابق اس نے یہ حدیث ربیع سے نقل کی ہے' ربیع نے شافعی سے؛ انہوں نے مالک سے، مالک نے سُمي سے اور انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز میں سستی کی اللہ اسے 15 پندرہ سزائیں دے گا.'' ❶

اس روایت کا من گھڑت اور جھوٹا ہونا بالکل ظاہر ہے۔ [جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا کہ محمد بن علی جھوٹا ہے' حدیث کی دوسری کتابوں میں اس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی حدیث باطل ہے]۔

اللجنۃ الدائمۃ ۱۰/۶/۱۴۰۱ھ میں اس روایت کے باطل ہونے کا فتوی دے چکی ہے۔ پھر کسی سے یہ کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ایک باطل اور من گھڑت روایت کو لوگوں میں پھیلائے؟ ❷

جبکہ نبی ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((من روى عني حديثاً وهو يرى أنه كذب ؛ فهو أحد الكاذبين.)) ❸

''جس نے مجھ سے حدیث بیان کی اور وہ سمجھتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہے۔''

تارکِ نماز کی سزا کے بارے میں قرآن و حدیث میں جو آیات واحادیث موجود ہیں' وہ کافی وشافی ہیں۔ [ملاحظہ فرمائیں] اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً﴾[النساء:103]

:''یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔''

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جہنمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ☆ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ﴾[المدثر:43-42]

''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔''

(❶)[اللسان المیزان ج5/ص295]۔

(❷)[فتوی نمبر 8689۔ ج 4/حدیث نمبر468اور ج 26/ حدیث نمبر360]

(❸)[التنکیل ج 1/حدیث نمبر149]

ان آیات میں تارک نماز کے لیے سخت سزا کا ذکر ہوا کہ وہ جہنم میں ہونگے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نماز میں سستی کرنے والوں کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ☆ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ☆ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ☆ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ [الماعون]

''ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ۔اور عام برتنے کی چیزیں روکتے ہیں''

نبی ﷺ نے فرمایا:

((بـنـی الإسلام علی خمس :شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمد رسول الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وصوم رمضان وحج البيت))❶۔

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں،نماز قائم کرنا،زکوۃ ادا کرنا،رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

((العهد الذی بيننا وبينهم الصلاة ، فمن تركها فقد كفر .))❷

''ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز کا ہے۔جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا''

اور اس بارے میں بہت سی آیات اور صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں جو کہ معلوم شدہ ہیں۔

قارئین کرام! ان دلائل کی روشنی میں اب کسی کے لیے گنجائش نہیں رہی کہ وہ اس جھوٹی حدیث پر مشتمل پمفلٹ کو لکھ کر لوگوں میں تقسیم کرے یا کسی اور طریقے سے اس کو پھیلانے میں شریک ہو۔ جو کوئی اس سے پہلے اس کی نشر و اشاعت میں میں شرکت کر چکا ہوُا سے چاہیے کہ وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعلانیہ توبہ کرے اور اپنے کیے ہوئے پر شرمندہ ہوتے ہوئے دوبارہ ایسا نہ کرنے کا پکا عزم کرے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں سیدھی راہ دکھائے اور اس کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور باطل کو باطل کر دکھائے اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور ہمیں ظاہر و باطن فتنوں سے بچائے۔

وصلى الله وسلم على عبده ورسوله محمد وعلى آله واصحابه اجمعين۔

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان نے فرمایا:

یہ پمفلٹ جس کا عنوان ہے:''تارکِ نماز کی سزا''۔اس کے کاتب نے اپنے پمفلٹ میں یہ حدیث ذکر کی ہے:

(❶)[البخاری ح: [۸]-

(❷)اس کی تخریج گزر چکی ھے-

"نبی ﷺ سے روایت ہے کہ: "جس نے نماز میں سستی کی وہ پندرہ سزاؤں کا مستحق ہوگا۔" پھر اس نے یہ سزائیں گن کر شمار کی ہیں۔

اس کے آخر میں اس نے اس پمفلٹ کو لوگوں میں فوٹو کاپی کروا کر تقسیم کرنے؛ پڑھنے اور پھیلانے کی رغبت دلائی اور پھر کہا ہے کہ جس نے یہ نیک کام کیا اس کو (یعنی اس کے لکھنے والے کو) فاتحہ [سورت فاتحہ] پڑھ کر بخش دو۔" [1]

تارک نماز کی سزا کے بارے میں یہ حدیث جسے اس پمفلٹ کے لکھنے والے نے نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے' موضوع اور نبی ﷺ پر افترا پردازی ہے۔ جس کے بارے میں اہل علم حضرات پہلے وضاحت کر چکے ہیں۔

اس پمفلٹ کو پھیلانے والا نبی کریم ﷺ پر جھوٹ پھیلا رہا ہے' اور لوگوں کو اس کے پھیلانے اور عام کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے شر سے محفوظ رکھے۔

جس چیز سے اس پمفلٹ کے لکھنے والے کی بری نیت صاف ظاہر ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس نے تارک نماز کے بارے میں صحیح احادیث اور قرآنی آیات کو چھوڑ کر جھوٹی حدیث لکھ کر لوگوں میں پھیلائی ہے اور ساتھ ہی وہ ایک بدعت کو زندہ کر نیکی کی دعوت بھی دے رہا ہے کہ اس نیک کام کرنے والے کے لیے فاتحہ پڑھو.. حالانکہ سورۃ الفاتحہ کو اس نیت سے پڑھنا بدعت ہے۔ لہذا پھیلانے والے کا مقصد صرف جھوٹ پھیلانا اور نئی نئی بدعات ایجاد کرنا ہے۔

دوسری جو چیز اس پر دلالت کرتی ہے وہ اس انسان کی اس پمفلٹ کو مسلمانوں میں پھیلانے اور اس پڑھنے اور رواج دینے کے لیے اس کی انتہائی سخت حرص وکوشش ہے"۔

پھر اس کے آخر میں حضرت شیخ حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"خبردار! اس کے دھوکہ میں نہ آئیں' اور نہ ہی ایسی باتوں کو پھیلانے اور عام کرنے میں کوئی حصہ لیں۔ اور جس کسی سے اس حرکت کا ارتکاب اس سے پہلے ہو چکا ہو' اسے چاہیے کہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے' اور آئندہ کے لیے ایسی حرکت کا ارتکاب نہ کرے۔

[1] [الخطب المنبریہ فی المناسبات العصریہ ج 3/حدیث نمبر 356]

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء کا ایک فتوی

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء سے درج ذیل حدیث کی صحت کے بارے میں سوال کیا گیا: ''نبی ﷺ نے فرمایا: جو نماز میں سستی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پندرہ سزائیں دے گا۔ جس میں سے چھ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت ملیں گی۔ جو چھ سزائیں دنیا میں ملیں گی وہ یہ ہیں:

1) اللہ تعالیٰ اس کی عمر سے برکت ختم کردے گا۔

2) اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے نیکوکاروں کی نشانیاں مٹا دے گا۔

3) کسی بھی نیک عمل پر اللہ تعالیٰ سے اجر نہیں پائے گا۔

4) اس کی دعا آسمانوں کی طرف نہیں اٹھائی جائے گی۔

5) تمام دنیا کی مخلوق اس سے نفرت کرے گی۔

6) نیکوکاروں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

تین سزائیں جو اس کو موت کے وقت ملیں گی وہ یہ ہیں:

1) وہ ذلیل وخوار ہوکر مرے گا۔

2) وہ بھوکا مرے گا۔

3) وہ پیاسا مرے گا چاہے ساری دنیا کے سمندروں کا پانی پی لے تب بھی اسکی پیاس نہیں بجھے گی۔

وہ تین سزائیں جو اس کو قبر میں ملیں گی وہ درج ذیل ہیں:

1) اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو اتنا تنگ کرے گا اور ایسے دبائے گا کہ اسکی پسلیاں آپس میں مل جائیں گی۔

2) اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو آگ کی چنگاریوں سے جلائے گا۔

3) شجاع اور اقرع نامی سانپ اس پر مسلط کردیا جائے گا جو اسے فجر کی نماز چھوڑنے پر فجر سے ظہر تک ڈسے گا اور ظہر کی چھوڑنے پر ظہر سے عصر تک ....اور اسی طرح ہر نماز چھوڑنے پر اس کو ڈستا رہے گا۔ اور ہر مرتبہ ڈسنے پر بے نمازی 70 ذراع [گز] زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

وہ تین سزائیں جو وہ قیامت کے دن بھگتے گا:

1) اللہ تعالیٰ اس پر ایسے فرشتے کو مسلط کردے گا جو اسے چہرہ کے بل انگاروں پر گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔

2) قیامت کے دن بوقت حساب اللہ تعالیٰ اس کو اتنے غصے سے دیکھے گا کہ اس کے چہرہ کا گوشت گر جائے گا۔

3) اللہ تعالیٰ اس سے بہت سخت حساب لیں گے؛ اور اس کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہوگا' اور پھر اللہ تعالیٰ اسے

آگ میں ڈالنے کا حکم دیں گے؛ جو کہ انتہائی برا ٹھکانہ ہے۔

جواب:

یہ حدیث موضوع اور باطل ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب[اللسان المیزان] میں لکھا ہے کہ:
یہ حدیث محمد بن علی البغدادی العباسی العطار نے گھڑی ہے۔ اس نے اس کی سند یوں بنائی ہے کہ ابا بکر بن زیاد النیسابوری نے ربیع سے اور انہوں نے شافعی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابی صالح سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نماز میں سستی کی اللہ اس کو پندرہ سزائیں دے گا............الخ۔'' ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب[میزان الإعتدال] (1) میں محمد بن علی کو جھوٹا کہا ہے۔

وباللہ التوفیق۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی االہ وصحبہ وسلم۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء(2)

☆ صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
☆ نائب صدر: عبدالرزاق بن عفیفی
☆ رکن: عبداللہ بن قعود ☆ رکن: عبداللہ بن غدیان

(1)[میزان الاعتدال ج 6/حدیث نمبر264]
(2)فتوی نمبر8689ج4/حدیث نمبر468]

حکم شرعی کا مکلّف ہونے کے بعد خواہ مرد ہو یا عورت' دنیا و آخرت میں

تارکِ نماز کی سزا قرآن و حدیث کی روشنی میں ❶

دنیا میں سزا:

1۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((العهد الذی بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر .))❷

''ہمارے اوران (کفار) کے درمیان عہد نماز کا ہے۔جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

اور فرمایا:

((بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلاة .))❸

''آدمی (مسلمان) اور کفر و شرک کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔''

جلیل القدر تابعی عبداللہ بن شقیق العقیلی روایت کرتے ہیں:

((كان أصحاب محمد ﷺ لا يرون شيئا من الأعمال تركه كفر لغير الصلاة)) ❹

''رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نماز کے علاوہ کسی اور عمل کے ترک کو کفر شمار نہیں کرتے تھے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اس بات پر اجماع تھا کہ نماز چھوڑنا کفر ہے۔

2۔تارک نماز سے توبہ کروائی جائے گی اور جو توبہ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اگر وہ توبہ کرنے سے انکار کر دے تو علماء کے صحیح تر قول کے مطابق ولی الامر پر واجب ہے کہ اسے مرتد کی حیثیت سے قتل کر دے' چاہے وہ نماز کے واجب ہونے کا اقرار کرتا ہو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إني نهيت عن قتل المصلين .))❺

(❶) یہ میں نے شیخ علامہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے جوابات میں سے ترتیب دیا ہے تا کہ قارئین کرام کو پڑھنے میں آسانی ہو۔[مجموع فتاوی ومقالات متنوعه، الصلاة، القسم الاول ، جلد نمبر 10]

(❷)احمد ص 5/ح346، ترمذی ، نسائی ، ابن ماجه۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے دیکھیں[صحیح الجامع ح 4143] شیخ علامہ عبدالعزیز بن باز لکھتے ہیں کہ اسے [احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے'' دیکھیں :[مجموع فتاوی و مقالات متنوعه ج10/حدیث نمبر236]

(❸)[صحیح مسلم حدیث نمبر 86، احمد ج 3/حدیث نمبر389]

(❹)[ترمذی ح 2622] البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے دیکھیں:[صحیح ترغیب و ترهیب ح 565]

(❺)[ابو یعلی ، مسند ج 4/ح1455]، اور دیکھیے [المشکاۃ ح 4481، الصحیحه ح 2379 ، صحیح الجامع ح6785]

''مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے''۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو بے نمازی ہے اسے قتل کر دیا جائے۔

3۔اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک بے نمازی ہو اور توبہ نہ کرے تو ان کا نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ نماز کو ترک کرنا کفر ہے۔

4۔اگر بے نمازی عورت سے شادی ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور اسی طرح اگر آدمی بے نمازی ہو تب بھی نکاح فسخ ہو جائے گا۔لیکن اگر نکاح کے وقت دونوں ہی بے نمازی ہوں' پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو نماز کی ہدایت اور استقامت بخش دے؛ تو ان کا نکاح صحیح ہو گا۔اور نکاح کی تجدید کی ضرورت نہیں ہو گی؛ بالکل اسی طرح جیسے کافر میاں بیوی مشرف بہ اسلام ہو جائیں تو ان کے نکاح کی تجدید کی ضرورت نہیں الا یہ کہ کوئی شرعی عذر مانع ہو یعنی بیوی دودھ شریک بہن ہو یا وہ اس کے بیٹے یا باپ کی زوجیت میں رہ چکی ہو ان حالات میں نکاح فسخ کروا دیا جائے گا۔

5۔کسی بھی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ تارکِ نماز کے نکاح میں رہے۔یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لے اور نماز کا محافظ بن جائے۔

6۔تارکِ نماز کی توبہ کے بعد نکاح کی تجدید کروائی جائے گی۔

7۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا نازل ہونے کے ڈر سے بے نمازی کو گھر سے نکال دیا جائے۔

8۔بے نمازی کو ملک بدر کر دیا جائے گا۔اس کی اطلاع مسلمان حکمران کو پہنچائی جائے۔شرعی اور دعوتی مصلحت کی بنا پر اسے ملک سے دربدر نہ بھی کیا جائے تو کوئی حرج نہیں شاید کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دیدے۔بعض علماء تارکِ نماز سے اس کی گمراہی اور حق سے دوری کی وجہ سے قطع تعلقی واجب سمجھتے ہیں۔

9۔بے نمازی کے ساتھ مجلسیں جمانا اور دلی دوستی رکھنا جائز نہیں؛ بلکہ اس سے بچ کر رہنا چاہیے۔

10۔اس کی دعوت قبول نہیں کی جائے گی۔

11۔اس کو سلام نہیں کیا جائے گا۔

12۔اس کے سلام کا جواب نہیں دیا جائے گا۔

13۔علماء کے صحیح تر قول کے مطابق اس شخص کا ذبح کیا ہوا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔چاہے وہ نماز کے وجوب کا قائل ہو لیکن صرف سستی کی بنا پر نماز نہ پڑھتا ہو۔

14۔جب تک وہ نماز کا پابند نہ ہو جائے اس کا روزہ، حج، زکوۃ اور کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں ہو گا۔

15۔تارکِ نماز اگر مر جائے تو وہ اہل توحید میں سے شمار نہیں ہو گا۔اس لیے کہ نماز کا ترک کرنا توحید کے منافی امور میں سے ہے۔

16۔اسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

17۔اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

18۔اسے مسلمانوں کے قبرستان میں نہیں دفن کیا جائے گا۔

19۔اس کے قرابت دار اس کے مال کے وارث نہیں بنیں گے۔

20۔علماء کے صحیح تر قول کیمطابق اس کا مال بیت المال (مسلمین) میں جمع کر دیا جائے گا۔

21۔اس کی طرف سے حج نہیں کیا جائے گا۔

22۔اس کی طرف سے صدقہ نہیں دیا جائے گا۔

آخرت میں ملنے والی سزائیں:

1۔تارک نماز قیامت کے دن بڑے بڑے کفار جیسے فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔امام احمد نے صحیح سند سے روایت کیاہیکہ نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ کے درمیان نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((من حافظ علیها كانت له نورا و برهانا ونجاة یوم القیامة و من لم یحافظ علیها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة ،و حشر یوم القیامة مع فرعون وهامان وقارون وأبی بن خلف))۔ (1)

''جس نے نماز کی حفاظت کی تو نماز قیامت کے دن اس کے لیےنور، برہان اور نجات کا سبب ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہیں کی تو قیامت کے دن اس کے لیے نہ نور و برہان ہوگی اور نہ ہی نجات کا سبب ہوگی بلکہ وہ فرعون ، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔''

بعض علماء نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہا:''جس نے نماز کو ضائع کیا وہ قیامت کے دن بڑے بڑے بد بخت ائمہ کفر کے ساتھ اٹھایا جائے گا جیسے فرعون ، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ان کی مشابہت کی وجہ سے ان کے ساتھ اٹھایا جائے گا''۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ﴾[الصافات: 22]

''ظالموں کو اوران کے ہمرائیوں کو جمع کردو......۔''[یعنی ان کی مانند اور مشابہت رکھنے والوں کو]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كان رسول ﷺ مما یكثر أن یقول لأصحابه :هل رأى أحد منكم من رؤیا؟ فیقص علیه ما شاء الله۔وإنه قال لنا ذات غداة: "أنه آتانی اللیله اثنان ۔وإنهما أبتعثانی وإنهما قالا لی: انطلق ، وإنی انطلقتُ معهما وإنا أتینا على رجل مضطجع

(1)[مسند الإمام أبي أحمد ج2/حدیث نمبر169]

و اِذا آخر قائم علیه بصخرة واِذا هو یهوی بالصخرة لرأسه فیثلغ راسه، فیتدهده الحجر فیأخذ فلا یرجع اِلیه حتی یصح رأسه کما کان، ثم یعود علیه فیفعل به مثل ما فعل المرة الاولی، قال :قلت:سبحان الله ! ما هاذان؟قالا لی: . . أما الرجل الأول الذی أتیت علیه یثلغ رأسه بالحجر فاِنه رجل یأخذ القرآن فیرفضه وینام عن الصلاة المکتوبه .))❶

''نبی ﷺ جو باتیں صحابہ سے اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر جو چاہتا اپنا خواب نبی ﷺ سے بیان کرتا۔ایک صبح نبی ﷺ نے فرمایا:

رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا کہ میرے ساتھ چلو۔میں ان کے ساتھ چل دیا پھر ہمارا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو لیٹا ہوا تھا اور اس کے سرہانے ایک شخص بڑا پتھر لیے کھڑا تھا۔وہ اس پتھر سے اس لیٹے ہوئے شخص کے سر کو کچلتا تھا۔جب وہ اس کے سر پر پتھر مارتا تو پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔وہ شخص پتھر لینے جاتا اور جب لوٹتا تو اس کا سر پہلے کی طرح درست ہو جاتا۔وہ پھر اسکے سر پر پتھر مارتا اور یہی عمل دہراتا۔جب میں نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ:''جس شخص کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ قرآن پڑھتا تھا مگر اس پر عمل نہ کرتا تھا اور فرض نماز چھوڑ کر سو یا رہتا تھا۔''

❶ [صحیح بخاری حدیث نمبر 7047]

نماز کی اہمیت کا بیان [1]

نماز اور اس کی اہمیت:

الحمد لله رب العالمين ولا عدوان إلا على الظالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين۔أما بعد:

انسان پر واجب ہوتا ہے کہ وہ نماز کا اہتمام کرے‘ اس لیے کہ نماز کا معاملہ بہت ہی عظیم الشان ہے‘ اور اس کی منزلت بہت بڑی ہے۔ اور چاہیے کہ عبادت صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک کے لیے کی جائے‘ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی تمام مخلوقات [کے بنائے ہوئے معبودوں] سے برأت کا اظہار کیا جائے۔ اور اس بات پر ایمان لائے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی بھی معبود برحق نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ جن کی بندگی یا پوجا کی جاتی ہے وہ باطل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ﴾ [الحج: 62]

''یہ سب اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں سب باطل ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ﴾ [لقمان 30]

''یہ سب (انتظامات) اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اور اس کے سوا لوگ جن جن کو پکارتے ہیں سب باطل ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ [الاسرا: 23]

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا۔''

اور فرمایا:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ [الفاتحہ: 5]

''ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ﴾ [البینہ: 5]

(1) [مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ ج 10/ ص 232]

''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں ابراہیم کے دین حنیف پر۔''

یہی وہ عظیم بنیاد ہے جو کہ دین اسلام کی اصل ہے۔یہی وہ پہلی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے۔اس کے بعد شہادت رسالت ہے[کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں]۔ یہ دونوں شہادتیں ہی دینِ اسلام کی اصل اساس ہیں ان کو قبول کیے بغیر کوئی انسان مسلمان نہیں ہوسکتا۔ان میں سے کوئی ایک شہادت دوسری کی جگہ کفایت نہیں کرسکتی۔محمد ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد آپ کی رسالت کا اقرار کرنا انتہائی ضروری ہے۔پس اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیے بغیر بھی اسلام معتبر نہیں ہوتا' اور ہی محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کیے بغیر دین کا کوئی اعتبار ہوگا۔اگرکوئی انسان دن بھر روزہ رکھے،راتوں کو قیام کرے اور ہر طریقے سے اللہ کی عبادت کرے لیکن محمد ﷺ پر ایمان نہ لائے تو وہ کفر کرے گا۔بلکہ تمام علماء کے نزدیک وہ سب سے بڑا کافر ہوگا۔

اگر وہ یہ گواہی دیتا ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور تمام عبادات بھی کرتا ہو لیکن وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہو۔یعنی اللہ کے علاوہ کسی نبی، ولی،فرشتے،بت،درخت، پتھر،جن یا ستاروں کی عبادت کرتا ہو تو وہ بھی گمراہ اور کافر ہے 'لہٰذا ہر مسلمان کیلئے ان دونوں شہادتوں پر ایمان لانا واجب ہے۔

پس ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے لیے اخلاص پر ایمان لائے' اور یہ بھی ضروری ہے کہ محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان لائے۔

اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ جن وانس کی طرف مبعوث کیا تھا۔جبکہ آپ سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام صرف ایک قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے۔لیکن ہمارے نبی ﷺ عرب وعجم،مرد وعورت،جن وانس،غنی وفقیر،حاکم اور محکوم سب کی طرف بھیجے گئے ہیں۔جو بھی آپ ﷺ کی دعوت پر ایمان لایا اور سچے دل سے اسے قبول کیا،وہ جنت میں داخل ہوگا۔اور جس نے آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ﴾[هود: 16]

''اور تمام گروہوں میں سے جو بھی اس کا منکر ہو اس کا آخری ٹھکانا جہنم ہے۔''

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((والذی نفسی بیده لایسمع بی أحد من هذه الأمة یهودی او نصرانی ثم یموت ولم یومن بالذی أرسلت به إلا کان من أهل النار .))❶

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس امت میں سے جو کوئی بھی یہودی یا نصرانی ہو اور میری رسالت پر ایمان لائے بغیر مرے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔''

(❶)[سلسلة الاحاديث الصحيحه حديث نمبر 157]

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:

((کان النبی یبعث إلی قومه خاصة وبعثت إلی الناس عامة .)) ❶

''تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوتے تھے، لیکن میں تمام انسانوں کے لیے بھیجا گیا ہوں''

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً﴾[الاعراف: 185]

''کہ دیجیے کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيراً وَنَذِيرا﴾[سبا: 28]

''اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴾[الانبیاء :107]

''اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

پھر ان دونوں شہادتوں اقرار کے بعد نماز کا حکم ہے۔ نماز شہادتین کے بعد اسلام کا سب سے عظیم الشان رکن ہے۔ جس نے نماز کی حفاظت کی اس نے اپنے دین کو بچا لیا اور جس نے اس کو ضائع کر دیا وہ باقی دین کو سب سے بڑھ کر ضائع کرنے والا ہے۔ مسند احمد میں صحیح روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے درمیان نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((من حافظ علیها کانت له نورا و برهانا ونجاة یوم القیامة و من لم یحافظ علیها لم تکن له نورا ولا برهانا ولا نجاة ،وحشر یوم القیامة مع فرعون وهامان وقارون وأبی بن خلف۔)) ❷

''جس نے نماز کی حفاظت کی تو نماز قیامت کے دن اس کے لیے نور، برہان اور نجات کا سبب ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہیں کی تو قیامت کے دن اس کے لیے نہ نور و برہان ہوگی اور نہ ہی نجات کا سبب ہوگی بلکہ وہ فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔''

علماء نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے: جس نے نماز کی حفاظت نہ کی وہ ان کافروں کے ساتھ ان کی مشابہت کی وجہ سے اٹھایا جائے گا۔ کیونکہ جو جس کی مشابہت کرتا ہے قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(❶) [صحیح بخاری حدیث نمبر 335، صحیح مسلم حدیث نمبر 3]

(❷) [مسند احمد ج2/حدیث نمبر169]

﴿احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ﴾[الصافات:22]

''جمع کرو ظالموں کو اور ان کے ہم راہیوں کو[اور انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو]۔''

جس نے نماز کو ریاست اور حکومت کی وجہ سے چھوڑا وہ قیامت کے دن فرعون کے ساتھ اٹھایا جائے گا؛ کیونکہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے دشمنی اپنی حکومت پر فخر کی وجہ سے کی۔اور وہ بہت بڑا بدنصیب قرار پایا؛اس نے بہت بڑا خسارہ اٹھایا۔اور آگ میں اپنا ٹھکانا بنالیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾[غافر:46]

''(فرمان ہوگا کہ)فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔''

جس نے نماز کو وزارت اور نوکری کی بنا پر ترک کیا وہ قیامت کے دن ہامان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔اور جس نے نماز کو مال کی محبت وشہوت اور نعمتوں کی فروانی کی وجہ سے ترک کیا وہ قارون کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔جسے اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ مال سے نوازا تھا لیکن اس نے شکر گزاری کی بجائے تکبر اور نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا۔پس ایسا انسان قارون کے مشابہ ہوگا' اور وہ روز قیامت اسی کے ساتھ جہنم میں ڈالا جائے گا۔جس نے نماز کو خرید وفروخت اور دنیا کی کمائی کی وجہ سے ترک کیا تو ابی بن خلف کے مشابہ ہوگا'- جو مکہ کا بہت بڑا تاجر تھا-اور اس کے ساتھ جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ہم کافروں سے اور انکے اعمال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

ان تمام باتوں سے مقصود یہ کہ نماز کا معاملہ بہت بڑی اہمیت کا ہے۔جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رأس الأمر الاِسلام۔وعموده الصلاة وذروة سنامه الجهاد فى سبيل الله .))۔❶

''اس دین کی جڑ اسلام ہے،نماز اس کا ستون ہے' اور اسکی ریڑھ کی ہڈی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''

اور ایک جگہ اور فرمایا:

((العهد الذى بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر .))❷

''ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد صرف نماز کا ہے۔جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

اور فرمایا:

((بين الرجل و بين الشرك والكفر ترك الصلاة .))❸

''مسلمان اور کفر وشرک کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔''

یہ انتہائی اہم اور خطرناک معاملہ ہے۔جب ہم لوگوں کے احوال کی طرف نظر دوڑاتے ہیں تو......لا حول ولا

(❶)[ترمذی ،باب الایمان حدیث نمبر 2541،مسند احمد ج 5/حدیث نمبر231]

(❷)[احمد ج 5/حدیث نمبر346، ترمذی حدیث نمبر2545، نسائی حدیث نمبر 459، ابن ماجہ ح1079، البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہاھے۔دیکھیے صحیح الجامع]

(❸)[صحیح مسلم حدیث نمبر 86، احمد ج 3/حدیث نمبر389]

قوة إلا بالله ......ہمیں مسلمانوں کی اکثریت محض سستی اور کوتاہی کی بنا پر نماز باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ اللہ کی انسان پر بہت نعمتیں ہیں پھر بھی انسان اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری نہیں کرتا۔ جیسا کہ فرمان ربانی ہے:

﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ ☆أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ﴾[العلق :6-7]

''سچ مچ انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ وہ اپنے آپ کو بے پروا (یا تونگر) سمجھتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے بیش بہا نعمتیں کی ہیں' اور اس کی رحمت بہت ہی وسیع ہے' مگر اس کے مقابلہ میں بہت سارے لوگ اس کی نافرمانی اور کفر کرتے ہیں۔ ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔

ان امور سے بچ کر رہنا اور لوگوں کو حق بات کی دعوت دینا واجب ہے۔ ہر انسان اپنے اردگرد کے لوگوں کو دعوت دے' اور اس کام میں خوب محنت کرے۔ اور جو لوگ اس کے گرد و نواح میں نماز سے پیچھے رہ جانے والے ہیں انہیں نصیحت کرے۔ نماز چھوڑنے والوں کو اور نماز میں سستی کرنے والوں کو نصیحت کرے شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے کسی کو ہدایت دیدے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((فليبلغ الشاهد الغائب، فرب مبلغ أوعى من سامع .)) ❶

''حاضر (افراد) غیر موجود (افراد) تک بات پہنچا دیں عین ممکن ہے کہ جس تک یہ بات پہنچے وہ سننے والے سے بہتر ثابت ہوں۔''

علماء کی ایک جماعت کا موقف ہے کہ جس نے سستی کی وجہ سے نماز چھوڑ دی؛ اس نے کفر اکبر کا ارتکاب کیا، اگرچہ وہ نماز کے وجوب کا منکر نہ ہو۔ ان سابقہ آیات و احادیث مبارکہ کی روشنی میں اگر کوئی یہ کہے کہ وہ نماز کے واجب ہونے پر ایمان رکھتا ہے' مگر پھر بھی نماز کو سستی کی وجہ سے چھوڑنے والا دین کا مذاق اڑاتا ہے۔ اور اپنے رب کی بہت بڑی نافرمانی کا ارتکاب کر رہا ہوتا ہے۔ اس اس بنا پر علماء کے صحیح تر قول کے مطابق وہ کافر ہوگا۔ عموم ادلہ کی روشنی میں وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا قول ہے:

((العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر .)) ❷

''ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد صرف نماز کا ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

مندرجہ بالا حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ'' نماز چھوڑنے والا کافر ہے۔' یہ نہیں فرمایا کہ:'' اس کے وجوب کا انکار کرنے والا کافر ہے۔'' اسی طرح یہ حدیث:

((بين الرجل و بين الشرك والكفر ترك الصلاة .)) ❸

''مسلمان اور کفر و شرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔''

(❶)[صحیح سنن ابو داود ح3660 صحیح ترغیب و ترهیب ح 147]

(❷)[احمد ج5/ح346 ترمذی ح 2545، نسائی ح 459، ابن ماجه ح 1079، البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا۔]

(❸)[صحیح مسلم حدیث نمبر 86، احمد ج 3/حدیث نمبر389]

یہاں بھی وجوب کے انکار کرنے کے الفاظ نہیں ہیں۔ نبی ﷺ لوگوں میں سب سے فصیح اللسان تھے؛ اور سب لوگوں سے بڑھ کر علم والے تھے۔آپ یہ بھی فرما سکتے تھے کہ :جب نماز کا انکار کرتے ہوئے اسے ترک کردے' یا پھر ''نماز کے وجوب کا انکار کرنے والا کافر ہے''۔کوئی چیز آپ کے لیے یہ کلمات کہنے میں مانع نہیں ہوسکتی تھی جب کہ اس کا حکم بھی واضح ہوجاتا۔لیکن آپ ﷺ نے خود ترک نماز پر کفر کا حکم لگایا ہے۔آپ کا یہ فرمانا کہ:

((العهد الذی بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر .))

''ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد صرف نماز کا ہے،جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ فقط نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنا' خواہ سستی سے ہو [یا کسی وجہ سے]' کفرا کبر اور اسلام سے خارج کرنے والے امور میں سے ہے۔ہم ان امور سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

لہٰذا کسی بھی مسلمان عورت کے لیے تارکِ نماز خاوند کے ساتھ رہنا جائز نہیں یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے۔مشہور تابعی شقیق بن عبداللہ فرماتے ہیں:''صحابہ کرام نماز کے علاوہ کسی اور عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔''(1)

تارک نماز کے کفر پر صحابہ کرام کا اجماع نقل کیا گیا ہے۔اس میں کسی نے یہ شرط ذکر نہیں کی کہ وہ نماز کے واجب ہونے کا منکر ہو؛ یا اس کی فرضیت کا انکار کرتا ہو۔ جو کوئی اس کے وجوب کا قائل نہیں وہ تمام علماء کے نزدیک کفرا کبر کا مرتکب ہے۔چاہے وہ نماز باجماعت ہی ادا کیوں نہ کرتا ہو۔اس لیے کہ جب اس نے نماز کے واجب ہونے کا انکار کیا تو وہ اس وقت کافر ہوگیا۔

اسی طرح جو شخص زکواۃ کے واجب ہونے کا انکار کرے' یا رمضان کے روزے واجب ہونے کا اور جو کوئی استطاعت کے باوجود حج کے وجوب کا منکر ہو وہ بھی تمام علماء کے نزدیک کافر ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عافیت میں رکھے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کہے: زنا حلال ہے' یا شراب حلال ہے؛ قوم لوط کا عمل حلال ہے؛ اور والدین کی نافرمانی اور سود کو حلال سمجھتا ہے؛ تو ایسا شخص بھی باجماع امت کافر ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے ہیں کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا۔لیکن جو ان باتوں کے حکم سے ناواقف ہوتو اس کو آگاہ کرنا واجب ہے۔اگر پھر بھی وہ وجوب کا انکاری رہا تو وہ کفرا کبر کا مرتکب ہوگا۔

والله ولی التوفيق ، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم۔

❀❀❀

(1)[سنن ترمذی]

نماز میں سستی کرنے والوں کیلئے تحذیر ❶

سوال: نماز میں سستی کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز اسلام کا عظیم الشان رکن ہے۔ رمضان میں اس کی عظمت اور بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے کہ شہادتین کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رکن نماز ہے اور یہی اسلام کا ستون ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اس نے اپنا دین بچا لیا اور جس نے اس کو ضائع کر دیا اس نے اپنا باقی دین بھی ضائع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿حَافِظُواْ عَلَى الصَّلَوَاتِ والصَّلاَةِ الْوُسْطَى وَقُومُواْ لِلّهِ قَانِتِينَ﴾ [البقرہ: 238]

''نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے باادب کھڑے رہا کرو۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ وَارْكَعُواْ مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ [البقرہ 43]

''اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البینہ: 5]

''انہیں اسکے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کو خالص رکھیں ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں یہی صحیح اور درست دین ہے۔''

اور فرمایا:

﴿اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ﴾ [العنکبوت: 45]

''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیئے اور نماز قائم کیجیے یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔''

ان کے علاوہ نماز کی عظمت اور اس کی طرف رغبت دلانے کے بارے میں بہت سی آیات وارد ہوئی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((رأس الأمر الاسلام۔وعموده الصلاة وذروة سنامه الجهاد فی سبيل الله .))❷

(❶) ریڈیو پروگرام ''نور علی الدرب'' سے لیا گیا ہے، [مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ شیخ عبدالعزیز بن باز؛ ج10 ص246]

(❷)[ترمذی ، باب الایمان حدیث نمبر 2541 ، مسند احمدج 5/حدیث نمبر 231]

''اس دین کی جڑ اسلام ہے، نماز اس کا ستون ہے' اور اسکی ریڑھ کی ہڈی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

((بنى الاسلام على الخمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله ، وأقام الصلاة وإيتاء الزكاة وصوم رمضان، وحج البيت .))❶

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔''

دوسری جگہ فرمایا:

((العهد الذى بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر .))❷

''ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد صرف نماز کا ہے۔جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

اور فرمایا:((بين الرجل و بين الشرك والكفر ترك الصلاة .))❹

''مسلمان اور کفر وشرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔''

نماز کی اہمیت پر بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں' جو کہ تمام بے نمازی کے کافر ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ چاہے وہ نماز کے وجوب کا منکر نہ ہو۔ان دلائل سے یہی واضح ہوتا ہے کہ یہی قول صحیح ہے۔

لیکن اگر وہ نماز کے فرض ہونے کا منکر ہو تو اہل علم کے اجماع کے مطابق کافر ہوگا۔ چاہے وہ نماز پڑھتا ہی کیوں نہ ہو۔کیونکہ یہ انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو جھٹلا رہا ہے۔اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس کے روزے، اس کا حج اور ان کے علاوہ اس کی کوئی بھی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ کفر اکبر تمام اعمال کو برباد کر دیتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾[المائدہ: 5]

''منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور آخرت میں ہارنے والوں میں سے ہیں۔''

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾[الانعام: 88]

''اور اگر یہ حضرات بھی شرک کرتے تو ان کے سب اعمال اکارت ہو جاتے۔''

اس معنی میں بہت سے آیات وارد ہوئی ہیں۔

(❶)[صحیح بخاری حدیث نمبر 8]

(❷)[احمد ج 5/حدیث نمبر 346، ترمذی حدیث نمبر 2545، نسائی 459، ابن ماجه 1079 ، البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا۔دیکھیے صحیح الجامع]

(❸)[صحیح مسلم حدیث نمبر 86، احمدج 3/حدیث نمبر389]

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کریں۔ اور اسی بات کی نصیحت دوسروں کو بھی کریں اور جو کوئی نمازوں کو چھوڑتا ہو یا اس میں سستی کرتا ہو اسے اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ مردوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں کیونکہ رسول ﷺ نے فرمایا:

((من سمع النداء فلم يأتی فلا صلاة له الا من عذر .))❶

''جو شخص اذان سن کر کسی عذر کے بغیر (نماز کے لیے مسجد میں) نہیں آتا اس کی کوئی نماز نہیں۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ عذر کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ''خوف یا مرض۔''

صحیح مسلم میں روایت ہے:

((عن أبی هريره رضی اللہ عنہ ان رجل أعمی أتی النبی ﷺ فقال ليس لی قائد يقودنی اِلی المسجد فهل لی من رخصه فأصلی فی بيتی؟فقال له ﷺ :هل تسمع النداء للصلاه؟قال: نعم۔قال: فأجب .))❷

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! مجھے مسجد لے جانے والا کوئی نہیں، تو کیا میرے لیے گنجائش ہے کہ میں گھر میں نماز پڑھ لوں؟ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ جواب میں کہا: ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کا جواب دو (یعنی تمہارے لیے مسجد میں آکر نماز پڑھنا واجب ہے)۔''

یہ عظیم الشان حدیث مردوں کے لیے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی عظمت اور اس کی حفاظت کرنے کے وجوب اور اس میں کاہلی نہ برتنے پر دلالت کرتی ہے۔ آج بہت سے لوگ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں اور یہ بہت بڑا خطرناک گناہ اور منافقوں کی نشانی ہے۔

واجب یہ ہے کہ نماز فجر میں سستی برتنے سے اجتناب کیا جائے' اور اس نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا جائے۔ مردوں کو چاہیے کہ وہ باجماعت نماز مسجد میں ادا کریں۔ جیسا کہ باقی نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾[النساء: 142]

''بے شک منافق اللہ سے چال بازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور یاد الٰہی تو یونہی برائے نام سی کرتے ہیں۔''

(❶) [ابو داود حدیث نمبر 560، صحیح الجامع حدیث نمبر 6300]
(❷) [صحیح مسلم حدیث نمبر 653]

نبی ﷺ نے فرمایا:

((أثقل الصلاة علی المنافقین صلاة العشاء وصلاة الفجر۔ و لو یعلمون ما فیھما لأتوھما ولو حبواً .))❶

”منافقوں پر جو نمازیں سب سے بھاری ہیں وہ عشاء کی اور فجر کی نماز ہے اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا ہے تو وہ ضرور حاضر ہوتے خواہ انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔“

امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے کہ:”نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ کے درمیان نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((من حافظ علیھا کانت لہ نوراً و برھاناً ونجاةً یوم القیامة ومن لم یحافظ علیھا لم تکن لہ نوراً ولا برھاناً ولا نجاةً ،وحشر یوم القیامة مع فرعون وھامان وقارون وابی بن خلف .))❷

”جس نے نماز کی حفاظت کی تو نماز قیامت کے دن اس کے لیے نور، برہان اور نجات کا سبب ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہیں کی تو قیامت کے دن اس کے لیے نہ نور و برہان ہوگی اور نہ ہی نجات کا سبب ہوگی بلکہ وہ فرعون ، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔“

جو نمازوں کی حفاظت نہیں کرتے، اس حدیث میں ان کے لیے بہت بڑی وعید ہے۔

اس حدیث کی شرح میں بعض علماء نے بیان کیا کہ نماز کو ضائع کرے والا فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ جس نے نماز کو ریاست ، امارت اور بادشاہت کی خاطر چھوڑا، اس نے فرعون کی مشابہت کی اور قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور جس نے نماز کو نوکری اور وزارت کی خاطر چھوڑا اس نے فرعون کے وزیر ہامان کی مشابہت کی اور وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس کو اس کی نوکری کوئی نفع نہ دے گی اور نہ ہی آگ سے نجات دلائے گی۔ اور جس نے نماز کو مال کی محبت اور خواہشات کی وجہ سے چھوڑا اس نے قارون کی مشابہت کی جو کہ بنی اسرائیل کا تاجر تھا۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ﴾[القصص: 76]

”قارون تھا تو قوم موسی سے، لیکن ان پر ظلم کرنے لگا تھا۔“

قارون نے اپنے مال اور خواہشات کی محبت کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کی پیروی سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ اور وہ قیامت کے دن تک ایسے ہی زمین میں دھنستا چلا جائے گا؛ اور اس عذاب کے ساتھ ساتھ وہ قیامت کے دن آگ کا عذاب بھی بھگتے گا۔

(❶)[صحیح بخاری وصحیح مسلم]

(❷)[مسند الامام ابی احمدج 2/حدیث نمبر169]

اور جس نے نماز کو تجارت، خرید و فروخت؛ حساب و کتاب کی وجہ سے ضائع کیا؛ اور وہ اسی سوچ میں رہا کہ فلاں پر کتنا قرض ہے، اور فلاں پر کتنا قرض ہے، یہاں تک کہ نماز ضائع ہوگئی؛ اس نے ابی بن خلف تاجر مکہ کی مشابہت اختیار کی؛ اور قیامت کے دن آگ میں اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ ابی بن خلف مکہ کا تاجر تھا اسے نبی ﷺ نے احد کے دن اپنے مبارک ہاتھوں سے حالت کفر میں قتل کیا ❶۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عظیم وعید تارکِ نماز کے کفر پر دلالت کرتی ہے، چاہے وہ اس کا منکر نہ ہو۔ ہم اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دشمنوں کی مشابہت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔

***

❶۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بروز قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب پانے والا وہ ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو، یا اسے کسی نبی نے قتل کیا ہو"۔ أخرجه أحمد ١/ ٤٠٧۔ وصححه الألباني في السلسلة الصحيحة (٢٨١١)۔

(5)

ایک مزعومہ ٹکٹ بنام

یک طرفہ سفر

یا

خوشگوار سفر

رد:

☆ فضیلۃ الشیخ علامہ محمد بن صالح **العثیمین** رحمۃ اللہ علیہ

دین کے نام پر پھیلائے گئے ایک نام نہاد ٹکٹ کی تصویر یک طرفہ سفر

شناختی کارڈ:

1)نام:ابن آدم(انسان) 2)جنسیت:مٹی کا بنا ہوا۔ 3)پتا: زمین

سفر کے بیانات:

1)روانگی: دنیاوی زندگی سے 2)پہنچنے کا مقام: قبر سے آخرت کی طرف

3)حاضری کا وقت: ﴿وجاء ت سكرة الموت بالحق ذلك ما كنت منه تحيد﴾

''ہر مقررہ وعدے کی ایک کتاب (وقت مقرر) ہے۔''

4)سفر کا وقت: ﴿وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾

''نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔''

جو سامان لے جانے کی اجازت ہے:

1) 2 میٹر سفید کپڑا 2)نیک اور بد اعمال

(اسکے علاوہ سفر میں کوئی سامان ساتھ لیجانے کی اجازت نہیں۔)

پہنچنے کے بعد مسافر کے لیے کیا بھیجا جا سکتا ہے؟

1)صدقہ جاریہ(اس کے لیے کوچ کرنے سے پہلے اپنے وجود کو غنیمت سمجھیں)۔

2)نیک اولاد کی دعا(جن سے اچھی دعا کی امید ہے' ان کی تربیت اچھی کیجیے)۔

3)نفع بخش علم۔

نوٹ: جو درج ذیل شروط پر عمل نہیں کرے گا اس کا سفر بہت سخت اور خوفناک ہوگا:

1)کتاب اللہ وسنت رسول میں جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے ان کی اطاعت اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے ان سے رکنا۔

2)موت کا کثرت سے ذکر کرنا۔ 3)والدین کی فرمانبرداری اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔

4)اطاعت کے مہینوں میں کثرت سے نیکیاں کمانا۔جیسے روزے رکھنا، نوافل کی ادائیگی کرنا، کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور سنتوں پر عمل کرنا اور حلال روزی کمانا۔

5)امیدیں کم کرنا۔ 6)کھانا اور پینا حلال کا ہونا چاہیے۔

مزید تفصیلات کے لیے اللہ کے کلام اور نبی ﷺ کی سنت کو فون کریں۔

نوٹ: مزید معلومات کے لیے اس (فری) نمبر پر رابطہ کیجیے: 43442۔ پہلے سے بکنگ کی کوئی ضرورت نہیں۔

سوال:

فضلیۃ الشیخ !اس ٹکٹ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟(❶)

یک طرفہ سفر

شناختی کارڈ:

1) نام: ابن آدم (انسان) 2) جنسیت: مٹی کا بنا ہوا

3) ایڈریس: زمین 4) اڑان بھرنے کی جگہ: دنیا کی زندگی۔

5) پہنچنے کا مقام: دارِ آخرت۔ 6): سفر کا وقت:

﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَداً وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾

''کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔''

7) حاضری کا وقت: ﴿لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ﴾

''ہر مقررہ وعدے کی ایک کتاب (وقت مقرر ہے) ہے۔''

4 جو سامان لے جانے کی اجازت ہے:

1) 2 میٹر سفید کپڑا 2) نیک اعمال۔

3) نیک اولاد کی دعا 4) نفع بخش علم

ان کے علاوہ کوئی بھی چیز لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

خوشگوار سفر کی شرائط:

مسافر حضرات سے گزارش ہیکہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ میں وارد ہونے والی تعلیمات کو بجائے لائیں' مثال کے طور پر:

1) اللہ تعالیٰ کی محبت واطاعت اور اس کی خشیت۔

2) موت کا کثرت سے ذکر کرنا۔

3) اس بات کو یاد رکھنا کہ آخرت میں ہمارا ٹھکانہ یا تو جہنم ہوگا یا جنت۔

4) اس سفر کے لیے کھانا پینا اور لباس حلال کا ہونا چاہیے۔

مزید تفصیلات کے لیے اللہ کے کلام اور نبی ﷺ کی سنت کو فون کریں۔

نوٹ: مزید معلومات کے لیے اس (فری) نمبر پر رابطہ کیجیے: 43442۔ پہلے سے بکنگ کی کوئی ضرورت نہیں۔

(❶)[فتاوی العقیدہ از محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ ص 640-641-642]

جواب:

[آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں]:

میرے خیال میں تو لوگوں میں پھیلائے جانے والے اس ورق میں؛ جو کہ مختلف انداز سے ایک زمانے سے لوگوں میں پھیلایا جا رہا ہے؛ ان میں سے ایک طریقہ کار یہ بھی ہے جو کہ میرے سامنے موجود ہے۔ اس ورق میں سفر آخرت کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ جیسا کہ استہزا کے طور پر اس کے آخر میں فون نمبر دیا گیا ہے جو کہ پانچ نمازوں کی طرف اشارہ کرتا ہے 43442 یعنی دو رکعات فجر کی، چار ظہر کی، چار عصر کی، تین مغرب کی اور چار عشاء کی۔

ارکان اسلام میں شہادتین کے بعد عظیم الشان رکن نماز ہے، جسے اس ٹکٹ کے بنانے والے نے فون نمبر کے طور پر بنا کر پھیلایا ہے اور پھر سفر کے وقت کے بارے میں اس نے یہ آیت لکھی:

﴿وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَداً وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِأَیِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾[لقمان:34]

''کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔''

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس آیت کریمہ میں سفر کے وقت کی تحدید کہاں کی گئی ہے؟

اور حاضری کے وقت کے بارے میں اس نے یہ آیت پیش کی:

﴿لِکُلِّ أَجَلٍ کِتَابٌ﴾ [الرعد:38]

''ہر مقررہ وعدے کی ایک کتاب (وقت مقرر) ہے۔''

اس آیت میں حاضری کا وقت کہاں مقرر کیا گیا ہے؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس کے ہر جملے میں کہیں نہ کہیں جھوٹ کی ملاوٹ ہے۔ جیسا کہ اس نے ساتھ لے جانے والے سامان کا ذکر کرتے ہوئے علم اور نیک اولاد کا ذکر کیا ہے۔ انسان ان دونوں چیزوں کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ بلکہ یہ تو بعد میں پہنچنے والا سامان ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ اس طرح کے ٹکٹ ضائع کر دیے جائیں اور انہیں لوگوں کے درمیان نہ پھیلایا جائے؛ بلکہ ان کی بجائے قرآن وسنت پر مشتمل نصیحتوں کو پھیلایا جائے۔ کیونکہ خود گھڑی ہوئی نصیحتوں میں استہزا اور قرآن وحدیث سے مذاق شامل ہوسکتا ہے جبکہ قرآن وسنت ایسی سب باتوں سے پاک ہے۔

میں اس موقع پر یہ بات بتانا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ دور حاضر میں کچھ لوگ ضعیف وموضوع احادیث لوگوں میں پھیلا رہے ہیں۔ اور بعض لوگ جھوٹے خواب بیان کرتے پھرتے ہیں؛ جو کہ سراسر جھوٹ میں ہیں ان میں ذرا بھر بھی حقانیت اور سچائی نہیں۔ اور کچھ ایسے احکام لوگوں کے لیے بیان کیے جا رہے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں کو اس کے بارے میں خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی انسان بھلائی کا کام کرنا چاہتا ہے وہ سعودی عرب میں قائم ادارے ریاسۃ العامہ و دعوۃ والارشاد والوں سے رابطہ کرے۔ جو کوئی دین کے لیے مال خرچ کرنا چاہتا ہے وہ بھی اسی ادارے کو دے دے۔ کیونکہ وہ اس مال کو جمع کر کے فائدہ مند کتابیں چھپواتے ہیں جن سے اس ملک میں بھی اور بیرون

ملک بھی مسلمان فائدہ اٹھاتے ہیں۔

رہ گئے یہ پمفلٹس جن کی کوئی اصل بنیاد ہی نہیں ہے' یہ یا تو من گھڑت جھوٹی باتیں ہیں یا پھر موضوع اور ضعیف روایات۔ یا پھر کوئی ایسا حکم ہے جس کی بذات خود کوئی حقیقت نہیں ہے' بلکہ اس کے الفاظ و کلمات پر بہت سے ملاحظات ہیں۔

بیشک مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ ایسی چیزیں لوگوں میں پھیلائی جائیں۔ جو چیز صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے' اس میں مسلمانوں کے لیے کفایت ہے۔

و صلى الله و سلم على نبينا محمد و آله و صحبه اجمعين۔

[نوٹ]:

فضیلۃ الشیخ نے ایک اور جگہ دوسرے پمفلٹ ''خوش گوار سفر'' پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ: (1)

''جو پمفلٹ خوش گوار سفر کے نام سے چھپا ہے اور جو ہوائی جہاز کے ٹکٹ کی شکل میں ہے۔اور بعض نسخے عام اوراق پر لکھے گئے ہیں جس کی عبارات میں کئی غلطیاں ہیں۔ان میں دعوت الی اللہ نام کی کوئی چیز نہیں۔ یہاں تک کہ میں نے اس کا ایک ایڈیشن ایسا بھی دیکھا ہے جس میں ایک بڑے جہاز کی تصویر بنائی گئی ہے جسے جمبو جہاز کہا جاتا ہے۔اس میں ایسے کلمات لکھے گئے ہیں اور دعوت الی اللہ کا وہ طریقہ اپنایا گیا ہے جو دعوت الرسول ﷺ کے بالکل خلاف ہے۔

میں ان لوگوں سے درخواست کرتا ہوں جنہیں اس قسم کے پمفلٹ ملیں انہیں چاہیے کہ انہیں جلا کر ختم کر دیں؛ اور اسے لوگوں کے مابین تقسیم نہ کریں۔ کیونکہ اس میں اندیشہ ہے کہ ایمان کی سلامتی کی نسبت گناہ کے زیادہ قریب ہے ۔کیونکہ اس میں سفر کی روانگی اور دوسرے بیانات کا مرجع کتاب اللہ کو بنایا گیا ہے۔اللہ کی کتاب اس بات سے بلند وبالا اور عظیم تر ہے کہ اسے ٹکٹ دینے پر ملازم مقرر کیا جائے۔ کتاب اللہ جیسی عظیم الشان کتاب کا درجہ سب سے بلند ہے۔اور وہ ان سب باتوں سے پاک ہے۔

برادران اسلام!

اس پمفلٹ کی عبارات؛ جن میں اس کے ناشرین کمی بیشی کرتے رہتے ہیں' کئی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں' اور کئی شامل کر رہے ہیں؛ کوغور سے پڑھنے والا خود بخود جان سکتا ہے کہ یہ پمفلٹ نشر نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ انسان کو چاہیے کہ اللہ کے بندوں کو کتاب وسنت کی طرف دعوت دے۔

میں نے بعض ثقہ لوگوں سے سنا ہے کہ بعض لوگوں نے اسے ایک ٹھٹھہ بنالیا ہے۔بطور مذاق اس ٹکٹ کے بارے

(1)[الضياء اللامع من الخطب الجوامع ج 6/ ص 269,270,271]

میں پوچھتے ہیں کہ کیا تمہیں فری ٹکٹ چاہیے؟۔اگر جواب دینے والا ہاں کر دے تو بطور مذاق وہ اسے یہ ٹکٹ تھما دیتے ہیں۔میرا خیال ہے کہ بعض لوگ اس ٹکٹ کا ساتھ دیتے ہوئے یہ دلیل پیش کریں گے کہ کیا نیک اعمال انسان کے لیے زادسفر نہیں ہوتے؟ میں انہیں یہ جواب دیتا ہوں کہ کیوں نہیں! اللہ کی قسم نیک اعمال ہی اصل زادراہ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وتزودوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ﴾[البقرہ :196]

''اورزادراہ اختیار کرو' بیشک سب سے بہتر توشہ اللہ تعالی کا ڈر ہے۔''

بعض لوگ یہ دلیل پیش کریں گے کہ اگر بعض لوگ اسے استہزا کے طور پر لیتے ہیں تو یہ لوگوں کی غلطی ہے۔اس پمفلٹ کا مذاق اڑانے سے اس کا بطلان ظاہر نہیں ہوتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی بات بالکل درست ہے۔بعض لوگوں کا اللہ کے دین کا مذاق اڑانا اسے باطل نہیں کرتا۔کتنے ہی ایسی لوگ ہیں جنہوں نے قرآن کریم کا مذاق اڑایا؛ سنت نبوی سے استہزا کیا۔ان کے استہزا کرنے سے قرآن و حدیث باطل نہیں ہوتے۔لیکن دعوت کا جو طریقہ آپ نے اپنایا ہے ایسا طریقہ نبی ﷺ نے کبھی نہیں اپنایا تھا؛اور نہ ہی شریعت دعوت کے اس طریقے کو صحیح قرار دیتی ہے لہذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں: ''کیا مرنے کے بعد انسان آخرت کا مسافر نہیں ہوتا؟

ہمارا جواب ہے کہ کیوں نہیں! بے شک انسان مسافر ہے اور ہر مسافر کو زادراہ کی ضرورت ہوتی ہے۔اور آخرت کا زادراہ تقوی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے علم پر مبنی ہے۔ان تمام چیزوں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بے نیاز کر دیتا ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ [آل عمران :85]

''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور روزِ قیامت تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاو گے،پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہو گیا،اور دنیوی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔''

برادران اسلام ! ہمیشہ خیال رکھیں کہ آپ کی دعوت کا طریقہ نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہونا چاہیے نہ کہ ایسا کہ لوگ اسے دین کا مذاق بنالیں۔میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو دین حق کی دعوت دینے والا بنائے۔

إنه جواد كريم، و صلى الله و سلم على نبينا محمد و آله و صحبه أجمعين۔

(6)

ایک جھوٹی خبر

﴿بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ﴾

’’بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا‘‘۔

رد:

☆ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

☆ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

☆☆☆

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ (1) شیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله واصحابه۔

اما بعد:

میں لوگوں میں کثرت سے پھیلائے جانے والے پمفلٹ سے آگاہ کیا گیا جس کے لکھنے والے نے اسے اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک سے شروع کیا:

﴿بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ﴾[الزمر:66]

''بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔''

اس کے بعد مختلف آیات کا ذکر کرنے کے بعد اس نے کہا کہ:

''ان آیات کو ایک دوسرے میں تقسیم کرنے کا اہتمام کرو تاکہ تم بھلائی مال اور کامیابی حاصل کر سکو۔ نیز اس نے کہا کہ پوری دنیا میں اس پمفلٹ کو پھیلایا گیا۔ جس نے بھی اس کو اہمیت دی اس نے بہت بڑا فائدہ اٹھایا اور جس نے اس کو نظر انداز کیا اسے مختلف قسم کے نقصان پہنچے۔ ان آیات کی برکت سے چار دنوں کے بعد نقصان اور مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اور ہر قسم کی بھلائیاں قدم چومتی ہیں۔

اس خبر کے صحیح ہونے کی کوئی حقیقت نہیں؛ بلکہ یہ کذب وافترا اور جہالت پر مبنی قول ہے؛ اور ساتھ ہی یہ اعتقاد رکھنا کہ:

''اس پمفلٹ کی برکت سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اور بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اس کو اہمیت دینے والا بہت بڑے فائدہ سے نوازا جاتا ہے اور اسے نظر انداز کرنے والے کو نقصان پہنچتا ہے۔''

یہ ایک باطل عقیدہ ہے؛ جو عقیدہ توحید میں دڑاریں ڈال دیتا ہے؛ اور اس پمفلٹ پر توکل اور اللہ تعالیٰ سے دوری کی دعوت دیتا ہے۔

اس لیے میں نے مسلمانوں کو اس سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ میں انہیں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ایسے پمفلٹ کو جہاں بھی پائیں جلا ڈالیں؛ اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس کے باطل ہونے کی خبر دیں؛ کیونکہ اس میں ایسا عقیدہ بیان کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے بالکل مخالف ہے اور عقیدہ توحید میں خلل ڈالتا ہے۔ یہ فاسد عقیدہ ہے؛ جس کے درست ہونے کی کوئی بنیاد ہی نہیں؛ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ پر گھڑا ہوا جھوٹ اور باطل دعوی ہے۔ یہ اسی وصیت نامہ کی طرح جو کہ خادم حرم نبوی کی طرف منسوب شدہ ہے جس کے بطلان پر ہم پہلے ہی متنبہ کر چکے ہیں۔ وہ بھی ایک جھوٹ ہے جس کی کوئی صحیح

(1)[مجلة البحوث الاسلاميه ، نمبر 5صفحه نمبر 254,255]مزيد ديكهيے :[مجموع فتاوى ومقالات متنوعه ج 6/ص136,137 اور ج 26/ ص360]

سچی بنیاد ہی نہیں ہے۔اور نہ ہی اس قسم کے دعووں میں کوئی حقانیت ہے۔ بلکہ یہ دونوں پمفلٹ سب سے بڑے جھوٹ اور باطل ہیں۔تمام مسلمانوں پر واجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کرتے ہوئے اس سے بچتے رہیں اور مسلمان بھائیوں کو بھی اس سے آگاہ کریں۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾[المائدہ:2]

''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ وظلم اور زیادتی میں مدد نہ کرو۔''

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾

[توبہ:71]

''مومن مرد وعورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں،وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔''

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دونوں پمفلٹ ایسی برائی ہیں جس کا انکار کرنا واجب ہے۔اور حکمرانوں پر بھی واجب ہے کہ ایسے لوگوں کو ڈھونڈ کر انہیں عوام الناس کے سامنے سزائیں دیں تا کہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ اور اس پر ثابت قدمی عطا فرمائے، دین کی مخالفت کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دینے کی توفیق عطا فرمائے ،ہمیں گمراہ فتنوں اور شیطان کے وسوسوں سے بچائے اور دشمنانِ اسلام کو نیچا دکھانے اور ان کے مکر کو باطل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انه سميع قريب ، وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه ـ

جھوٹی خبر (❶)

ایک ٹیچر نے درج ذیل خبر جو کہ بعض مدارس میں پھیلائی جا رہی ہے' کی صحت کے بارے میں سوال کیا ہے؛ اس پمفلٹ کی عبارت یوں شروع ہوتی ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ﴾[الزمر : 66]

''بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔''

اور فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِيَ أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾[الاعراف:157]

''سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ لاَ تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾[یونس: 64]

''ان کے لیے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کچھ فرق ہوا نہیں کرتا۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ يُثَبِّتُ اللّهُ الَّذِيْنَ آمَنُواْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّهُ الظَّالِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّهُ مَا يَشَاءُ ﴾[ابراھیم :27]

''ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے۔ دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، ہاں نا انصاف لوگوں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے۔''

ان آیات کو آگے بھیجیں تا کہ آپ کو نفع؛ کامیابی اور بھلائی حاصل ہو سکے۔ ان آیات کو دنیا کے کسی بھی کونے میں ۹ دفعہ دوسروں تک بھیجنے سے چار دن کے بعد بہت بڑا افائدہ حاصل ہو گا۔ یہ بات کوئی مذاق یا جھوٹ نہیں ہے چار دن بعد

(❶) [مجموع فتاوی ومقالات متنوعه سماحة الشيخ عبدالعزيز بن باز رحمہ اللہ ج 4/ص157]

نتیجہ خود بخود سامنے آجائے گا۔

آپ بھی اس پمفلٹ کی کاپیاں کر کے آگے بھیجیں۔اس سے پہلے ایک شخص نے اس خبر کو لوگوں میں تقسیم کیا تو اس کو تجارت میں متوقع سے بڑھ ساٹ ہزار دینار فائدہ حاصل ہوا۔اور ایک ڈاکٹر نے اسے جھوٹ سمجھا تو گاڑی کے حادثے میں اس کا جسم چور چور ہو گیا اور وہ لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بن گیا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اس پیغام کو جھوٹا سمجھ کر اسے آگے پھیلانے میں سستی کا مظاہرہ کیا تھا۔

ایک اور ٹھیکیدار کے ہاتھوں بھی یہ پمفلٹ پہنچا' مگر اس نے اسے جھوٹا سمجھا تو اس کا بڑا بیٹا ایک ٹریفک حادثے میں مر گیا؛ یہ واقعہ ایک برادر عرب ملک میں پیش آیا۔اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس خبر کی 25 کاپیاں کروا کر لوگوں میں تقسیم کریں، چوتھے دن ہی آپ کو خوشخبری ملے گی۔ ہزاروں کا فائدہ حاصل ہوگا۔اور جو کوئی اس خبر کو نظر انداز کرے گا' اس کی جان اور مال کو خطرہ ہوگا۔اللہ ہمیں اور آپ کو اس خبر کے تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

رد:

جب میں نے اس پمفلٹ کا مطالعہ کیا تو اس پر بذیل رد لکھ رہا ہوں:

''یہ پمفلٹ جس کے لکھنے والے کے مطابق جو کوئی اسے لکھے گا' اسے ان گنت فوائد حاصل ہوں گے' اور جو کوئی اسے نظر انداز کرے گا' اس کی جان و مال کو خطرہ ہے۔ یہ خبر سوائے جھوٹ کے کچھ نہیں، اس کی کوئی بنیاد ہی نہیں؛ بلکہ یہ تو دروغ گو لوگوں کی افتراء پردازی اور دروغ گوئی ہے۔ ملک کے اندر یا باہر کہیں بھی اس کا تقسیم کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک برائی ہے' جس کا کرنے والا اپنے اس فعل پر گنہگار ہوگا اور جلد یا بدیر سزا کا مستحق ہے۔ کیونکہ یہ خبر بری بدعت ہے۔ اور بدعت کا انجام بہت ہی ذلت آمیز ہے' اور اس کا خطرہ بہت ہی بڑا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ خبر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّهِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾ [النحل :105]

''جھوٹ افتراء تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ کی آیات پر ایمان نہیں ہوتا یہی لوگ جھوٹے ہیں۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

((من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد))۔(❶)

''جو شخص ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کرے جو (اصل میں) اس میں (شامل) نہیں ہے، تو وہ مردود ہے (یعنی اسے رد کر دیا جائے)۔''

ایک اور حدیث میں فرمایا:''من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد۔''(❷)

(❶)[صحیح بخاری حدیث نمبر 2697، صحیح مسلم حدیث نمبر1718]
(❷)[صحیح مسلم حدیث نمبر 1718]

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کا حکم ہم نے نہیں دیا؛ تو وہ مردود ہے۔''

لہذا جس مسلمان کو بھی اس قسم کے پمفلٹ ملیں اسے چاہیے کہ اسے پھاڑ کر جلا دے اور اسے تلف کر دے؛ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کے بارے میں آگاہ کرے۔ ہم نے بھی اور دوسرے اہل ایمان نے بھی اس میں نرمی [نظر اندازی] کا مظاہرہ کیا تھا' مگر ہم نے اس میں کوئی خیر نہیں دیکھی۔ اسی طرح کا دوسرا پمفلٹ جو کہ خادم حرم نبوی کی طرف منسوب ہے اور ایک اور پمفلٹ جو بالکل ایسا ہی ہے لیکن وہ اس آیت:

﴿بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ﴾[الزمر : 66]

''بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔''

کے بجائے اس آیت سے شروع ہوتا ہے:

﴿ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا﴾[الملك:29]

''آپ کہہ دیجیے! کہ وہی رحمٰن ہے ہم تو اس پر ایمان لا چکے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔''

یہ سب پمفلٹ جھوٹے اور من گھڑت ہیں ان میں کوئی سچائی اور حقانیت نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان سے کوئی نفع ونقصان حاصل نہیں ہو سکتا البتہ اس کے گھڑنے والا اور لوگوں میں تقسیم کرنے والا گناہگار ہوگا کیونکہ یہ گناہ اور ظلم کے کام پر تعاون کرنے اور بدعت کو پھیلانے میں شامل ہے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لیے ہر شر سے پناہ مانگتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اس کے گھڑنے والے کیساتھ اللہ تعالیٰ اپنی ذات پر جھوٹ باندھنے اور اسے لوگوں میں عام کرنے؛ اور اس کے ساتھ لوگوں کو نفع ونقصان کے امور میں مشغول کرنے کی وجہ سے ویسا ہی معاملہ کرے جسکا وہ مستحق ہے۔[آمین]

ہم نے اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے بندوں کے لیے نصیحت کا حق ادا کرتے ہوئے آگاہ کر دیا۔

❀❀❀❀❀

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:(1)

یہ پمفلٹ جس کے گھڑنے اور عام کرنے والے نے اس میں قرآن مجید کی 3 آیات لکھی ہیں جن میں سے پہلی یہ ہے:

﴿بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ﴾[الزمر:66]

''بلکہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔''

اس کے آخر میں گھڑنے والے نے لکھا ہے کہ اس کے پھیلانے والے کو چار دن بعد بہت فائدہ حاصل ہوگا اور نظر انداز کرنے والے کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اس نے اس کے پچیس نسخے ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کرنے کی ترغیب دی ہے۔

(1)[الخطب المنبریہ فی المناسبات العصریہ ج 3/ص356,357]

اس پمفلٹ کا لکھنے والا سب سے بڑا کذاب اور دجال ہے جو کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی توہین کرتا ہے۔ اس نے آیات کریمہ کو جھوٹ اور خرافات کے ساتھ ملا کر پیش کیا ہے۔ اس نے یہ کہہ کر علم غیب کا دعویٰ کیا ہے کہ اس پمفلٹ کے 25 نسخے دوسروں تک پہنچانے والے کو چار دن میں یہ اور یہ بھلائی ملے گی اور ایسا نہ کرنے والے کو بہت بڑا نقصان پہنچے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ اور علم غیب جاننے کا دعویٰ ہے۔

اس لیے کہ لوگوں کو مستقبل میں خیر و شر اور ثواب و عقاب میں سے کیا کیا ملنے والا ہے یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور نیک اعمال پر ثواب و عقاب کی تحدید اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اور کتاب و سنت میں ان قرآنی آیات کے لکھنے اور تقسیم کرنے کا ثواب کہیں بھی ذکر نہیں ہوا اور نہ ہی تقسیم نہ کرنے والوں کے لئے سزا کا ذکر ہوا ہے یہ افترا کرنے والے کی افترا پردازی کے سوا کچھ نہیں۔ ایسے قصے کہانیوں کا مقصد لوگوں کو ان جھوٹی حکایات اور باطل خرافات میں مشغول کر کے انہیں حق سے دور کرنا اور ان کے دلوں میں باطل اور خرافات پر مبنی عقائد کا بیج بونا ہے تا کہ صحیح عقیدہ پر وار کیا جا سکے۔

الحمد للہ کہ اس قسم کے جھوٹے لوگ اس ملک (سعودی عرب) میں صراحتاً اور بالمشافہ لوگوں کو باطل کی طرف دعوت نہیں دے سکتے؛ اس لیے انہوں نے یہ خفیہ طریقے اختیار کیے جن کی طرف جاہل لوگوں کے ذہن متوجہ نہیں ہوتے؛ یہی ایسے لوگ ہیں جنہیں جھوٹے وعدہ دھوکہ میں مبتلا کرتے ہیں' اور وہ ان اکاذیب اور خرافات پر بھروسہ کرنے لگتے ہیں۔ خاص طور پر جب وہ ان جھوٹے پمفلٹس میں قرآنی آیات لکھ کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ یہ بالکل ان کاہنوں کی طرح ہیں جو ایک سچ کیساتھ سو جھوٹی باتیں بولتے ہیں؛ تا کہ لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کر سکیں۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو؛ اور دروغ گوئی کرنے والوں سے اور ان کے پھندوں سے آگاہ رہو۔ ایسے پمفلٹس کو جلا دو اور حکام بالا کو ان بارے میں خبر دو۔

خبردار!! کبھی بھی ان کے دھوکے میں مت آنا نہ ہی ان کے پمفلٹس تقسیم کرنے میں حصہ لینا اور جو کوئی ان کے پمفلٹ تقسیم کر چکا ہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے توبہ کرے اور آئندہ کے لیے ایسا کام نہ کرے۔

بعض نوجوان جو خیر کو پسند کرتے ہیں؛ لیکن احکام شریعت سے ناواقف ہوتے ہیں' جو کہ بعض اوقات ایسے وعظ؛ یا احادیث یا فتاوی کتابوں سے نقل کر کے چھاپ دیتے ہیں جن میں کوئی غلطی ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو انہوں نے چھاپا ہو وہ ضعیف غلط یا غیر مدون ہو؛ یا کوئی ایسا خاص فتوی ہو جس کا نشر کرنا نامناسب ہو۔

ایسے نوجوان حضرات نیک نیتی سے ایسے اشتہار مسجدوں مدرسوں اور مختلف اداروں کی دیواروں پر لگا دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے باطل اور غلط باتوں کی اشاعت اور عوام کے درمیان دین کے بارے میں مختلف سوچیں اور تشویش پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نوجوانوں کو اس سے آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حق بات کی اتباع کی توفیق دے۔

یہ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ سعودی عرب میں الرئاسة العامة لادارة البحوث العلمية والافتاء کے نام سے ایک

مرکزی دینی ذمہ دار ادارہ ہے۔مملکت میں دین سی متعلق جو کچھ بھی اشاعت پذیر ہوتا ہے اس ادارہ کی موافقت سے ہوتا ہے ۔جو فتوے،رسائل یا کتابیں اس ادارہ سے منظور شدہ نہیں اس کا چھاپنا اور پھیلانا جائز نہیں ہے ۔یہ ادارہ اپنی ذمہ داریاں بڑی خوش اسلوبی سے نبھا رہا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس ادارے کے قائم کرنے والوں کو حق کی اشاعت کرنے اور اہل باطل کا سر قلم کرنے کی توفیق عطا فرما۔[آمین]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾[المائدۃ:2]

’’نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ،ظلم اور زیادتی میں مدد نہ کرو‘‘۔

وباللہ التوفیق، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

☆☆☆

(7)

چار آیات پر مشتمل جھوٹی خبر

رد:

☆فتوي اللجنة الدائمة للبحوث العلميه والافتاء

☆☆☆

ایک فیکس کے جواب میں **اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء** کا فتویٰ

سوال:

مجھے مدینہ منورہ میں ایک نامعلوم شخص کا فیکس کے ذریعہ پیغام ملا- جو کہ اس استفتاء کیساتھ ملحق ہے- جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں یہ پمفلٹ قرآن مجید کی چار آیات پر مشتمل ہے جو کہ بطور مقدمہ کے درج ہیں۔ان آیات کا ذکر کرنے کے بعد اس کے کاتب نے ان لوگوں کے لیے کئی ایک فوائد اور خصوصیات ذکر کی ہیں جو چار دنوں کے اندر اس لکھے اور تقسیم کرے؛ ایسے افراد کے لیے بہت زیادہ ثواب کا ذکر کیا ہے؛ اور ایسی کئی مثالیں بیان کی ہیں۔اور پھر اسے نظر انداز کرنے والوں کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی بھی کئی مثالیں ذکر کی ہیں۔

جناب شیخ محترم ! میرا یہ ایمان ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت کی جائے اور ہر حال میں اس پر عمل کیا جائے۔لیکن جو چیز میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے وہ یہ کہ: اس پیغام کے لکھنے والے کا انوکھا طریقہ ہے جس میں اس نے بہت سے فائدوں کا وعدہ کیا اور نظر انداز کرنے والے کے لیے شدید نقصان کا خدشہ ظاہر کیا۔جبکہ میں جانتا ہوں کہ خیر و شر صرف اللہ وحدہ لاشریک کے ہاتھ میں ہے اور جو کچھ قسمت میں لکھا ہے وہ ہمیں پہنچ کر رہے گا۔

عزت مآب ! کئی سال لوگوں نے ایسا ہی ایک پمفلٹ پھیلانا شروع کیا تھا' جو کہ مسجد نبوی کے دربان شیخ احمد کی طرف منسوب تھا۔تو آپ نے اخبارات میں اس رسالہ کی حقیقت اور اس کا حکم لوگوں کے سامنے واضح کیا تھا۔اس لیئے میں آپ کی خدمت میں یہ رسالہ بھی بھیج رہا ہوں تا کہ آپ اس کی حقیقت سے بھی لوگوں کو آگاہ کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔[آمین]

جواب:

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على رسوله وآله وصحبه۔أما بعد:

قرآن کریم کی آیات مبارکہ کی تلاوت یا کتابت پر دنیا و آخرت میں ثواب وعقاب کی تحدید و تعین کرنا ان امور میں سے ہے' جس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔اس لیے کہ یہ ان غیبی امور میں سے ہے جن کے علم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے خاص کیا ہوا ہے۔کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وحی کی روشنی میں اس کی وضاحت کیے بغیر اپنی طرف سے اس میں رائے قائم کرے۔قرآن و حدیث میں خاص طور پر ان مذکورہ آیات کو لکھنے اور تقسیم کرنے اور اسے لوگوں میں عام کرنے کی نہ تو رغبت دلائی گئی ہے اور نہ ہی انہیں لکھنے اور تقسیم کرنے اور دوسروں کی طرف بھیجنے والوں کے لیے دنیاوی یا اخروی ثواب وعقاب کی کوئی تعین فرمائی ہے۔اور نہ ہی ان کے نہ لکھنے

والوں کے لیے [کسی سزا] موت، حادثہ، فقر وفاقہ یا کسی آفت کا کوئی ذکر ہے۔

اس لیے جو ان آیات کو لکھنے اور تقسیم کرنے کی جزا متعین کرے؛ اور اس کے لیے اپنی طرف سے کوئی وقت متعین کرے؛ وہ یقیناً علم غیب میں دخل اندازی اور اللہ تعالیٰ پر ناحق بات کرے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسی بات سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَـٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ [اسراء: 33]

''جس بات کی تمہیں خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ و کیونکہ کان آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾

[الاعراف:33]

''کہ دیجئے میرے رب نے حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ اور پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس کو تم نہیں جانتے۔''

اس سے ثابت ہو گیا کہ ایسے پمفلٹس کی طرف دعوت دینا اور ان پر ثواب وعقاب کی مقرر کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کرنے والا اپنے اس فعل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی سزا کا مستحق ہے۔ اور حکام بالا کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اسے دین میں بدعات داخل کرنے سے روکنے کے لیے سزا دیں تا کہ وہ اپنے ان کاموں سے باز آ جائے [1]۔ اور اس سے دوسروں کو بھی عبرت حاصل ہو۔

وباللہ التوفیق، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

([1]) [فتاوی اللجنة الدائمه للبحوث العلمیه والافتافتوی نمبر5730ء ج 3/ص 121,122]

(8)

نبی ﷺ کی طرف منسوب حدیث

اے علی! 5 چیزوں کو پورا کیے بغیر نہ سونا............

رد:

☆ سماحۃ الشیخ العلامۃ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

☆ **اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء**

☆☆☆

نبی ﷺ پر جھوٹ سے ڈراوا

میں نے ایک ایسا پمفلٹ پڑھا جس میں درج ذیل حدیث نبی ﷺ کی طرف منسوب کی گئی ہے:

نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! تم ان پانچ چیزوں پر عمل کیے بغیر نہ سونا:

1۔ پورے قرآن کی تلاوت کرنا۔ 2۔ 4ہزار درھم صدقہ میں دینا۔

3۔ کعبہ کی زیارت کرنا۔ 4۔ جنت میں اپنی جگہ بنانا۔

5۔ جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کروانا۔

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ سب کام کرنا کیسے ممکن ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ تین دفعہ ''سورۃ الاخلاص'' پڑھنا پورے قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ اور چار دفعہ سورۃ الفاتحہ پڑھنا چار ہزار درھم صدقہ کرنے کے برابر ہے۔ اور دس مرتبہ ''لا الـه الا الله وحده لا شـريك لـه ، لـه الـمـلك وله الحمد يحي و يميت وهو على كل شي قدير '' پڑھنا کعبہ شریف کی زیارت کرنے کے برابر ہے۔ اور ''لا حـول ولا قـوة إلا بالله العلي العظيم '' دس بار کہنے سے آپ کا ٹھکانہ جنت میں محفوظ کر دیا جائے گا۔

اور دس مرتبہ ''استغفر الله العظيم الذى لا اله إلا هو الحى القيوم '' پڑھنا جھگڑا کرنے والوں کو راضی کرنے کے برابر ہے۔ صدق رسول اللہ ﷺ۔ انتہی۔

سوال:

فضیلۃ الشیخ! میرا سوال یہ ہے کہ اس حدیث کی سند کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے اور لوگوں میں تقسیم کرنے کی کیا فضیلت ہے؟۔

جواب:

یہ حدیث موضوع ہے اور احادیث کی کتابوں میں سے کسی بھی معتمد کتاب میں اس قسم کی کوئی حدیث موجود نہیں۔ بلکہ بعض علماء نے اپنی تحقیق کا یہ خلاصہ پیش کیا ہے کہ تمام وہ احادیث جس میں نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی ہے اگر وہ لفظ ''**يا علي** '' سے شروع ہوتی ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو: اے علی! تو وہ موضوع احادیث میں سے ہیں سوائے اس حدیث کے:

((يا على! أنت منى بمنزلة هارون من موسى غير أنه لا نبى بعدى)) (1)

(1)[احمد ج 6/ص 348 1851]نیز دیکھیے :[صحيح الجامع 7951]

''اے علی! تم میرے لیے ویسے ہو جیسے ہارون (علیہ السلام) موسی (علیہ السلام) کے لیے تھے،سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اس کا ذکر شیخ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب **سوال** الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة **جواب** (❷) جو موضوعات الکبری کے نام سے مشہور ہے،اور شیخ اسماعیل العجلونی نے اپنی کتاب **سوال** کشف الخفاء ومزیل الالباس **جواب** (❸) میں بھی کیا ہے۔

لہذا میں اپنے مسلمان بھائیوں کو اس حدیث اور اس قسم کی دوسری موضوع احادیث کے دھوکہ میں آنے سے بچ کر رہیں؛ نہ ہی انہیں چھاپیں اور نہ ہی مسلمانوں میں تقسیم کریں۔کیونکہ ایسی چیزیں مسلمانوں میں پھیلانا ان کو گمراہ کرنا اور انہیں دام تلبیس میں پھنسانا ہے۔اور اس کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ گھڑنا ہے؛ جس پر بہت ہی سخت وعید آئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إن كذبا على ليس ككذب على غيرى ، من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار۔))(❹)

''میرے متعلق کوئی جھوٹی بات کہنا' عام لوگوں سے متعلق جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔جو شخص بھی جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔''

اور فرمایا:

" من حدث عنى بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين۔" (❺)

''جس شخص نے میری طرف نسبت کر کے کوئی حدیث بیان کی، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ بھی دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔''

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء کا فتوی

سوال:

نبی ﷺ نے فرمایا:''اے علی تم ان پانچ چیزوں پر عمل کیے بغیر نہ سونا:

1۔پورے قرآن کی تلاوت کرنا۔ 2۔چار ہزار درھم صدقہ میں دینا۔

3۔کعبہ کی زیارت کرنا۔ 4۔جنت میں اپنی جگہ بنانا۔

(❷)[حدیث نمبر 614، صفحہ نمبر 372]

(❸) [حدیث نمبر 3177، ج2/ص534]

(❹)[بخاری و مسلم ۔نیز دیکھیے صحیح الجامع حدیث نمبر 2142]

(❺)[مختصر صحیح مسلم حدیث نمبر 1863 اور صحیح الجامع حدیث نمبر 6199]

5۔جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کروانا۔

اے علی **کرم اللہ وجھہ** ❶ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ سب کام کرنا کیسے ممکن ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ تین دفعہ سورۃ الاخلاص پڑھنا پورے قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ اور چار دفعہ سورۃ الفاتحہ پڑھنا چار ہزار درہم صدقہ کرنے کے برابر ہے۔ اور دس مرتبہ لا الـه الا الـلـه وحده لا شـريك له ، له الملك وله الحمد يحى و يميت وهو على كل شى قدير پڑھنا کعبہ شریف کی زیارت کرنے کے برابر ہے۔ اور ''لا حـول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم'' دس بار کہنے سے آپ کا ٹھکانہ جنت میں محفوظ کر دیا جائے گا۔ اور دس مرتبہ استـغـفـر الـلـه العظيم الذى لا اله الا هو الحى القيوم پڑھنا دو جھگڑا کرنے والوں کے درمیان صلح کرنے کے برابر ہے۔

فضیلۃ الشیخ! برائے مہربانی اس حدیث کی سند کے بارے میں وضاحت کر دیں کہ کیا یہ حدیث نبی ﷺ سے ثابت ہے؟

جواب:

اس حدیث کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ ان موضوع احادیث میں سے ہے جو بعض شیعوں نے گھڑ کر لوگوں میں پھیلائی ہے۔ جیسا کہ اس کے بارے میں ائمہ حدیث اس سے پہلے آگاہ کر چکے ہیں۔

وبالله التوفيق ، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (❷)

☆ صدر: عبدالعزیز بن باز ☆ نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی

(❶) مسئلہ: علی رضی اللہ عنہ کے لیے (کرم اللہ وجھہ) یا (علیہ السلام) کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: علی رضی اللہ عنہ کے لیے یہ الفاظ خاص کرنا جائز نہیں بلکہ ان کے لیے وہی الفاظ استعمال کرنے چاہیں جو دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے (رضی اللہ عنہ) یا (رحمہ اللہ علیہ)۔ کیونکہ ان کے لیے یہ الفاظ خاص کرنے کی قرآن وسنت سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔ اس لیے ان کے ساتھ وہی الفاظ استعمال کرنے چاہیں جو دوسرے خلفاء راشدین کے لیے کیے جاتے ہیں۔

اور **اللجنة الدائمة للبحوث العلميه والافتاء** نے یہ فتوی دیا:

علی بن ابی طالب کے ساتھ کرم اللہ وجھہ لگانا شیعوں کے غلو میں سے ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کبھی کسی کے ستر نہیں کو دیکھا اور نہ ہی انہوں نے کبھی کسی بت کو سجدہ کیا۔ لیکن یہ بات صرف علی رضی اللہ عنہ کے لیے خاص نہیں بلکہ دوسرے صحابہ جو اسلام پر پیدا ہوئے ہیں' انہوں نے بھی کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا۔

[اللجنة الدائمة للبحوث العلميه والافتاء ۔فتوی نمبر ج3/ص289/3627]

❷[مجموع فتاوى سماحة الشيخ عبدالعزيزی بن باز ج3/ص1110][فتوى نمبر 9604]

(9)

حقیقت ہے خیال نہیں ؛ کے نام سے ایک تصویر

رد:

☆فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محمد سدحان حفظہ اللہ

☆☆☆

ایک جھوٹی تصویر کی اشاعت

یہ تصویر لوگوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی ہے لوگوں نے اس تصویر کو اپنی گفتگو کا حصہ بنا لیا ہے۔اب تو حالت یہ ہوگئی ہے کہ لوگ بغیر کسی تردد کے ایسی خبروں کو قبول کر رہے ہیں؛ بلکہ کسی ثبوت کے بغیر اور بغیر تحقیق کئے ایسی خبریں لوگوں میں پھیلا رہے ہیں۔

تعجب تو اس بات پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بے شمار و بے حساب ہیں۔ان میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان عظیم نشانیوں اور اپنی صنعت و کاریگری میں غور و فکر کرنے کی رغبت دی ہے۔ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُوْلِي الألْبَابِ﴾

''بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے اختلاف میں عقلمندوں کیلئے نشانیاں ہیں۔''

اور فرمایا:﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ☆وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ☆ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ☆ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ﴾[الغاشية۱۷۔۲۰]

''کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں؟اور آسمان کو کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے؟اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح گاڑ دیئے گئے ہیں؟اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے؟''

اور فرمایا:﴿وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ﴾[الذاریات:21]

''اور خود تمہاری ذات میں بھی (نشانیاں ہیں)،تو کیا تم دیکھتے نہیں؟''

اور فرمایا:﴿بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَه﴾[القيامة:4]

''کیوں نہیں ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کر دیں۔''

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی اور بہت سی نشانیوں کے بارے آیات وارد ہوئی ہیں۔

وفي كل شئي له آية تـدل عـلـى أنـه واحـد

''ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نہ کوئی نشانی موجود ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں''۔

اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں کہ یہ تصویر حقیقی تصویر نہیں ہے بلکہ مسلمانوں میں سے کسی نے بورڈ پر پینٹ کیا ہے۔اور پینٹ کرنے والے نے یہ واضح کیا ہے کہ یہ بورڈ میں مصر کی بعض شخصیات کو گفٹ میں پیش کر چکا ہوں (1) ...الخ میں نے وقتاً فوقتاً نکلنے والی جھوٹی خبروں کا ذکر' ان کا بطلان ظاہر کرنے کے لیے کیا۔حیرت اس بات پر نہیں کہ یہ خبریں کتنی کثرت کے ساتھ نکلتی ہیں بلکہ حیرت تو ان لوگوں پر ہے جو اس قدر جلدی ان کو سچا مان کر لوگوں میں پھیلاتے ہیں۔

---

(1) اور وہ ڈاکٹر سید الخضیری ہیں جو مصر میں کلیہ طب المنصورہ میں ٹیچر ہیں۔انہوں نے اپنے ایک مقالے میں ذکر کیا کہ انہوں نے یہ بورڈ سن 1984 میں پینٹ کیا۔دیکھیے :[مجله العربيه ، جمادی الاولی 1413ھ صفحه نمبر 111)

(10)

تارک نماز کی سزا سے متعلق ایک سروپا پمفلٹ

رد:

☆فضیلۃ الشیخ علامہ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

☆فضیلۃ الشیخ علامہ محمد بن صالح **العثیمین** رحمۃ اللہ علیہ

☆**اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء**

☆☆☆

ایک اور گمراہ کن پمفلٹ کا عکس

اور اس میں دی گئی تصویر

یہ ایک سچا واقعہ ہے جسے لوگوں کی ایک جماعت نے دیکھا۔ آجکل ہمارے معاشرے میں یہ پمفلٹ تیزی سے پھیل رہا ہے جس میں ایک جنازے کی تصویر ہے جسے سانپ نے لپیٹا ہوا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ مدینہ منورہ کے غرقد نامی قبرستان میں واقع ہوا۔ ایک فوت شدہ شخص کو جب قبر میں رکھا گیا تو سانپ اسکے جنازے پر لپٹ گیا جیسا کہ تصویر سے واضح ہے۔ اس واقعہ کی تصدیق کے لیے پورے ملک سے شیخ...... کے پاس فون آئے۔ انہوں نے اس بات کی تاکید کی کہ یہ تصویر حقیقی ہے کیونکہ فوت شدہ تارک نماز تھا۔ شیخ... نے اپنی کیسٹ ''**عقوبة تارك الصلاة**'' میں یہ بھی ذکر کیا کہ بالکل اسی طرح کا واقعہ دس سال پہلے اردن میں پیش آیا۔ جب لوگوں نے یہ خوفناک منظر دیکھا تو وہ چیخنے لگے۔ نبی ﷺ کی یہ حدیث بھی اس واقعہ کی تصدیق کرتی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شجاع نامی سانپ تارک نماز کو اسکے مرنے کے بعد سے قیامت کے دن اٹھائے جانے تک ڈستا رہتا ہے اور پھر تارک نماز آخرت میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''**العهد الذی بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر**''۔

''ہمارے اور کافروں کے درمیان **عہد** صرف نماز کا ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا''۔

مسند احمد میں نبی ﷺ سے صحیح روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ کے درمیان نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

> ''من حافظ عليها كانت له نورا و برهانا ونجاة يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة 'وحشر يوم القيامة مع فرعون وهامان وقارون وابی بن خلف''۔

اس روایت کو امام احمد نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

''جس نے نماز کی حفاظت کی تو نماز قیامت کے دن اس کے لیے نور، برہان اور نجات کا سبب ہوگی اور جس نے اسکی حفاظت نہیں کی تو قیامت کے دن اس کے لیے نہ نور و برہان ہوگی اور نہ ہی نجات کا سبب ہوگی بلکہ وہ فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا''۔

پھر اس کے بعد شیخ نے نماز کو وقت پر پڑھنے اور ان جیسے دوسرے واقعات سے عبرت پکڑنے کی نصیحت کی۔

علامہ الشیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ کی نصیحت

مسلمان بھائیو! ایسی تصویریں پھیلانے سے بچو!

سوال:

دور حاضر میں ایک تصویر اخبارات میں چھپی ہے' یہ تصویر ایک ورق پر مشتمل ہے؛ جو کہ لوگوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی جا رہی ہے اور لوگ اسے سچا تسلیم کر رہے ہیں۔ تصویر بنانے والے نے لکھا ہے کہ ایک شخص کا جنازہ مسجد نبوی میں داخل نہیں ہو رہا تھا۔ جب اس جنازے کو کھول کر دیکھا گیا تو اس پر ایک بہت بڑا سانپ لپٹا ہوا ملا......اس بارے میں'' جتنے منہ اتنی باتیں'' والی بات ہے۔ بعض کے نزدیک سانپ قبر میں تھا۔ اور چند دوسرے لوگوں کی زبانی یہ سانپ مسجد کے قریب کفن کے اندر لپٹا ہوا پایا گیا۔ اور یہی قصہ اس سے پہلے مختلف اوقات میں اردن، ہندوستان اور سندھ وغیرہ میں بھی واقع ہو چکا ہے۔

فضیلۃ الشیخ! اس قسم کے قصے لوگوں کو ڈرانے اور ان کو سیدھی راہ پر چلانے کے لیے گھڑے جائیں تو ان کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جیسے لوگوں کے درمیان صلح کے لیے جھوٹ بولا جا سکتا ہے ویسے ہی اصلاح کی خاطر بھی جھوٹ بولنا جائز ہے۔

جواب:

اس پمفلٹ کا شائع کرنا جائز نہیں ہے جس میں ایک جنازے پر لپٹے ہوئے سانپ کی تصویر ہے' جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ بے نماز کی سزا ہے۔ یہ کسی مجہول انسان کی جانب سے پھیلائی ہوئی خبر ہے۔ کتاب وسنت اور اہل علم کے کلام میں تارکِ نماز اور نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے بہت سخت تحذیر بیان ہوئی ہے؛ جو کہ کافی وشافی ہے' اور ایسے بے بنیاد اور لا اصل قصوں سے کفایت بھی ہے۔

میں اپنے مسلمان بھائیوں کو خبردار کرتا ہوں کہ وہ اس طرح کے پمفلٹس کو شائع کریں یا ان کے پھیلانے میں حصہ لیں۔ میری اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق کی دعوت دینے والا بنائے۔ انہ سمیع قدیر۔

از قلم محمد بن صالح **العثیمین** (1)

بتاریخ 1420/5/7

(1)[الدعوہ مجلہ نمبر 1709/7، جمادی الثانی 1420ھ]

پمفلٹ ''تارکِ نماز کی سزا'' پر ایک تنبیہ (1)

ازڈاکٹر صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان حفظہ اللہ

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام وعلى رسول الله نبينا محمد و آله وصحبه ومن تبع هداه الى يوم الدين۔

امابعد:

میں نے بعض اخباروں میں 1420ھجری میں مدینہ منورہ کے غرقد نامی قبرستان میں پیش آنے والے واقع کی خبر پڑھی جس کا عنوان ''تارک نماز کی سزا'' تھا۔ اوراس عنوان کے تحت جنازے پر ایک بہت بڑے لپٹے ہوئے سانپ کی تصویر پیش کرتے ہوئے اخبار والوں نے لکھا تھا کہ ہم نے ایک طالب علم سے اس خبر کے درست ہونے کے بارے میں سوال کیا تو اس نے جواباً اس خبر کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات نبی ﷺ سے بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شجاع اور اقرع نامی سانپ تارکِ نماز کو اس کی قبر میں قیامت تک ڈستا رہے گا پھر آخرت میں اسکا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ٹھکانہ جہنم ہوگا۔''

اس تصویر کے پھیلانے والے اپنے تئیں چاہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نماز میں سستی سے ڈرائیں۔لیکن اس طریقے سے دعوت الی اللہ کرنے والوں سے میری یہ گزارش ہے کہ:

1) تارکِ نماز کی سزا کے بارے میں قرآن وسنت میں جو وارد ہوا ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے۔کیونکہ وہ اس قسم کی جھوٹی خبروں اور تصاویر سے پاک ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ☆ إِلَّا مَن تَابَ﴾ [مريم :59-60]

''پھر اسکے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا بجز ان کے جو توبہ کرلیں۔''

اور فرمایا: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ☆ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ [الماعون:4-5]

''ان نمازیوں کے لیے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ نے جہنمیوں کے بارے میں خبر دی ہے کہ جب ان سے پوچھا جائے گا کہ:

(1) الدعوہ ، مجلہ نمبر 1708-29جمادی اول 1420ھ۔نیز دیکھیے :[البیان لاخطاء بعض الکتب ج2/ص75,76]

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ☆ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ﴾[المدثر: 43-42]

''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا تو وہ جواب دیں گے ہم نمازی نہ تھے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:'

'العهد الذی بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر۔"

''ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد صرف نماز کا ہے۔جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

اور اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔اور جس شخص پر قرآن و حدیث اثر نہ کرتے ہوں اس پر اس قسم کی تصویریں کیسے اثر کرسکتی ہیں؟ جن کے صحیح ہونے کے بارے میں کسی کو کچھ پتہ ہی نہیں۔اس لیے علماء اور واعظین اور تربیت کرنے والوں کو چاہیے کہ لوگوں کو قرآن و حدیث کی تعلیمات سے آگاہ کریں اس کے علاوہ ہر قسم کے جھوٹ اور خرافات سے پرہیز کریں۔کیونکہ جس کے لیے اللہ نے ہدایت لکھی ہے اس کے لیے قرآن و سنت ہی کی نصیحت کے لئے کافی وشافی ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ﴾ [قٓ۔37]

''اس میں ہر صاحبِ دل کے لیے عبرت ہے اور اس کے لیے جو دل سے متوجہ ہو کر کان لگائے اور وہ حاضر ہو۔''

اور فرمایا: ﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ﴾ [قٓ۔45]

''آپ قرآن کے ساتھ انہیں سمجھاتے رہیں جو وعید سے ڈرتے ہیں۔''

2) یہ تصویر زندہ سانپ کی تصویر ہے۔اور روح والی چیزوں کی تصویر بنانا اور چھاپنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک کبیرہ گناہ کو دعوت کے وسائل میں استعمال کیا جائے؛ اور اسے لوگوں میں عام کیا جائے؟!

3) اس خبر میں اس تارک نماز کے بارے میں لکھا ہے کہ:''وہ رفیق اعلی سے جا ملا''۔جان بوجھ کر ترک نماز کرنے والا تو کافر ہے۔وہ رفیق اعلی سے ملنے کی بجائے جہنم کے آخری گھڑے میں اپنے جیسے کافروں کیساتھ جا ملتا ہے۔لہذا اخبار کی طرف سے اس طرح کے کلمات استعمال کرنا درست نہیں۔

4) اس خبر میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہ بے نمازی مسلمانوں کے قبرستان میں بقیع میں دفنایا جا رہا تھا۔جبکہ اگر معاملہ ایسے ہی ہے جیسے بیان کیا گیا ہے تو وہ کافر ہے' جسے مسلمانوں کے ساتھ دفن کرنے کے بجائے کافروں کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

5) نبی ﷺ کی یہ حدیث جس کی طرف طالب علم نے اشارہ کیا ہے کہ: یہ اسی حدیث کے مصداق ہے جس میں ہے کہ :''ایک شجاع اور اقرع نامی سانپ تارک نماز کو قیامت تک ڈستا رہے گا...''اس سے اس کی مراد وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ:''جو کوئی نماز میں سستی برتتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پندرہ سزائیں دیتے ہیں..........''الخ۔

یہ حدیث رسول اللہ ﷺ پر گھڑا ہوا ایک جھوٹ ہے۔سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے اس کا ذکر اپنی

کتاب ''مجموع فتاوی و مقالات متنوعہ''(❶) میں کیا ہے کہ یہ حدیث نبی ﷺ پر جھوٹ ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المیزان''(❷) میں اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''اللسان المیزان''(❸) میں اس کا ذکر کیا ہے۔

لہذا جس کسی کو بھی یہ پمفلٹ ملے اسے چاہیے کہ اسے جلا دے۔ اور جھوٹوں کے جھوٹ سے نبی ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے پھیلانے والوں کو ڈرائے۔ اور میں کہتا ہوں کہ علماء پر واجب ہے کہ وہ اس جھوٹے پمفلٹ کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کریں۔ اور حاکم وقت پر واجب ہے کہ اس قسم کی جھوٹی احادیث پھیلانے والوں کو سزا دیں تاکہ جھوٹوں اور مفسدوں کے جھوٹ سے صحیح احادیث اور صحیح عقیدہ پاک رہے۔ اور مسلمانوں کے عقیدہ کو اہل خرافات کے دجل سے محفوظ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو نیک اعمال اور صحیح علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ [آمین]

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

❀❀❀❀❀

(❶) [مجموع فتاوی و مقالات متنوعہ ج 10/ص277 اورج 26/ص357]
(❷) [میزان الاعتدال ج6/ص264]
(❸) [لسان المیزان ج5/ص295]

تارک نماز کی سزا کے بارے میں پھیلائی جانے والی جھوٹی خبر کے بارے میں

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء کا بیان

الحمدلله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعده۔

امابعد:

کچھ اخباروں سے ماخوذ ایک جنازے پر لپٹے ہوئے سانپ کی تصویر لوگوں میں بہت زیادہ پھیل گئی ہے اس کے نشر کرنے والے نے یہ لکھا ہے کہ یہ واقعہ ایک بے نمازی شخص کے ساتھ پیش آیا۔اوراس کا ناشر یہ خیال کرتا ہے کہ وہ اس قسم کے جھوٹ سے بے نمازیوں کو ڈرانا چاہتا ہے۔

مدینہ طیبہ کے متعلقہ اداروں سے تحقیقات کرنے کے بعد ہمیں پتا چلا ہے کہ یہ کہانی جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ اس لیے اسکو سچا جاننا اور لوگوں میں پھیلانا جائز نہیں؛ کیونکہ اس سے معاشرے میں جھوٹ اور خرافات پھیلتا ہے اور لوگوں کے دل غلط اور گمراہ کن باتوں میں لگ جاتے ہیں۔ بے نمازیوں اور نماز میں سستی کرنے والوں کے بارے میں جو کچھ قرآن وسنت میں وارد ہے وہی ہم سب کے ڈراوے کے لیے کافی وشافی ہے۔

والحمد لله رب العالمين والصلاةوالسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبة اجمعين۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء(1)

صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن محمد آل شیخ	رکن: صالح الفوزان
رکن: بکر ابوزید	رکن: عبداللہ بن غدیان

(1) [مجله البحوث العلميه الاسلاميه ، مجله نمبر 58، صفحه نمبر 381]

(11)

سانپ اور بچھو کے ڈسنے سے بچنے کے لیے پھیلائی گئی غلط دعا(1)

رد:

☆ ڈاکٹر: شیخ علامہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین حفظہ اللہ

☆ تقریر شیخ **علامه مفتي مملكه ورئيس القضاة والشئون الاسلاميه** : محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ

☆ **اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء**

☆☆☆

(1) میں نے اس دعا کو کتاب میں اس لیے درج کیا ہے کہ یہ دعا لوگوں کے درمیان بہت زیادہ پھیلائی گئی ہے اور لوگوں کا اس پر عمل بھی ہے۔

سانپ اور بچھو کے ڈسنے سے بچنے کے لیے دعا کی ایک تصویر

موذی جانوروں سے بچنے کی مزعومہ دعا

سوال:

علامہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته!

ہم لوگوں سے بچھو کے منتر کے بارے میں سنتے آرہے ہیں۔خصوصاً بعض عوام الناس میں ایک منتر پڑھ کر تھوڑے سے پانی میں پھونک کر پی لیتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ جتنی بھی ڈسنے والی زہریلی چیزیں ہیں خاص طور پر سانپ اور بچھو اس منتر کے پڑھ کر پینے والے کو نہیں ڈس سکتی؛ مگر شرط یہ ہے کہ:

اس منتر کے پڑھنے کے بعد سانپ اور بچھو کو مارنا نہیں چاہیے(❶) اور نہ جس جگہ سانپ اور بچھو رہتے ہیں اس کے بارے میں کسی کو خبر دینی ہے(❷) اور وہ مزعومہ دعا یہ ہے:

''اللهم انها عزيمة العقرب مرت على اليهود والنصارى ومرت على سليمان بن داؤد وقالت: وما يبكيك يا نبي الله؟ قال: دابة من دواب النار صفراء كالزهر، سوداء كالدهر ام صديد كالدينار ام ذنيب كالمنشار نزل جبريل على دمها واسرافيل على سمها فاسكنى بقدر الله وعزته۔''

''اے اللہ یہ بچھو کا منتر ہے جو یہود ونصاری اور سلیمان بن داؤد کے پاس آکر پوچھنے لگا کہ اے اللہ کے نبی! آپ کو کس چیز نے رلایا؟ آپ نے جواب دیا: مجھے ایک آگ کے جانور نے رلایا جو پھول کی طرح پیلا، زمانے کی طرح کالا، پگھلے ہوئے دینار کی طرح اور تیز آری کی طرح تھا۔اس جانور کے خون میں جبرئیل نازل ہوئے اور اس کے

(❶) نبی ﷺ نے فرمایا:''اقتلوا الحية والعقرب، وان كنتم فى الصلاة''''سانپ اور بچھو کو مار دو چاہے تم نماز میں ہی کیوں نہ ہو'' رواہ الطبرانی۔شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے دیکھیے[صحیح الجامع حدیث نمبر 1151 اور صحیح ابوداؤد حدیث نمبر 854]

(❷) نبی ﷺ نے فرمایا:''اقتلوا الحيات كلهن ، فمن خاف ثأرهن فليس منا''''ہر قسم کے سانپوں کو مار دو، جو ان کے اثر سے ڈرا وہ ہم میں سے نہیں''[رواہ ابوداؤد، نسائی اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر 1149]

نوٹ: گھر میں رہنے والے سانپوں کو تین دفعہ مہلت دی جائے گی۔صحیح مسلم کے نزدیک تین دن کی مہلت دی جائے گی سوائے دو قسموں کے: 1۔ چھوٹے 2۔ زہریلے۔ ان دونوں کو بغیر مہلت دئے مار ڈالنا چاہیے۔کیونکہ نبی a نے فرمایا:''چھوٹے اور زہریلے سانپوں کو مار ڈالو کیونکہ اس سے حمل ساقط اور بصارت ختم ہو جاتی ہے۔'' زہریلے سانپوں سے مراد وہ سانپ ہیں جن کی پیٹھ پر دو کالی دھاروں کے نشان ہوں۔اور کہا گیا ہے کہ سفید نشان ہوں۔اور چھوٹے سانپوں سے مراد ایسے سانپ ہیں جو چھوٹی دم کی وجہ سے دُم کٹے لگتے ہیں۔بصارت کو ختم کرنا''یعنی ان سانپوں کے ڈر سے یا ان کو دیکھنے سے بصارت ختم ہو جاتی ہے۔حمل ساقط ہو جانا: یعنی حاملہ عورتیں جب انہیں دیکھتی ہیں تو ان کا حمل گر جاتا ہے۔امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:''جو سانپ مسجد میں ملیں انہیں مار ڈالنا چاہیے۔'' دیکھیں:[فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوى ج3/ص1233]

زہر میں اسرافیل نازل ہوئے پس اللہ تعالی نے مجھے اپنی عزت اور قدرت سے آرام دے دیا ہے۔''

اس دعا کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: (❶)

وعليكم السلام ورحمة الله و بركاته!امابعد:

اس دعا کی کوئی حقیقت نہیں۔ہم نے کبھی بھی یہ دعا احادیث کی کتابوں میں نہیں پڑھی۔سانپ اور بچھو کے زہر سے بچنے کے لیے شرعی دم پڑھنا چاہیے جس میں سورۃ الفاتحہ اور دوسری آیات قرآن و حدیث سے وارد ہیں۔اس کے بعد اسے اللہ کے حکم سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔جہاں تک سانپ اور بچھو کے نہ مارنے کی بات ہے؛ تو ایسا کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ ان کے زندہ چھوڑ دینے میں ضرر رسانی ہے۔آپ کو چاہیے کہ ان کو مار ڈالیں۔خواہ حرم میں (❷) اور احرام کی حالت میں بھی ہوں، انہیں مارنا جائز ہے۔

نیز مسلمان کو چاہیے کہ مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات کی پناہ میں آئے؛ تو اللہ کے حکم سے اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے سکے گی۔

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين۔

---

❶ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خمس قتلهن حلال فى الحرم: الحية ، والعقرب، والحأة، والفأرة،والكلب العقور''۔ ''پانچ جانوروں کو حرم میں مارنا بھی جائز ہے: سانپ، بچھو، چیل، چوہا اور چتکبرا کتا اور کوا''۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔دیکھیے: [الارواء حدیث نمبر 1036]، [صحیح الجامع حدیث نمبر 3245]۔اور احمد میں یہ روایت اس طرح ہے:

''خمس كلهن فاسقه يقتلهن المحرم ، ويقتلن فى الحرم:الفأرة، والعقرب، والحية، والكلب العقور، والغراب''۔

''پانچ جانور فاسق ہیں۔انہیں حالتِ احرام اور حرم میں مارا جاسکتا ہے: چوہا، بچھو، سانپ، چتکبرا کتا اور کوا''۔دیکھیے [صحیح الجامع حدیث نمبر 3246] [الارواء حدیث نمبر 1036]

❷ [فتاوی شرعیہ فی المسائل الطبیہ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ ص 48]

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء کا فتوي(❶)

سوال:

بچھو کے زہر سے بچنے کے لیے ایک دم بہت مشہور ہے' میں نے اسے تجربے کے لیے پڑھا تو مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ اور وہ دم یہ ہے:

"اللھم انھا عزیمة العقرب والداب مرت علی الیھود والنصاری قال وش (ماذا)بکاك یا رسول اللہ ؟قال: داب من دواب اھل النارذنیبه کالنشار نحیره کالدینار نزل جبریل علی دمھا نزل جبرائیل علی سمھا شھق اللہ ثلاث شھقات قال اسکنی فی عزت اللہ وکتبك فی لوح محفوظ۔"

"یا اللہ یہ بچھو اور جانور کا منتر ہے جو یہود و نصاری کے پاس آکر پوچھنے لگا کہ یا نبی اللہ! آپ کو کس چیز نے رلایا؟ آپ نے فرمایا: مجھے ایک آگ کے جانور نے رلایا' جس کی گردن پگھلے ہوئے دینار کی طرح اور دم تیز آری کی طرح تھا؛ س جانور کے خون اور زہر میں جبرئیل نازل ہوئے اللہ نے تین گہرے سانس لیے اور کہا کہ: "تجھے اللہ تعالیٰ کی عزت سے آرام ملے گا اس نے تجھے لوح محفوظ میں لکھا"۔

اس دم کا کیا حکم ہے؟ جزاکم اللہ خیراً۔

جواب:

یہ دم درست نہیں ہے بلکہ درست صرف وہ دم و دعائیں ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں۔ جیسا کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کافر کو سورۃ الفاتحہ کا دم ❷ کیا جسے سانپ نے ڈسا تھا لہذا یہ مذکورہ دم کرنا جائز نہیں بلکہ اسکو چھوڑنا اور لوگوں کو اس خود ساختہ دم سے ڈرانا واجب ہے۔

وباللہ التوفیق، وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء (❸)

☆ صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ☆ نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی

☆ رکن: عبداللہ بن قعود ☆ رکن: عبداللہ بن غدیان

(❶) [ج 256,255، فتوی نمبر 7919]

(❷) [صحیح بخاری ج 3/ص53، ج7/ ص23 اور صحیح مسلم بشرح نووی ج 14/ص187، ابو دائود ج3/ص 703 ترمذی ج4/ص399، ابن ماجه ج2/ص729]

(❸) فتاوی او ررسائل ۔سماحة الشیخ محمد بن ابراھیم آل الشیخ مجلد اول ، صفحه 95، طبعه اولی]

سوال:

شیخ العلامہ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ سے سانپ کے کھانے کے بارے میں سوال کیا گیا(1) تاکہ کوئی اور سانپ اس کو ڈس نہ سکے۔

جواب:

آپ نے اپنے جواب میں فرمایا: سانپ کھانا جائز نہیں ہے۔جس نے سانپ کو بھون کر کھایا اس نے شیطان کی پیروی کی ۔اور بعض دفعہ سانپ کی شکل میں شیطان بھی ہوسکتا ہے اور بعض سانپ شیطانوں کے جانور بھی ہوتے ہیں(2) اس لیے اسے کھانا حرام ہے۔جس انسان کے گوشت سے ان چیزوں کا گوشت مل جاتا ہے' وہ ان چیزوں کو مارنے سے [اپنے فائدہ کی غرض سے]رک جاتا ہے۔

سوال:

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (3) سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک سانپ کے زہر کا خوف نہ ہو تو اسے کھایا جاسکتا ہے؟

جواب:

اصل میں ہر چیز حلال ہے سوائے اس چیز کے جس کے بارے میں قرآن وسنت سے حرام ہونے کی دلیل مل جائے۔جس طرح کسی چیز کے حرام ہونے کا علم ایسے دلائل سے ہوسکتا ہے جو اس کے حکمِ اباحت کے خلاف ہوں' ایسے ہی جن چیزوں کو قتل کرنے کا حکم شریعت میں آیا ہے' اس سے بھی ان کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔سانپ بھی انہی جانوروں میں سے ہے جس کے مارنے کا حکم دیا گیا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"خمس فواسق يقتلن في الحل والحرم الحبه والغراب الابقع والفاره الكلب العقور والحديا۔"(4)

''پانچ جانور فاسق ہیں' انہیں حرم سے باہر اور حرم کے اندر (ہر جگہ) مارا جاسکتا ہے۔سانپ، چتکبرا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔''

---

(1) فتاوی او ررسائل ۔سماحة الشيخ محمد بن ابراهيم آل الشيخ مجلد اول ، صفحه 95، طبعه اولی]

(2) نبی ﷺ نے فرمایا: "الجن ثلاثة أصناف ، فصنف لهم أجنحة يطيرون بها في الهواء ، وصنف حيات وكلاب ، وصنف يحلون ويظعنون"۔[صحيح الجامع حديث نمبر 3114، مشكاة حديث نمبر 2368]
''جنوں کی تین قسمیں ہیں:1۔ایک قسم وہ ہے جو ہوا میں اڑتی ہے۔2۔ایک وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتی ہے۔3۔وہ ہے جو سفر اور قیام کرتی ہے یعنی بھوت وغیرہ۔''

(3) [فتوی نمبر 2599ج22/ص289]

(4) [احمدج 6ص 33,87,97-98، صحيح بخاری ج 2/ ص212، ج4/ ص99، صحيح مسلم ج 2/ص856,857]

سوال:

علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ (❶) سے سانپ کھانے کے حکم کے بارے میں سوال کیا گیا؟ [توانہوں نے جواب دیا کہ:]

جواب:

سانپ کھانا حرام ہے۔سانپ اوراس سے ملتی جلتی چیزوں کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ شریعت نے جن چیزوں کو مارڈالنے کا حکم دیایا جس کے مارنے سے منع کیا وہ حرام ہے۔جن چیزوں کے مارڈالنے کا حکم دیاان میں سے سانپ بھی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خمس من دواب کلهن یقتلن فی الحل والحرم الغراب والحدأة والفأرة والعقرب و الکلب العقور "(❷)۔

''پانچ جانوروں کو حل وحرم کے اندر مارا جاسکتا ہے: کوا، چیل، چوہا، بچھواور کاٹنے والا کتا۔''

اورجن چار جانوروں کے مارنے سے منع کیا ہے'ان میں: چیونٹی؛ شہد کی مکھی؛ ہدہد'اور لال بیگ شامل ہیں❸۔

(❶) [الشرح الممتع علی زاد المستقنع ج 11/ص301,302]

(❷) [احمدج 6/ح33,87,97-98صحیح بخاری ج2/ح 212، مسلم ج 2/ح 856,857]

(❸) أحمد، و أبو داؤد و ابن ماجة عن ابن عباس رضی الله عنهما وانظر : الإرواء [٢٤٩٠] وصحیح الجامع [٦٩٦٨]۔

(12)

ڈسنے والی چیزوں سے بچنے کے لیے شرکیہ دم

ایک ایسا منتر جو کہ لوگوں کو درمیان بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے۔

رد:

☆ سماحۃ الشیخ العلامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆

سوال:

شیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز رحمہ اللہ سے ایک سوال ڈسنے والے زہریلے جانوروں سے بچاؤ کے لیے درج ذیل دم کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس کا کیا حکم ہے؟(❶)

''اللہ کے نام سے، اے اللہ کی قرأت ؛ جو ساتوں آسمان سے بھیجی ہوئی اللہ کی نشانیوں کے ساتھ، جو فیصلہ کرتی ہیں ان پر فیصلہ نہیں کیا جاتا، اے سلیمان الرفاعی اے افاعی سانپ کا ڈس توڑنے والے ۔افالی کے نام سے افاعی نر ومادہ و لمبے چھوٹے کو، کالے پیلے کو، سرخ وسفید کو اور بڑے چھوٹے کو؛ رات کے رینگنے والے کو اور دن کے چلنے والے کو پکارتے ہیں؛ اور اس پر اللہ سے، اللہ کی آیات سے، ننانوے نبیوں سے، نبی کی بیٹی فاطمہ اور اس کی آل اولاد سے، مدد مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں دن اور رات کے شر سے محفوظ رکھے۔'' انتھیٰ۔

جواب:

یہ کچھ چیزیں ہیں جو مجھ تک پہنچی ہیں' اور اس طرح کی چیزیں بہت سی اور کئی ایک شکلوں میں ہیں جو کہ شرک سے خالی نہیں ہیں۔

اس دم میں شرک کی بہت سی انواع ہیں ۔ مثال کے طور پر : اس نے ساتوں آسمانوں سے، سلیمان الرفاعی سے اور سانپوں کا زہر توڑنے والے سے مدد طلب کی ہے ۔اسی طرح اس نے کہا ہے کہ:'' اللہ اور اس کی آیات، ننانوے نبی، نبی ﷺ کی بیٹی اور ان کی آل واولاد سے مدد مانگتے ہیں ۔جبکہ قرآن وحدیث کے مطابق عبادت خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہ پکارا جائے اور نہ ہی کسی سے مدد مانگی جائے ۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِيَّاكَ نَعبُدُ وَاِيَّاكَ نَستَعِين﴾[الفاتحہ:5]

''ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾[الجن: ١٨]

''اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کی ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔''

اسی طرح نبی ﷺ کا ارشاد ہے:''الدعا هو العبادة۔''(❷)

''دعا ہی عبادت ہے''۔

اور فرمایا:''اذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله۔''(❸)

(❶)[مجموع فتاوی و مقالات متنوعه الشيخ عبدالعزيز بن باز رحمہ اللہ ج 1/ ص214]

(❷) [صحیح ابو داؤدحدیث نمبر 1329 ، صحيح الجامع حديث نمبر3407]

(❸)[اسے احمد، ترمذی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔صحيح الجامع ح7957]

''جب بھی دعا مانگو اللہ ہی سے مانگو اور جب بھی مدد مانگو اللہ سے مانگو۔''

اسی طرح کی اور بہت سی آیات و احادیث موجود ہیں۔

علماء کرام کا اجماع ہے کہ جمادات جیسے: ''آسمان، ستارے، بت، درخت اور اس قسم کی دوسری چیزوں سے مدد مانگنا نا جائز ہے؛ بلکہ ایسا کرنا شرک ہے۔ اور مُردوں سے دعا کرنا، مدد مانگنا اور استغاثہ کرنا بھی شرک ہے' چاہے وہ انبیاء اور صالحین ہی کیوں نہ ہوں یا کوئی دوسرے لوگ ہوں۔ اس لیے کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے' سوائے تین چیزوں کے:

''صدقہ جاریہ؛ نفع بخش علم' اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے'' جیسا کہ صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

اس دم میں آسمانوں سے، انبیاء سے اور بہت سے مُردوں سے مدد مانگی گئی ہے۔ جیسا کہ اس میں رفاعی سے مدد مانگی گئی ہے؛ یہ تمام امور واضح طور پر شرک ہیں۔ لہٰذا تمام مسلمانوں پر واجب ہوتا ہے کہ اس منتر سے اور اس قسم کے دیگر شرکیہ منتروں سے بچ کر رہیں اور دوسرے بھائیوں کو بھی اس کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے اس سے دور رہنے کی نصیحت کرنی چاہیے۔ اور اس کی بجائے شرعی دم پر انحصار کرنا چاہیے؛ اس میں کفایت اور بے نیازی ہے۔ قرآن و سنت میں وارد دم، جیسا کہ آیۃ الکرسی، تینوں قل اور دیگر آیات قرآنیہ شامل ہیں۔

ایسے ہی باقی شرعی دعائیں جیسا کہ ''اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق۔'' ❶

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ان تمام چیزوں کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہیں۔''

اور صبح و شام کی دعاؤں میں یہ دعا:

باسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم۔ (❷)

''اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے اور جاننے والا ہے۔'' تین بار پڑھیں۔

مریض پر اور سانپ کے ڈسے ہوئے پر [یہ دعا پڑھ کر دم کریں]:

''اللهم رب الناس اذهب البأس اشف انت الشافی لاشفاء الاشفاؤك شفاء لا یغادر سقماء'' (❸)

(❶) [رواہ احمد ج 2/ص 290، صحیح ترمذی ج 3/ص 187، ابن ماجہ ج 2/ص 266]

(❷) [رواہ ابو دائود، ترمذی، ابن ماجہ، احمد نیز دیکھیے صحیح ابن ماجہ ج 2/ص 332، شیخ علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیے تحفۃ الاخیار ص 39]

(❸) [صحیح بخاری حدیث نمبر 5975، صحیح مسلم حدیث نمبر 2191]

''یا اللہ! لوگوں کے پالنے والے! دکھ، درد دور کر دے۔ تندرستی عطا فرما' تو ہی تندرستی دینے والا ہے، اصل تندرستی وہی ہے جو تو نے عنایت فرمائی ہے۔ ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

اور'' بسم الله ارقيك من كل شيء يوذيك ومن شر كل نفس او عين حاسد؛ الله يشفيك باسم الله أرقيك''(❸)(تین بار)

''اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تمہیں دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تمہیں تکلیف پہنچاتی ہے اور ہر نفس اور عین حاسد کے شر سے اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے؛ میں اللہ کے نام سے تمہیں دم کرتا ہوں۔''

اور ایسے ہی بیمار یا ڈسے ہوئے انسان پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونکیں؛ یہ شفا کے بڑے اسباب میں سے ہے۔ خصوصاً جب اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص اور صدق کے ساتھ اس کا تکرار کیا جائے۔ اور دل میں یہ سچا ایمان ضرور ہونا چاہیے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی شفاء دینے والا ہے؛ اور اللہ کے کوئی بھی شفا دینے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرما کر اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما دے اور شریعت کے مخالف امور سے بچائے۔[آمین]

انه جواد كريم، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين۔

(❶)[رواہ ابو دائود، ترمذی، ابن ماجه، احمد نیز دیکھیے صحیح ابن ماجه ج 2/ص332، شیخ علامه ابن باز رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ھے۔دیکھیے تحفة الاخیار ص 39]

(❷)[صحیح بخاری حدیث نمبر 5975، صحیح مسلم حدیث نمبر 2191]

(❸)[صحیح مسلم حدیث نمبر2186]

(13)

ایک جھوٹی خبر جو اللہ تعالیٰ کے اس قول سے شروع ہوتی ہے:

﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا﴾ [الملك :29]

''آپ کہہ دیجیے! کہ وہی رحمٰن ہے ہم تو اس پر ایمان لا چکے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔''

رد:

☆ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

یہ پمفلٹ بجائے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے شروع ہونے کے:

﴿بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ﴾ [الزمر :66]

''بلکہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔''

اس قول سے شروع کیا گیا ہے:

﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا﴾ [الملك: 29]

''آپ کہہ دیجیے! کہ وہی رحمٰن ہے ہم تو اس پر ایمان لا چکے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔''

یہ پمفلٹ بھی پچھلے پمفلٹ کی طرح جھوٹ پر مبنی ہے۔ان میں ذرا بھر بھی صداقت یا حقیقت نہیں۔اور نہ ہی ان پر کوئی ثواب یا عذاب ملتا ہے۔لیکن اسکے گھڑنے والا اور پھیلانے والا گناہ گار ضرور ہوگا کیونکہ اس سے بدعت کی ترویج ہوتی ہے اور یہ ظلم و گناہ کے کام پر تعاون ہے [1]۔

(1) [مجموع فتاوی ومقالات متنوعه شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ ج4ص159]

(14)

جھوٹی کہانی

جس پر رد کرنا ضروری ہے

رد:

☆ سماحۃ الشیخ العلامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

☆☆☆

جھوٹی کہانی(❶)

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام علی من لا نبی بعده۔اما بعد:

میں نے اخبار......میں پھیلائی جانے والی اس کہانی کا مطالعہ کیا کہ ایک آدمی جس کا نام محمد المصری ہے؛اس کا خیال ہے کہ وہ بدھ کے دن بے ہوش ہو گیا اہل واقرباء نے مردہ سمجھ کر دفنا دیا؛لیکن وہ جمعہ کے دن قبر سے صحیح سلامت باہر نکال لیا اور اس نے قبر میں ہونے والے عجائب وغرائب دیکھے ...الخ

یہ دیکھتے ہوئے کہ بعض لوگ اس کہانی کو سچ سمجھ کر پھیلا رہے ہیں؛ میں نے اس کہانی کے باطل اور جھوٹ ہونے کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ یہ ایک خرافات کہانی ہے؛اسے کوئی عقل مند تسلیم نہیں کر سکتا۔

یہ کہانی محمد مصری نے یا کسی دوسرے خود گھڑی ہے جو کہ جھوٹ اور خرافات سے بھری ہوئی ہے۔جس کے پیچھے ان کے مذموم مقاصد کارفرما ہیں۔اس کہانی کے جھوٹا ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

1)❀ یہ بات تو سب پر ظاہر ہے کہ جو کوئی اپنے اہل خانہ کی باتیں اور ڈاکٹر کی باتیں سن رہا ہو اور جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کی باتیں سن اور سمجھ رہا ہو؛ اس کی زندگی کسی پر مخفی نہیں ہوتی؛ نہ ڈاکٹر پر اور نہ ہی کسی دوسرے پر جو کہ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں یا اسے الٹ پلٹ رہے ہوتے ہیں۔

2)❀ اور وہ کیسا بے ہوش تھا جو اپنے گردو پیش ہونے والی ساری باتیں جانتا تھا! جیسا کہ اس کی باتوں سے ظاہر ہے۔

3)❀ یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ جس کسی کو ایسی تنگ (اور بند) جگہ پر بند کر دیا جائے [جہاں سانس لینا بھی ممکن نہ ہو] تو وہ اتنی لمبی مدت زندہ نہیں رہ سکتا۔

4)❀ یہ بات واضح ہے کہ قبر کے فرشتے زندہ انسان کے پاس حساب و کتاب کے لیے نہیں آتے بلکہ مردوں کے پاس ہی آتے ہیں' یہی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ وہ اللہ کے حکم سے مردہ کے پاس سوال کرنے کے لیے آتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ کون زندہ ہے اور کون مردہ ہے؟ وہی مردہ کے پاس فرشتوں کو سوال کرنے کے لیے بھیجتا ہے۔

5)❀ اس انسان نے فرشتوں کی جو ہیئت بتائی ہے' اس کے مطابق وہ دو فرشتے نہیں بلکہ دو انسان تھے۔

6)❀ قبر میں فرشتے مردہ کی نیکیاں اور برائیاں نہیں گنواتے بلکہ وہ تو تین سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اگر جواب صحیح ہو تو قبر میں جنت کی نعمتیں پا کر کامیاب ہو جاتا ہے۔اور اگر غلط جواب دیے تو مبتلائے عذاب ہو جاتا ہے...

(❶) [مجلہ دعوہ ۔مجلہ نمبر 866، بتاریخ 1403/1/15 نیز دیکھیے : مجموع فتاوی و مقالات متنوعہ ج 4/ص141]

اسکے علاوہ بھی اس نے بہت سے عجیب وغریب مناظر کی تصویر کشی کی ہے۔ یہ سب ایک باطل چیز کو عام کرنے کی کوشش کے ساتھ دنیاوالوں کو یہ دکھانے کے لیے کہ میں بہت نیک انسان ہوں اور میں جنتی ہوں۔تا کہ لوگ اس پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے اس کی طلب پوری کریں' یا بلا طلب ہی اسے مال سے نوازدیں۔ یا اس کا مقصد سستی شہرت کا حصول بھی ہوسکتا ہے۔تا کہ اسے ہر جگہ پر بلایا جائے ؛ اوراس نے جو کچھ دیکھا ہے' اس کے بارے میں سوال کیا جائے' تا کہ یہ اپنا مقصود پا سکے۔

اس کی جہالت اور کم علمی اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ:

''پھر اتفاق سے میرے اہل واقرباء میری زیارت کے لیے آئے''۔

ایسا کہنا ہرگز جائز نہیں ؛ اسکے بجائے یوں کہنا چاہیے:''اللہ کے حکم سے میرے اہل واقرباء میری زیارت کے لیے آئے''۔اس لیے کہ اتفاقی امر کا اپنا کوئی ارادہ یا قدرت نہیں ہوتا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ کہانی بالکل جھوٹی اور حقیقت سے بہت دور ہے؛ اس کی کوئی بنیاد ہی نہیں ۔ یہ بات اس کے سیاق وسباق سے صاف ظاہر ہے۔لہٰذا ہر اخبار و رسائل چھاپنے والے قابل عزت لوگوں کو ایسی کہانیاں چھاپنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے میڈیا کو ہر باطل بات سے پاک وصاف رکھے ۔اور دھوکہ بازوں اور مکارلوگوں کی حقیقت مسلمانوں کے سامنے واضح کردے تا کہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں ۔اور ہم تمام مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا کر کے اسی پر ثبات کی توفیق دے۔[آمین]

انه سبحانه خير مسئول ، وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه۔

(15)

ایک اور جھوٹا پمفلٹ بنام

”سات سلیمانی وعدے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ“

رد:

☆**اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء**

☆☆☆

نوٹ:

بہت سے اسلامی ممالک میں ایک کتابچہ پھیلایا جا رہا ہے جس کا نام ہے ”سات سلیمانی وعدے اور اللہ کے اسماء حسنیٰ“۔لوگوں میں اسے بڑا مقدس سمجھا جا رہا ہے۔ یہ صحیفہ بعض قرآنی آیات اور جادوئی طلسمات پر مشتمل ہے جنہیں کذب و دروغ گوئی سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اسلام اس سے بری الذمہ ہے۔ یہودی جادوگر یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل اور میکائیل کے ذریعے جادو کو سلیمان علیہ السلام پر نازل کیا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے بہتان کو باطل قرار دیا؛ اور اپنے نبی سلیمان علیہ السلام کو اس سے بری الذمہ قرار دیا ہے اور اسے شیطان کا عمل ٹھہرایا ہے [1]۔

---

[1] ۔حاشية فتح المنان في جمع كلام شيخ الإسلام ابن تيمية عن الجان؛ بقلم مشهور حسن آل سلمان ۱/ ۱۸۱۔ نیز دیکھیں: جهود الإمامين ابن تيمية و ابن القيم في دحض مفتريات اليهود (ص ۲۲۳)۔

فتوی' اللجنۃ الدائمہ للبحوث العلمیہ والافتاء(1)

سوال:

ایک سائل نے قرآنی آیات کے ساتھ خرافات وشرکیات سے بھرے ہوئے اس پمفلٹ کے بارے میں سوال کیا ہے جسے لوگ آپس میں بہت زیادہ پھیلا رہے ہیں اور اسکے بارے میں غلط عقیدہ رکھتے ہیں؟

جواب:

یہ پمفلٹ بعض قرآنی آیات اور سورتوں پر مشتمل ہے۔اس پمفلٹ کے تین صفحات پر مشتمل ہے۔جن میں قرآنی آیات اور چند سورتوں کیساتھ مصنف کے اس پمفلٹ کے بارے میں گھڑے ہوئے فوائد ہیں۔اور اس پمفلٹ کا نام ''حجاب الحصن الحصین'' ہے۔اور بعض لوگوں کے مطابق یہ پانچ صفحات جس میں بعض عارفین کا کلام روایت کیا گیا ہے' جس میں اس حجاب اور عدنانی نبی کی برکت کے توسل سے نفع کے حصول کا ذکر ہے۔اس کے ساتھ ہی اس نے اس پمفلٹ میں کچھ آیات بھی ذکر کی ہیں؛ جنہیں اس نے ''الآیات السبع المنجیات'' سات نجات دینے والی آیات رکھا ہے۔
یہ ایک انتہائی بری بدعت ہے۔ اس کے باطل ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1)اس میں نفع ونقصان حاصل کرنے کے لیے نبی ﷺ کی برکت سے توسل لیا گیا ہے۔تاکہ جو کوئی اس حجاب کو اپنائے اسے نفع حاصل ہو یا تکلیف سے بچ سکے۔ایسا کرنا شرعاً منع ہے کیونکہ یہ شرک کا ذریعہ ہے۔

2)مصنف اور بعض عارفین کے کہنے کے مطابق اس حجاب میں جو منفعت ذکر کی گئی ہے' اان کے حاصل میں یہ نافع ہے۔یہ ایک تخمینی بات ہے' اور جہالت پر مبنی قول ہے۔جو کہ شریعت کے خلاف ہے اس لیے کہ یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ایسے ہی یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ پمفلٹ ''حصن حصین'' یعنی مضبوط پناہ گاہ ہے' تو یہ عقیدہ باطل اور جھوٹا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی حفاظت کرنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی کسی کی حفاظت نہیں کرسکتا۔

اور کوئی چیز بھی اس کے حکم کے بغیر پناہ گاہ ثابت نہیں ہوسکتی۔اور قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے ثابت ہوسکے کہ [اس طرح کی آیات پر مشتمل] یہ پمفلٹ مضبوط پناہ گاہ ثابت ہوسکتا ہے۔

3)اس پمفلٹ کو بطور حجاب کے اپنانا اور حفاظت کے لیے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا گنڈے لٹکانے کی ایک قسم میں سے ہے۔اگر یہ تعویذ قرآن کے علاوہ کچھ ہو تو ایسا کرنا شرک اکبر ہے اور اللہ پر توکل کے منافی ہے اور اگر یہ تعویذ قرآن میں سے ہو تو مکروہ ہے۔اور یہ پمفلٹ قرآن کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے گھڑی ہوئی باتوں پر مشتمل ہے اس لیے اس کو حفاظت کی خاطر اپنے ساتھ رکھنا جائز نہیں۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

---

(1)[فتوی نمبر4405/ ج 1ص 92,91 بتاریخ 1/3/1402]

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

سوال:

قرآنی تعویذ اور دم کا کیا حکم ہے؟ نیز کتاب ''الحصن الحصین''، ''حرز الجوشن اور'' سات سلیمانی عقود'' کو حسد سے حفاظت اور نظر بد سے بچاؤ کی نیت سے اپنے ساتھ رکھا جا سکتا ہے؟ ان کتابوں میں جو دم و درود لکھے گئے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا قرآنی آیات، آیۃ الکرسی اور معوذات کے ذریعے حسد اور نظر بد سے ان کتابوں کو اپنے پاس لیے بغیر بچا جا سکتا ہے؟

جواب:

الحمد لله والصلاة والسلام على رسوله وآله وصحبه۔

اما بعد:

قرآن وسنت سے ثابت شدہ دعاؤں سے؛ اور ہر اس چیز سے دم کرنا جائز ہے جس میں شرک یا کوئی حرام بات نہ ہو۔

لیکن ''الحصن الحصین''، ''حرز الجوشن'' اور ''سات سلیمانی عقود'' جیسی کتابوں کو بطور حفاظت اپنے ساتھ رکھنا جائز نہیں۔

اور آیۃ الکرسی اور معوذات کو سونے سے پہلے پڑھنا نفع بخش اور سنت سے ثابت ہے۔

وبالله التوفيق، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم[1]۔

☆☆☆

[1] [فتوی نمبر 4798-/ج1ص172]

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء(1)

سوال:

ہم حرز الجوشن کا ایک نسخہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہے ہیں۔ برائے مہربانی درج ذیل نکات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیجیے:

1) کیا ''حرز الجوشن'' کا احادیث کی کتابوں میں کوئی وجود ہے؟

2) کیا واقعی ''حرز الجوشن'' جعفر صادق، امیر المومنین علی بن ابی طالب اور حسن رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے؟ یا اس کا مؤلف کوئی اور ہے؟

3) اس کو بطور حفاظت اپنے ساتھ رکھنے کی بجائے دعا کے طور پر پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے اسماء وصفات ہیں۔

4) کیا میں اس کو جلا کر اس سے چھٹکارا حاصل کرلوں تو کیا گنہگار ہوں گا؟ اور اگر میں اس کو سنبھال کر رکھوں تو کیا پھر بھی میں گنہگار رہوں گا؟

ہمیں فتویٰ دے کر اللہ کے ہاں ماجور ہوں۔

جواب:

حفاظتی کتاب ''حرز الجوشن'' کی تصدیق کرنا یا اس پر عمل کرنا درج ذیل امور کی وجہ سے ناجائز ہے:

1) علماء حدیث نے اس کی کوئی سند نہیں پیش کی اور نہ ہی اسے کسی قابل اعتماد محدث نے روایت کیا ہے اور نہ ہی اسے کسی عالم کی طرف منسوب کیا ہے۔

2) اس کتاب میں بہت سے جھوٹ شامل ہیں۔ جیسا کہ صفحہ نمبر 1 پر لکھا ہے ''جس نے اسے صبح اور شام کے وقت پڑھا اور گھر سے نکلتے وقت اپنے ساتھ رکھا تو وہ نیک اعمال کے لیے مخصوص ہو گیا اور گویا کہ اس نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن عظیم کو پڑھا۔''

یہ سب سے بڑا جھوٹ اور باطل ہے کیونکہ اس نے اس حفاظتی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے برابر ٹھہرایا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کے کتابوں کے برابر کوئی کتاب نہیں ہوسکتی۔

پھر آگے اس نے لکھا ہے کہ: ''اس کتاب کے ایک حرف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ دو حور العین عطا فرمائے گا، جنت میں اس کیلئے ایک محل بنایا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو چار انبیاء (ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد علیہم السلام) کے برابر ثواب دے گا۔''

(1) [فتوی نمبر 17890]

یہ بھی ایک واضح جھوٹ ہے؛ اس لیے کہ انبیاء کرام علیہم السلام جیسا ثواب کسی کو نہیں مل سکتا۔

پھر صفحہ نمبر 2 پر اس نے لکھا: ''اللہ تعالیٰ اس کتاب کے پڑھنے والے کو قیامت تک پیدا ہونے والے جن وانس میں سے مومنین اور مومنات کے برابر ثواب دے گا اور اللہ اسے نو لاکھ شہیدوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا'' اسی طرح اس نے اگلے صفحات پر اس نے اس سے بھی بڑھ کر جھوٹ گھڑا ہے۔

3) صفحہ نمبر 5 میں اس نے لکھا: ''یہ دعا لوگوں میں محبت، قبولیت؛ زبان بندی اور حاکم، امیروں اور بادشاہوں کا مقابلہ کرنے کے لیے فائدہ مند ہے۔ اور یہ دعا تیر وتفنگ اور گولی سمیت تمام آفات سے محفوظ رکھتی ہے اور ضرورت مندوں کی حاجت پوری کرتی ہے''

ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب کسی شیعہ نے لوگوں کو قرآن وحدیث سے دور کرنے کے لیے گھڑی ہے۔

وبالله التوفيق، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

☆ صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

☆ رکن: عبداللہ بن غدیان ☆ رکن: صالح الفوزان

☆ رکن: عبدالعزیز آل شیخ ☆ رکن: بکر ابوزید

☆☆☆

(16)

عورتوں کے بارے میں ایک لمبی حدیث

(جھوٹی حدیث جو عورتوں میں تیزی سے پھیلائی جا رہی ہے)

رد:

☆ شیخ ڈاکٹر: عبدالعزیز بن محمد السدحان حفظہ اللہ

☆☆☆

عورتوں سے متعلق ایک حدیث(❶)

(جھوٹی حدیث جو عورتوں میں تیزی سے پھیلائی جا رہی ہے)۔

سوال:

یہ حدیث عورتوں میں کثرت سے پھیل چکی ہے اور بعض عورتیں اسے چھپوا کر باقی عورتوں میں تقسیم کر رہی ہیں۔ اس حدیث کی صحت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حدیث درج ذیل ہے:

عورتوں کے لیے نصیحت:

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور فاطمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ بہت زیادہ رو رہے تھے۔ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کس چیز نے آپ کو رُلایا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی جس رات مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا میں نے اپنی امت کی عورتوں کو شدید عذاب میں دیکھا۔ مجھے انکے اتنے شدید عذاب نے سخت حیرت میں ڈال دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت اپنے بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اسکا دماغ آگ سے کھول رہا تھا۔

اور ایک عورت کو اس کی زبان کے بل لٹکایا گیا تھا' اور اس کے حلق میں پیپ بہہ رہی تھی۔ اور ایک عورت کو دیکھا اسے اس کے پستانوں سے لٹکایا گیا تھا۔ اور ایک عورت اپنے جسم سے گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی تھی اور اسکے نیچے آگ جل رہی تھی۔ اور ایک عورت کو دیکھا اسکے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور اس پر بچھو اور سانپ مسلط کر دیے گئے تھے۔ اور ایک گونگی اندھی عورت کو دیکھا جو آگ کو تندور میں جل رہی تھی اور اسکا دماغ اس کے سر سے نکل رہا تھا اور اسے برص اور کوڑھ پن کی بیماری تھی۔ اور ایک عورت دیکھی جو آگ کے تندور میں الٹی لٹکی ہوئی تھی۔ اور ایک عورت کے جسم کا گوشت اس کے آگے اور پیچھے سے آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا تھا۔ اور ایک عورت دیکھی جس کا ہاتھ اور منہ آگ سے جل رہے تھے اور وہ اپنی انتڑیاں کھا رہی تھی۔ اور ایک عورت کا سر خنزیر کے سر جیسا اور جسم گدھے کے جسم جیسا تھا اور اسے ہزار قسم کے عذاب ہو رہے تھے۔ اور ایک عورت دیکھی جس کا منہ کتے کے منہ جیسا تھا اور آگ اس کے پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکل رہی تھی؛ اور فرشتے اس کے سر اور بدن پر آگ کے ہتھوڑے مار رہے تھے۔''

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے میرے پیارے! اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! مجھے ان عورتوں کے اعمال اور انکی سیرت کے بارے میں بتلائیے تاکہ میں ان کو ملنے والے عذاب کی وجہ جان سکوں۔

(❶) [احادیث تحت المجہر شیخ ڈاکٹر عبدالعزیز بن محمد السدحان ص 209]

آپ ﷺ نے جواب دیا: اے میری بیٹی ! جو عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی وہ اپنے بال غیر محرموں سے نہیں چھپاتی تھی۔ اور جو اپنی زبان سے لٹکی ہوئی تھی وہ اپنے خاوند کو تکلیف پہنچاتی تھی۔

اور جو اپنے پاؤں سے لٹکی ہوئی تھی وہ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل جاتی تھی۔ اور جو اپنے پستانوں سے لٹکی ہوئی تھی وہ اپنے خاوند کو اپنے بستر پر آنے سے منع کرتی تھی۔

اور جو اپنے جسم کا گوشت کھا رہی تھی وہ اپنے جسم کو لوگوں کے لیے مزین کرتی تھی۔

اور جس کے ہاتھ اور پاؤں باندھے ہوئے تھے اور اس پر سانپ اور بچھو چھوڑے گئے تھے تو وہ گندے کپڑے پہنتی تھی اور جنابت اور حیض کے بعد غسل اور صفائی نہیں کرتی تھی۔

اور جس کا گوشت قینچی سے کاٹا جا رہا تھا تو وہ اپنے آپ کو دوسرے مردوں پر پیش کرتی تھی۔

اور جس کا چہرہ اور بدن جلایا جا رہا تھا اور وہ اپنی انتڑیاں کھا رہی تھی تو وہ حکمران تھی۔

اور جس کا سر خنزیر کے سر جیسا اور جسم گدھے کے جیسا تھا تو وہ چغل خور اور جھوٹی تھی۔

اور جو کتے جیسے تھی اور آگ اسکی شرم گاہ سے داخل ہو کر منہ سے نکل رہی تھی تو وہ نوحہ کرنے والی، حسد کرنے والی اور گانا گانے والی تھی۔"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "جس عورت نے اپنے خاوند کو ناراض کیا اس کے لیے ہلاکت ہے اور جس نے اپنے خاوند کو خوش کیا اس کے لیے جنت ہے۔"

یہ حدیث خاص طور پر عورتوں میں بہت تیزی سے پھیل رہی ہے' اور بعض عورتوں کی کوشش ہوتی ہے کہ ہے وہ اس کی تصویر کروا کر خواتین میں تقسیم کریں۔ اس حدیث کی صحت کا کیا حکم ہے؟

جواب:

اس حدیث کے نبی ﷺ پر جھوٹ ہونے کی نشانیاں صاف ظاہر ہیں۔ اور اس کے کلمات کے الفاظ میں تکلف بھی واضح ہے۔ جب کہ نبی کریم ﷺ سے وارد ہونے والی حدیث کا اپنا ایک نور ہوتا ہے۔ نیز درج ذیل وجوہات کی بناء پر یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے:

1) صحاح ستہ اور سنن کی کتابوں میں یہ حدیث موجود نہیں۔

2) یہ حدیث احادیث کی ان کتابوں میں بھی موجود نہیں ہے جو کتابیں ہزاروں حدیثوں پر مشتمل ہیں جیسے (**كنز الاعمال**)۔

3) یہاں تک کہ احادیث موضوعہ کی کتابوں میں بھی اس کا ذکر نہیں جیسے کہ کتاب: (**تنزيه الشريعة**) اور (**اللآلي المصنوعه**)۔

4) جن کتابوں میں اسراء و معراج والی حدیث بہت تفصیل سے بیان ہوئی ہے ان کتابوں میں بھی اس حدیث

کا کہیں کوئی ذکر نہیں ۔جیسا کہ کتاب (**شرح الطحاویه**) اور ابن حجر کی کتاب (**فتح الباري**) اور امام ابی شامہ کی کتاب (**نورالمسره في آية الاسراء**) اور شیخ محمد ابوشھبہ کی کتاب (**الاسرائیلیات والموضوعات في کتب التفسیر**)

5) عورتوں کے بارے میں جو کتابیں تصنیف ہوئی ہیں ان میں بھی اس حدیث کا کوئی ذکر نہیں ۔جیسا کہ ابن جوزی اور نواب صدیق حسن خان کی کتاب (**حسن الاسوة بما ثبت من الله ورسوله في النسوة**). اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حدیث اسی زمانے کی گھڑی ہوئی ہے کیونکہ پچھلی تمام کتابوں میں اس کا کہیں ذکر نہیں ۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

فائدہ:

بعض علماء نے جھوٹی حدیث کی نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ: ''روایت کرنے والا حدیث ایسے زمانے میں روایت کرے جب کہ تمام حدیثیں مستقر اور مدون ہوں.تو بحث کرنے والا حدیثیں کتابوں میں ڈھونڈیں اور اسے نہ پائے۔

(17)

برالوالدین کی دعا

رد:

☆ اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء

☆☆☆

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء(1)

سوال:

مجھے ایک دعا ملی ہے جسے تقسیم (......ایک ادارہ......کی طرف سے) کیا جارہا ہے؛ اس کا نام انہوں نے ''دعاء بر الوالدین'' رکھا ہے۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں نے حی ملز شارع صلاح الدین ایوبی سے ......ان لوگوں کے مرکز سے یہ کارڈ حاصل کیا۔ میں نے اس کارڈ کا بغور مطالعہ کیا؛ نیز اس دعا کے ورق پر کسی عالم کا یا پبلشر کا نام نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس پر اس کے چھاپنے والے پریس کا نام ہے۔ اور نہ ہی ان دعاؤں اور اذکار کا کوئی حوالہ دیا گیا ہے۔ اس دعا کی بعض عبارات کی وجہ سے میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا۔ مثال کے طور پر اس دعا میں لکھا ہے:

"اللهم هب لهم ما ضيعوا من حق ربوبيتك بما اشتغلوا به في حق تربيتنا۔"

''اے اللہ ہمارے والدین ہماری تربیت میں مصروف ہو کر تیری ربوبیت کو بھول گئے. تو انہیں معاف فرما دے۔''

برائے مہربانی اس دعا کے بارے میں بتائیں کہ کیا یہ درست ہے یا نہیں؟ اور کیا قرآن و سنت میں کوئی دعا والدین کے لیے خاص ہے؟ آخر میں ان اوراق کے بارے میں اپنی رائے سے آگاہ کریں جو نہ کسی عالم کے لکھے ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی دینی ادارے سے تصدیق شدہ ہوتے ہیں۔

جزاكم الله خيرا۔

جواب:

حقوق اللہ کے بعد سب سے عظیم حقوق والدین کے حقوق ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً﴾[نساء36]

''اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

ایسا والدین کیساتھ قول و فعل سے نیکی اور احسان کر کے ہی ممکن ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی قولاً و فعلاً ہر قسم کی برائی سے منع کیا گیا جیسا کہ فرمایا:

﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً☆ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً﴾ [الاسراء23,24]

''آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا، والدین کے ساتھ احسان کا رویہ اپنانا اور

(1) [فتوی نمبر21816]

جب دونوں یا کوئی ایک بوڑھے ہو جوئیں تو انکے آگے اف تک نہ کہنا نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ

ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ انکے سامنے تو ضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔"

اور سنت میں سوائے "رب ارحمهما" "اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما" اور "رب اغفر لی والوالدی" "اے اللہ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے" اور اسکے علاوہ چند دوسری دعاؤں کے کوئی اور خاص دعا وارد نہیں ہوئی۔ جبکہ اس کارڈ میں جو دعائیں ذکر ہوئیں ہیں وہ سنت سے ثابت نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد۔"(❶)

"جس نے ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا کوئی حکم نہیں تھا تو وہ مردود ہے یعنی باطل ہے۔"

اس باب سے وہ دعائیں بھی ہیں جنہیں کسی کے لیے خاص کیا گیا ہے، مگر شریعت میں ان کے خاص ہونے کی کوئی دلیل وارد نہیں ہوئی۔ [لہذا ایسا کرنا بھی بدعت میں سے ہے] اس کے علاوہ اس دعا میں بہت عجیب الفاظ استعمال ہوئے ہیں جیسا کہ:

"اللهم هب لهم ما ضيعوا من حق ربوبيتك بما اشتغلوا به في حق تربيتنا۔"

"اے اللہ ہمارے والدین ہماری تربیت میں مصروف ہو کر تیری ربوبیت کو بھول گئے .تو انہیں معاف فرما دے۔"

وتجاوز عنهم ما قضوا فيه من حق خدمتك۔"

"تیری خدمت میں ان سے جو کمی ہوئی اس سے درگزر فرما دے۔"

یہ صوفیانہ اصطلاحات کے الفاظ ہیں۔ [جو کہ بالکل بے اصل الفاظ ہیں] کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کسی کی خدمت کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا تو یہ حق ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ لہذا اس کارڈ کو چھاپنا؛ عام کرنا اور بانٹنا جائز نہیں۔ اور ہمیں والدین کے لیے قرآن وسنت سے ثابت دعائیں ہی کرنی چاہیں۔

وبالله التوفيق، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء(❷)

☆ صدر: عبدالعزیز آل شیخ

☆ رکن: عبداللہ بن غدیان

☆ رکن: صالح الفوزان

(❶)[صحيح بخاری حديث نمبر 2697، صحيح مسلم حديث نمبر1718]

(❷) [فتوی نمبر 21816، ج24/ص222,223]

(18)

ایک اور جھوٹ: یادداشت تیز کرنے اور کامیابی کی دعا

رد:

☆اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء

☆☆☆

اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء

سوال:

میں آپ کی خدمت میں ایک پمفلٹ بھیج رہی ہوں۔ جو کہ امتحانات کے دوران ایک معلّمہ نے میری طرف بھیجا تھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ امتحانات کے عرصہ میں یہ پمفلٹ طالبات میں بھی پھیلایا جاتا ہے۔ اس کا عنوان ہے: ''دعاء المذاکرة والنجاح -بإذن الله''۔ ''اللہ کے حکم سے حافظہ تیز کرنے اور امتحان میں کامیاب ہونے کی دعا۔

یہ ورق بعض دعاؤں اور اوراد پر مشتمل ہے؛ جنہیں اس کے لکھنے والے نے گھڑ لیا ہے۔ اگرچہ اس میں بعض قرآنی آیات اور احادیث نبویہ بھی ہیں' لیکن لکھنے والے نے ان دعاؤں کے لیے ایک خاص وقت مقرر کیا ہے جس کی کوئی دلیل سنت نبوی یا عمل صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ میں یہ پمفلٹ آپ کی خدمت میں بھیج رہی ہس' تا کہ آپ کی طرف سے رہنمائی حاصل ہو' یا اس صورت میں وارد ہونے والے اس پمفلٹ کی غلطیوں سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حق بات اور اس کے نشر کرنے والوں کے لیے مددگار بنادے؛ اور آپ کو اسلام اور مسلمانوں کے لیے خیر و بھلائی کا ذخیرہ بنادے۔

[محترم شیخ! برائے مہربانی اس طریقے سے ان دعاؤں کو پڑھنے کا حکم بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے]۔ پمفلٹ کچھ یوں ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے حکم سے یادداشت بڑھانے اور کامیاب ہونے کی دعا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾[البقره 186]

''جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔''

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں کبھی بھی قبولیت کے لیے پریشان نہیں ہوتا؛ بلکہ میں دعا کے لیے فکر مند رہتا ہوں' جب مجھے دعا کی توفیق مل جاتی ہے تو اسے قبولیت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دعائیں پیش کرنے کی توفیق دی امتحانات سر پر ہیں۔ یہ دعائیں سبق یاد کرتے وقت، امتحان کے وقت اور کچھ بھول جانے پر پڑھیں۔

سبق یاد کرنے سے پہلے کی دعا:

"اللھم انی اسئلك فھم النبیین وحفظ المرسلین والملائکة المقربین اللھم اجعل السنتنا عامرة بذکرك ، وقلوبنا بخشیتك ، و اسرارنا بطاعتك انك علی کل شیء قدیر حسبنا الله ونعم الوکیل۔"

''اے اللہ! میں تجھ سے نبیوں جیسی سمجھ، رسولوں جیسی حفاظت اور فرستوں جیسی قربت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمارے زبانوں کو ہمیشہ اپنے ذکر کی اور ہمارے دلوں کو اپنی خشیت کی اور ہمارے اسرار کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا کر۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔''

کمرہ امتحان میں داخل ہونے کی دعا:

"رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنك سلطانا نصیرا۔"

''اے میرے پروردگار مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے۔''

سبق یاد کرنے کے بعد کی دعا:

"اللھم انی استودعك ما قرات وما حفظت وما تعلمت فرده عند حاجتی انك علی کل شیء قدیر۔"

''اے اللہ! میں نے جو پڑھا جو یاد کیا اور جو سیکھا' سب تیرے سپرد کرتا ہوں۔ مجھے ضرورت پڑنے پر یاد دلا دینا بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

جوابات دینے سے پہلے کی دعا:

"رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدة من لسانی یفقھوا قولی ۔باسم الفتاح اللھم لا سھل الا ما جعلته سھلا یا ارحم الراحمین۔"

''اے میرے پروردگار! میرا سینا میرے لیے کھول دے۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔ یا اللہ کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کر دے۔ اے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا۔''

امتحان کے لیے جاتے وقت کی دعا:

"اللھم انی فوضت امری الیك ، وتوکلت الیك ولا ملجأ و لا منجی الا الیك۔"

''اے اللہ! میں نے اپنا کام تیرے سپرد کیا اور تجھ پر توکل کیا تجھ سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں۔''

جواب نہ آنے کی صورت میں:

"لا الہ الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين يا حی يا قيوم برحمتك استغيث رب انی مسنی الضر وانت ارحم الرحمين۔"

''الٰہی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوگیا۔اے زندہ رہنے والے! اے قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

بھول جانے کی دعا:

"اللهم يا جامع الناس ليوم لا ريب فيه اجمع علی ضالتی۔"

''اے اللہ! تمام لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرنے والے، میں جو بھول گیا مجھے یاد دلا دے۔''

جواب دینے کے بعد کی دعا:

"الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لو لا ان هدانااللہ۔"

''اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا۔''

جواب:

یہ دعائیں جو کہ یادداشت اور کامیابی اور دیگران مختلف حالات کے لیے ہیں جن سے طالب علم کا واسطہ پڑتا ہے؛ سب کی سب موضوع اور غلط ہیں۔اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت میں اس کی تخصیص کی کوئی دلیل نہیں اور اس میں جو قرآنی آیات یا احادیث نبویہ یا آثار صحابہ سے ذکر کی گئی ہیں؛ وہ سب کسی سبب سے وارد ہوئی ہیں۔یا تو کسی سبب کے ساتھ خاص ہیں یا پھر عام ہیں۔کسی بھی موقع پر ان الفاظ کیساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا اور اس کی بارگاہ میں گریہ وزاری و التجاء اس پر توکل' اور دیگر تمام انسانی امور کے وقت کی جاسکتی ہے۔مگر ان کو ایسے بعض واقعات و حالات کے ساتھ خاص کرنا جائز نہیں۔اور اس خصوصیت کے پیش نظر ان پر عمل کرنا اور ان کی عدمِ صحت کا اعتقاد رکھنا واجب ہوجاتا ہے۔

دعا اللہ کی ایسی عبادت ہے جو کتاب وسنت کے دلائل کے بغیر درست نہیں ہوتی۔اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ عام طور پر اللہ سے دعا کرے کہ اللہ اس کے سب کام آسان کر دے۔اس کے علم وسمجھ وبوجھ میں برکت دے؛ اور اسے حق بات کی طرف ہدایت دے۔جو وہ بھول گیا ہے اسے یاد دلا دے اور جو وہ نہیں جانتا وہ اسے سکھا دے۔ہر مشکل آسان کر دے اور اسے ہر طرح کی خیر سے نوازے۔بجائے اس کے کہ ہر حالت کی خاص دعا بنائے جسے وہ ہمیشہ پڑھے۔اگر دعا

قرآن وحدیث کے مطابق ہو گی تو اللہ جلدی قبول فرمائے گا اور اسی میں ہی اس کے دین کی بھلائی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾[البقرہ: 186]

''جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔''

وبالله التوفيق، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم۔

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء(1)

صدر: عبدالعزیز آل شیخ، رکن: عبداللہ بن غدیان،

رکن: صالح الفوزان، رکن: بکر ابوزید

❀❀❀❀❀

اللجنة الدائمہ للبحوث العلمیہ والافتاء کا رد

سوال:

کیا ان دعاؤں کو مذکورہ حالتوں میں مانگنا درست ہے؟

سبق یاد کرنے سے پہلے کی دعا:

"اللهم انى اسئلك فهم النبيين وحفظ المرسلين والملائكة المقربين۔ وان تجعل لسانى عامره بذكرك، وقلبنى بخشيتك، وسرى بطاعتك فانت حسبى ونعم الوكيل۔"

''اے اللہ! میں تجھ سے نبیوں جیسی سمجھ، رسولوں جیسی حفاظت اور فرشتوں جیسی قربت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری زبان کو ہمیشہ اپنے ذکر کی اور میرے دل کو اپنی خشیت کی اور سر کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا کر۔ مجھے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔''

(1)[فتوی نمبر 21350-ج24 ص183,184,185,186]

سبق یاد کرنے کے بعد کی دعا:

"اللھم انی استودعك ما علمتنیه واسالك ان تذکرنی به عند حاجتی الیه وما توفیقی الا بالله علیه توکلت والیه انیب۔"

''جو تجھ نے مجھے سکھایا میں تیرے سپرد کرتا ہوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ضرورت پڑنے پر سب یاد دلا دینا۔ میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے، اس پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔''

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

"اللھم انی توکلت وسلمت امری الیك لاملجا ولامنجی منك الا الیك۔"

''اے اللہ میں نے تجھ پر توکل کیا، اور اپنا کام تیرے سپرد کیا، اور نہ تجھ سے پناہ کی جگہ ہے اور نہ کوئی بھاگ کر جانے کی مگر تیری طرف۔''

کمرہ امتحان میں داخل ہونے کی دعا:

"رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنك سلطانا نصیرا۔"

''اے میرے پروردگار مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے''۔

جوابات دینے سے پہلے کی دعا:

"رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدة من لسنای یفقھو قولی ۔باسم الفتاح اللھم لا سھل الا ما جعلته سھلا یا ارحم الراحمین۔"

''اے میرے پروردگار! میرا سینا میرے لیے کھول دے۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اللہ کے نام سے یا اللہ کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کر دے۔ اے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا۔''

جواب نہ آنے کی صورت میں:

"لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین یا حی یا قیوم برحمتك استغیث رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین۔"

''الٰہی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہو گیا۔ اے زندہ رہنے والے! اے قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں

سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

جواب دینے کے بعد کی دعا:

"الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لو لا ان هدانا الله۔"

''اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا۔''

جواب:

ان دعاؤں کو ان حالتوں میں مانگنے کے لیے مخصوص کرنا درست نہیں۔ بلکہ مسلمان کو ہر امر میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے مطابق سوال کرنا چاہیے۔اور پیاری پیاری دعاؤں کے ساتھ اس سے دعا کرنی چاہیے۔

وبالله التوفيق، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم

اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء(1)

صدر: عبدالعزیز آل شیخ، رکن: عبداللہ بن غدیان،

رکن: صالح الفوزان، رکن: بکر ابو زید

(1)[فتوی نمبر 16029-ج 24/ص231,232]

(19)

نبی ﷺ کی طرف منسوب جھوٹی دعا

رد:

☆اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء

☆☆☆

ایک جھوٹی دعا اور **اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء** کا فتوی

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده ۔اما بعد:

اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء کو ایک آدمی نے پمفلٹ بھیجا اور اس کے بارے میں فتوی طلب کیا۔ پمفلٹ میں یہ لکھا تھا:

”لا اله الا الله الجليل الجبار ، لا اله الا الله الواحد القهار ، لا اله الا الله العزيز الغفار ، لا اله الا الله الكريم الستار ، لا اله الا الله الكبير المتعال ، لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا ربا وشاهدا صمدا ونحن له مسلمون ، لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا ربا وشاهدا صمدا ونحن له عابدون ، لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا ربا وشاهدا ونحن له قانتون ، لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا ربا وشاهدا ونحن له صابرون ، لا اله الا الله محمد رسول الله على ولى الله اللهم اليك وجهت وجهى ، واليك فوضت امرى ، وعليك توكلت يا ارحم الراحمين۔

نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ دعا کسی بھی وقت پڑھی تو گویا کہ اس نے 360 حج کیے اور 360 دفعہ قرآن ختم کیا اور 360 غلاموں کو آزاد کرایا اور 360 دینار صدقہ کیے اور 360 دکھیوں کو خوش کیا۔ جیسے ہی نبی ﷺ نے اپنی بات مکمل کی جبرئیل امین علیہ السلام اترے اور فرمانے لگے میری عزت اور جلالت کی قسم اگر اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ یہ دعا پڑھے گا چاہے زندگی میں ایک ہی دفعہ پڑھے میں اس کے لیے سات چیزوں کی ضمانت دیتا ہوں:

1) اس سے فقر دور ہو جائے گا۔

2) وہ منکر نکیر کے سوال سے محفوظ ہو جائے گا۔

3) وہ پل صراط سے آسانی سے گزرے گا۔

4) وہ ناگہانی موت سے بچ جائے گا۔

5) اس پر جہنم حرام ہو جائے گی۔

6) وہ قبر کے دبوچنے سے بچ جائے گا۔

7) وہ ظالم و جابر حاکم کے غضب سے محفوظ ہو جائے گا۔ صدق رسول الله ﷺ۔

جواب:

اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء نے یہ ورق پڑھ کر جواب دیا کہ:

”یہ دعا نبی ﷺ کی طرف منسوب کی گئی جھوٹی دعا ہے۔کتاب وسنت میں اس کی کوئی اصل موجود نہیں۔اور اس کے فضل میں بیان کردہ حدیث من گھڑت حدیث ہے؛ ائمہ حدیث میں سے کسی امام نے بھی اس حدیث کی تخریج نہیں کی۔اس حدیث کے موضوع ہونے کے درج ذیل وجوہ ہیں:

1) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت اور عقل کے صریح خلاف ہے۔کیونکہ اس میں موجود دعا پر اس کے پڑھنے والے کے لیے ایک عظیم ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

2) اس میں یہ الفاظ ہیں علی ولی اللہ اس میں کوئی شک نہیں کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان شاء اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ہیں۔لیکن دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی بجائے انہیں مخصوص کرنا رافضیوں کا کام ہے۔

3) اس پمفلٹ میں لکھا گیا ہے کہ دعا پر عمل کرنے والا جنت میں داخل ہوگا چاہے وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب کیوں نہ ہو؛ یا ایسی حرکات کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو جو کہ ایمان کے مناقض ہوں۔ یہ بات عقل اور شریعت کے خلاف ہے اس لیے یہ دعا باطل اور مردود ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس پمفلٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے جلا کر ختم کردے۔اور لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کرے تاکہ وہ اس کے دھوکہ میں نہ آئیں۔اسے چاہیے کہ دینی امور میں ثابت قدم رہے؛ اور ہر شک وشبہ والی بات علماء کرام سے پوچھے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت صحیح طریقے سے کر سکے اور جھوٹے اور دجال لوگوں کے جال میں پھنسنے سے بچ جائے' جو کہ کمزور ایمان والے مسلمان کو بدعات وخرافات میں مبتلا کر کے دین اسلام سے دور کرنا چاہتے ہیں۔اور انہیں ایسی بدعات میں مبتلا کر رہے ہیں جن کی کوئی اصل یا بنیاد ہی نہیں۔

وباللہ التوفیق ، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اللجنۃ الدائمہ للبحوث العلمیہ والافتاء[1]

☆ صدر: عبدالعزیز آل شیخ ☆ رکن: عبداللہ بن غدیان

☆ رکن: صالح الفوزان ☆ رکن: بکر ابوزید

(1) [فتویٰ 21084 ج24، ص/81,282,283,284]

(20)

ایک گمراہ کن کتابچہ

"الحرز الاکبر"

رد:

☆اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء

☆☆☆

الحرز الاکبر اور اللجنة الدائمة کا فتوی

الحمد لله وحده والصلاة والسلام علی من لا نبی بعده۔اما بعد:

سوال:

اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء کو ایک سوال موصول ہوا ہے' جس کے ساتھ (ایک کتاب ہے جو بعض قرآنی آیات، دعاؤں اور تعویذات پر مشتمل ہے......۔جسے (حرز الاکبر) کا نام دیا گیا ہے اور ''مولانا شیخ محمد ابراہیم عبدالباعث'' کی طرف منسوب ہے۔ یہ پمفلٹ بعض ہسپتالوں میں غیر ملکی پھیلا رہے ہیں۔مختلف طبقات میں پھیلا رہے ہیں۔

جواب:

مذکورہ بالا اوراق کو پڑھنے کے بعد ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان میں بہت سی باتیں شریعت کے خلاف ہیں۔لہذا اس کو صحیح ماننا اور اسے لوگوں میں پھیلانا جائز نہیں۔ یہ پمفلٹ بدعات وشرکیات اور عجیب وغریب باتوں سے بھرا ہوا ہے۔اس کے چند اقوال ملاحظہ فرمائیں:

1)''پھر اس کو اتنی آہستگی سے پڑھیں' کہ اسکی آواز قرآن کی آواز سے اونچی نہ ہو۔'' اور پھر رندھی ہوئی آواز میں کہیں''۔اس طریقے سے آواز کی تحدید کرنے کی قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔

2)''میں تمام مخلوقات اور سرخ ہوا سے پناہ مانگتا ہوں۔''

ہوا کی اس قسم کو متعین کرنے کی بھی کوئی دلیل نہیں ملتی کیونکہ نبی ﷺ نے ہر قسم کی ہوا سے پناہ مانگی ہے۔

3)اس نے اندھیروں سے پناہ مانگتے ہوئے کہا کہ ''میں سلیمان کی انگوٹھی کی پناہ میں آتا ہوں۔''

جبکہ مخلوق/سلمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے پناہ مانگنا شرک ہے۔

4)''۷ مرتبہ:حم؛حم عسق یغلبون۔ 7 مرتبہ:حم الامر۔'' ان الفاظ میں وردیا دعا کی کوئی دلیل نہیں۔

5)''عرش کا پردہ ہم پر لٹکا ہوا ہے۔'' یہ دعا میں نئی بدعت ہے۔

اگر اس کے بجائے کہتا کہ اللہ نے پردہ رکھا ہے' تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔

6)﴿وَاللَّهُ مِن وَرَآئِهِم مُّحِيطٌ ☆بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ☆فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ﴾

''اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا۔لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔'' سات مرتبہ؛ اور پھر:

"یاغارة جدی السیر مسرعة فی حل عقدتنا"

''اے غارہ ہمارے مسائل کو جلدی حل کر۔''

یہ اللہ کے سوا کسی اور سے دعا مانگنا ہے جو کہ شرک اکبر ہے۔

7)"باسم الله بابنا تبارك الله حيطاننا يس سقفنا كهيعص كفايتنا حم عسق حمياتنا"

باسم اللہ ہمارا دروازا ہے' تبارک اللہ ہماری دیوار ہے' یس ہماری چھت ہے' کھیعص ہماری کفایت ہے اور حم عسق ہماری حفاظت کرنے والی ہے۔" یہ دعا بدعت ہے۔

8)"نحن في كنف الله ورسوله ۔"ہم اللہ اور اسکے رسول کی حفاظت میں ہیں۔اور اسی طرح اس کا کہنا:" حسبنا الله والنبی "اللہ اور اسکا نبی ہمیں کافی ہیں۔اور اسی طرح اس کا کہنا:"ہم اللہ اور اسکے رسول کی وجہ سے معزز ہیں۔یہ دونوں ہماری مدد کرتے ہیں۔"

یہ بھی شرک ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ رسول ﷺ کو بھی شریک ٹھہرایا۔

9)"احمى حميتا اطمى طميثا ۔"

یہ بھی سمجھ میں نہ آنے والے شرکیہ الفاظ ہیں۔

10)"ہم پر اپنے عرش کا پردہ ڈال دے۔" یہ الفاظ بدعتکے ہیں۔

11)"اپنے نبی مختار کے واسطے"۔ یہ بدعتی وسیلہ ہے۔

12):اس کے یہ الفاظ: حفظت من لا يظن به الحفظ بسبب انتمائه للأماثل و أفاضل ؛ والأصفياء فقلت:ومن الشياطين من يغوصون له ويعملون دون ذلك وكنا لهم حافظين۔ فكيف بنا و قد انتمينا لمحبوبك الأعظم وصفيك المقرب الذي قلت له : ما كان الله ليعذبهم و أنت فيهم ......)

اس کے دعا کے آخر تک اس نے جو کچھ الفاظ استعمال کیے ہیں' یہ ایک بدعتی وسیلہ ہے' اور جو قرآنی آیت اس نے یہاں لائی ہیں[جن سے لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے] ان کی وہ تفسیر نہیں ہے جو وہ یہاں بیان کرنا چاہتا ہے۔

اور اپنے اس پمفلٹ کے آخر میں ان دعاؤں کے پڑھنے والے کے لیے ایسے ایسے وعدے کیے ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کوئی ذکر نہیں۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ اسے لوگوں میں قبولیت حاصل ہو' اور لوگ اس پمفلٹ کو اپنائیں' اور عوام الناس پھیلائیں۔

اس لیے ہم سب پر واجب ہوتا ہے کہ اس جیسے پمفلٹس کو پھیلنے سے روکا جائے جس سے لکھنے والے کا مقصد عقیدہ توحید پر وار کرنا اور لوگوں کو بدعات وخرافات اور وہمی چیزوں میں مشغول کرنا ہے ۔

ایسے ہی جن لوگوں کے ہاتھوں ایسے پمفلٹس لگیں ان پر واجب ہوتا ہے کہ انہیں تلف کردیں' اور انہیں پھیلانے والوں کو سزا دیں۔تاکہ گمراہ کن چیزوں کے پھیلنے سے لوگوں کے عقائد کی حفاظت کی جا سکے۔اور کوئی ایسی چیز معاشرہ میں

رواج نہ پکڑے جس سے لوگوں کے عقیدہ اور فہم میں خلل واقع ہوتا ہو۔

وباللہ التوفیق ، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اللجنۃ الدائمہ للبحوث العلمیہ والافتاء(1)

صدر: عبدالعزیز آل شیخ ،	رکن: عبداللہ بن غدیان ،
رکن: صالح الفوزان ،	رکن: بکر ابو زید

(1) [فتوی نمبر 21029 ، ج24/ص278,279,280,281]

(21)

ایک جھوٹی دعا

رد:

☆اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء

ایک اور جھوٹی دعا سے متعلق **اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء کا فتوي**

منشورات:

میں آپ کی خدمت میں ایک دعا ارسال کر رہا ہوں جو یوں ہے:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''پھٹکارے ہوئے یہیں پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو، یہ کہنے لگے میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتا ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔اے جن و انس، شیاطین، شکاری پرندے، الو اور چوروں کی جماعت (س۔م۔م) اللہ کے سمع و بصر اور قوت کے ذریعے تمہارے سمع و بصر اور قوت پر قابو پاتا ہوں۔(س۔م۔م) میرے اور تمہارے درمیان نبوت کا پردہ ڈالتا ہے، جس کے پردے سے فرعون اور اسکے داروغے ڈھانپ لیے گئے تھے۔ جبرئیل تمہاری دائیں طرف ہے، میکائیل بائیں طرف، محمد ﷺ تمہارے سامنے اور اللہ تمہارے اوپر سے تمہیں (س۔م۔م) سے مال و جان واولاد اور جو کچھ اس پر ہے' اور جو کچھ اس کے ساتھ ہے اور جو کچھ اس کے نیچے ہے؛ سے روکتا ہے۔تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان میں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔اور ان کے دلوں پر پردے ہیں کہ وہ اسے سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور جب تو صرف اللہ ہی کا ذکر اسکی توحید کے ساتھ، اس قرآن میں کرتا ہے تو وہ روگردانی کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔'' (اس تین مرتبہ پڑھیں)۔

سوال:

میرا یہ سوال ہے کہ کیا یہ دعا نبی ﷺ سے ثابت ہے؟ اور کیا اس طریقہ سے دعا مانگنا درست ہے؟

آنجناب کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ پمفلٹ بھیجنے والی عورت مدرسہ تحفیظ القرآن میں معلّمہ ہے۔اور میں آنجناب سے امید کرتا ہوں کہ اس پر گہری نظر ڈالیں گے۔

جـــــواب: یہ دعا نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔نہ ہی اس دعا کی کوئی حقیقت ہے بلکہ یہ دعا تو غیر مفہوم عبارات اور مشتبہ جملوں پر مشتمل ہے۔لہذا اس طریقے سے دعا مانگنا؛ اس پمفلٹ کو پھیلانا اور اس کی نشر و اشاعت کرنا نا جائز ہے؛ اس کی بجائے جو کوئی خیر حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے قرآن وسنت میں موجودہ دعائیں کافی ہیں۔

وباللہ التوفیق، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء(1)

صدر: عبدالعزیز آل شیخ — رکن: عبداللہ بن غدیان

رکن: صالح الفوزان — رکن: بکر ابو زید

(1) [فتوی 21167۔ج 24/ص 273,274]

(22)

دعائے عرش کے فضائل

کے نام سے ایک گمراہ کن پمفلٹ

رد:

☆ اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء

ایک اور غلط دعا **اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء** کا فتویٰ

سوال:

دور حاضر میں دعائے عرش کے نام سے ایک دعا بہت تیزی سے پھیلائی جا رہی ہے۔ہم اس دعا کا ایک نسخہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہے ہیں۔ برائے مہربانی اس دعا کا حکم، اس پر عمل اور اسکو پھیلانے کا حکم بیان کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

جواب:

''دعائے عرش؛ اور فضائل دعائے عرش'' نامی دعا ایک غلط اور بدعتی دعا ہے۔قرآن وحدیث سے اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی دلیل ملتی ہے۔اور نہ ہی اس کے لیے کسی قابل اعتماد مرجع کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بلکہ یہ دعا اس کے ایجاد کنندہ کی طرف سے من گھڑت ہے۔اور اس میں بہت سے جھوٹ الفاظ بھی شامل ہیں جیسے:

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس نام کے ذریعے سوال کرتا ہوں جو جبرئیل کے پر پہ اور میکائیل پر لکھا ہوا ہے اور اسرافیل کے ماتھے اور عزرائیل کے ہاتھ پر لکھا ہے''۔اور جس کے ساتھ تو نے منکر ونکیر کا نام رکھا ہے' اور تجھ پر تیرے بندوں کے اسرار کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں''۔

اور اس غلط بدعت پر مشتمل دعا میں لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے کئی جھوٹے وعدے بھی کیے گئے ہیں جیسے:

''جس نے اس دعا کو ایک دفعہ پڑھا قیامت کے دن اسکا چہرہ جگمگا رہا ہوگا،............الخ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے پانی اور بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہوں''۔''اور اس کے لیے ہزار عمروں کا ثواب لکھا جائے گا''۔خوفزدہ پڑھے گا تو امن میں آ جائے گا، پیاسا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے پلائیں گے، بھوکا پڑھے گا تو اس کو کھلائیں گے۔اگر کوئی مقدمہ میں پھنسا ہوا آدمی پڑھے گا تو وہ بری ہو جائے گا۔

اگر کوئی بیوی پڑھے گی تو اس کا خاوند اس کی عزت کرنے لگ جائے گا، جن وانس اور شیاطین اور ہر قسم کے امراض سے محفوظ ہو جائے گا، گم شدہ اسکی برکت سے گھر واپس لوٹ آئے گا..''

اس کے علاوہ بھی بہت سارے جھوٹ ہیں؛ حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو چھوڑ کر ایسے تعویذ گنڈے اور ٹوٹکے لٹکانے اور ان پر اعتماد کرنے کی طرف دعوت ہے۔

لہذا واجب ہے کہ اسکو پھیلانے اور تقسیم کرنے سے باز آ جانا چاہیے بلکہ پھیلانے والے کو لوگوں کے سامنے سزا دینی چاہیے۔اس لیے کہ یہ بدعات اور خرافات کو عام کرنے اور تعویذ گنڈے اور ٹوٹکے لٹکانے کی دعوت ہے۔

فائدہ:

فضیلۃ الشیخ علامہ محمد بن صالح **العثیمین** رحمہ اللہ لکھتے ہیں:''ملک الموت کو عزرائیل کا نام دینا درست نہیں کیونکہ یہ نبی

ﷺ کی کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔[شرح الواسطیہ ص 46]اور علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کتاب وسنت میں اس کا نام (ملک الموت) ہی ہے۔عوام الناس کا اسے عزرائیل کہنا درست نہیں ہے۔شائد یہ بات اسرائیلیات سے لی گئی ہے ❶۔

اور اسکے علاوہ بھی دوسرے لامحدود وعدے کیے گئے ہیں۔اس کے علاوہ اس میں تعویذ لٹکانے اور غیر اللہ سے اپنا تعلق جوڑنے کی دعوت دی ہے۔

وباالله التوفيق ، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم۔

اللجنة الدائمه للبحوث العلميه والافتاء(❷)

☆ صدر:عبدالعزیز آل شیخ ☆ رکن:عبداللہ بن غدیان

☆ رکن:صالح الفوزان ☆ رکن: بکرابوزید

(❶)[احکام الجنائز ص 199 ، حاشیہ 2]

(❷)[فتوی نمبر 21053 -ج24/ص272,273]

(23)

ایک عجیب لغو بیانی

رمضان میں واقع ہونے والی چیخ

رد:

☆ سماحۃ الشیخ الامام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

☆☆☆

سماحۃ الشیخ الامام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

بسم اللہ والحمدللہ وصلی اللہ وسلم علی رسولہ وعلی آلہ واصحابہ ومن اہتدی بہدی۔أما بعد: (❶)

مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ بعض جاہل لوگ ایک پمفلٹ پھیلا رہے ہیں جو کہ ایک من گھڑت حدیث پر مشتمل ہے۔ اس موضوع ومن گھڑت حدیث (❷) کی عبارت کچھ یوں ہے:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب رمضان میں ایک چیخ سنائی دے گی جو کہ شوال تک پھیل جائے گی۔اور ذوالقعدہ میں بعض قبیلے جدا ہوں گے۔اور ذوالحجہ میں خون بہائے جائیں گے۔اور محرم میں ....اور تمہیں کیا معلوم کہ محرم کیا ہے؟ (اور اس بات کو تین مرتبہ دہرایا) ہائے افسوس کہ اس مبارک مہینے میں ہزاروں لوگ اندھا دھند قتل کردیے جائیں گے۔ہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول وہ چیخ کیسی چیخ ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ چیخ پندرہ رمضان اور جمعہ کی رات کو واقع ہوگی۔اس کی آواز سے سوتے ہوئے لوگ ہڑبڑا کر اٹھ جائیں گے۔اور جو لوگ کھڑے ہوں گے وہ اس چیخ کی ہیبت سے بیٹھ جائیں گے۔جوان عورتیں اپنے اپنے گھروں سے باہر نکل آئیں گی۔اور اس سال سردی بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور کثرت سے زلزلے آئیں گے۔اگر کسی سال رمضان کی پندرہویں رات کو جمعہ آجائے تو اس دن فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھروں میں داخل ہو جانا ،اپنے دروازوں کو بند کر لینا، اپنے آپ کو چادر سے ڈھانپ لینا اور کانوں کو بند کر لینا ،اور جب تم چیخ سنو تو فوراسجدے میں گر جانا اور یوں کہنا سبحان القدوس، سبحان القدوس، ربنا القدوس۔ پاک ہے اللہ، پاک ہے اللہ، ہمارا رب بہت مقدس ہے۔جو اس چیخ کو سننے کے بعد ایسا کرے گا وہ کامیاب ہو جائے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا''۔

جواب:

اس حدیث کی کوئی سند نہیں ہے بلکہ یہ حدیث جھوٹ اور باطل ہے۔کیونکہ بہت سے ایسے رمضان گزرے جس میں جمعہ پندرھویں رمضان کو آیا لیکن کوئی بھی چیخ نہیں سنائی دی۔اس پمفلٹ میں جو کچھ اس دجال نے ذکر کیا ہے' ایسا کچھ

(❶) [مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ سماحۃ الشیخ الامام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ ج 26/ص339]

(❷) [الموضوعات ابن جوزی ج 3/ص191,192 ، اللالی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ ج 2/ص388,389 الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر ص 468] نیز دیکھیے [موسوعۃ الاحادیث والاثار الضعیفہ والموضوعہ ج 12/ص32,33]

بھی نہیں ہوا۔اس سے ظاہر ہو گیا کہ ایسی روایات کو پھیلانا اور عام کرنا ناجائز اور باطل ہے۔ بلکہ واجب ہے کہ اس

قسم کے منشورات جس کے ہاتھ بھی لگیں اسے چاہیے کہ اسے جلا کر ختم کر دے۔ مسلمانوں کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچتے رہنا چاہیے یہاں تک کہ اس کی موت آ جائے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾[الحجر:99]

'':اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے۔''

اور فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ [آل عمران:102]

''اے ایمان والو! اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔''

نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اتق الله حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن۔(1)

''جہاں کہیں تم ہو اللہ سے ڈرو اور برائی سرزد ہو جائے تو فوراً نیکی کرو (کیونکہ وہ نیکی) اس برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آو۔''

آیات اور احادیث کی روشنی میں تقوی کو لازم پکڑنا' اور حق پر استقامت کے ساتھ قائم رہنا' اور ہر اس چیز سے بچ کر رہنا چاہیے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے؛ خواہ وہ منع کردہ امور رمضان میں ہوں یا غیر رمضان میں؛ ہر وقت اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق دے' اور دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور ہمیں ہر قسم کے فتنوں اور گمراہ مولویوں سے بچائے۔

انه جواد كريم، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم۔

(1)[احمد ج 5/ص153]

(24)

جھوٹی خبر: ایک لڑکی نے مصحف زمین پر پھینکا تو

اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا کر جانور بنا دیا

☆☆☆

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين۔اما بعد:

یہ تصویر انٹرنیٹ ،میگزین اور پمفلٹ کے ذریعے پھیلائی گئی ہے۔اسکے پھیلانے والے کا یہ گمان ہے کہ یہ تصویر ایک عمانی لڑکی کی ہے جس نے مصحف کو زمین پر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے جانور کی شکل میں بدل دیا۔بہت سے لوگوں نے اس جھوٹی خبر کے پھیلنے کی تصدیق کی تو میں نے اس کا جھوٹ تمام لوگوں کے سامنے واضح کرنا ضروری سمجھا ،کیونکہ اب تک اس پر کسی نے رد نہیں کیا۔ میں اللہ کے نام سے شروع کرتے ہوئے کہتا ہوں :

پہلی بات:

یہ خبر اس کے نام سے ہی موضوع نظر آرہی ہے کہ ''ایک لڑکی نے مصحف کو زمین پر پھینکا تو اللہ نے اسے دھنسا (**خسف**) کر جانور بنا دیا''۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس خبر کا لکھنے والا بالکل ہی ان پڑھ اور جاہل مرکب ہے۔اسے تو **خسف** اور **مسخ** کے بارے میں فرق معلوم ہی نہیں۔[**خسف** اور **مسخ** عربی زبان کے الفاظ ہیں]۔

خسف کا معنی ہے: زمین کے اندر کسی چیز کا دھنس جانا۔جیسا کہ نے قارون کے بارے میں فرمایا:

﴿فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ﴾[القصص:81]

''ہم نے اسے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا''۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھتے ہیں(1): جب اللہ تعالی نے قارون کی زینت،قوم پر فخر اور سرکشی دیکھی تو سزا کے طور پر اسے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا۔جیسا کہ صحیح بخاری میں زہری کی حدیث سے ثابت ہے،وہ سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((بينما رجل يجر إزاره إذ خسف به ، فهو يتجلجل في الأرض إلى يوم القيامة))۔

''ایک شخص اپنی ازار لٹکائے (بڑے غرور سے) جا رہا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اسکو زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک اس میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قارون کو ساتویں زمین تک اندر دھنسا دیا گیا۔

اور **مسخ** کا معنی ہے: اصلی صورت بدل کر دوسری بری صورت کا بنا دینا۔ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ﴾

''اور یقیناً تمہیں ان لوگوں کا علم بھی ہے جو تم میں سے ہفتہ کے بارے میں حد سے بڑھ گئے اور ہم نے بھی کہہ دیا

(1) [ابن کثیر ج6/ص266]

کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ''[البقرہ:65]

اور اللہ تعالی نے دوسری جگہ فرمایا:

﴿فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ﴾ [الاعراف:166]

''یعنی جب وہ کچھ کرنے لگے جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا' تو ہم نے ان کو کہہ دیا تم ذلیل بندر بن جاؤ۔''

دوسری بات:

تحریر کنندہ نے اس میں کسی جانور کی صورت چھاپی ہے اور کہا یہ ہے کہ یہ اس لڑکی کی تصویر ہے جو کہ اس کی حقیقی صورت سے بدل کر دوسری بری صورت میں بدل گئی ہے، اور یہ تصویر دیکھنے والوں کیلئے واضح طور پر جھوٹی نظر آ رہی ہے۔

تیسری بات:

تحریر کنندہ کا مقصد لوگوں کو صرف قرآن کی بے ادبی سے ڈرانا تھا۔لیکن یہ طریقہ بالکل غلط ہے کیونکہ اس پمفلٹ میں یہ جھوٹی خبر گھڑنے کیساتھ ساتھ حرام تصویر بھی استعمال کی گئی ہے۔تصویر بنانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔قرآن و حدیث میں اتنی ترغیب وترہیب اور وعدو وعید موجود ہے جس کی وجہ سے لوگ اس قسم کے جھوٹے پمفلٹوں اور منشورات سے بے نیاز ہیں۔

چوتھی بات:

بیشک جان بوجھ کر قرآن کی اہانت اور اس کی بے ادبی کرنا باتفاق علماء کرام ارتداد ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:''قرآن کی تعظیم اور اسے پاک صاف رکھنے اور اس کی حفاظت کے واجب ہونے پر پوری امت کا اجماع ہے۔اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ جو کوئی قرآن کے ساتھ یا اس کے کسی جزء کے ساتھ ٹھٹھہ کرے' یا مصحف کو گندگی میں ڈالے گا یا قرآن کے [مصحف] ساتھ بے ادبی کرے گا وہ کافر ہو جائے گا''۔

پانچویں بات:

میں نے عمان کے سلطانی ہسپتال میں فون کر کے اس لڑکی کے بارے میں' جس کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا' معلوم کیا تو پتا چلا کہ یہ خبر جھوٹی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

اس لیے میں نے لوگوں کو آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم۔

مصنف

شخبوط بن صالح بن عبدالھادی المری

امام وخطیب جامع ملک عبدالعزیز

(25)

ایک اور جھوٹا پمفلٹ
بنام

دس چیزیں دس چیزوں کو روکتی ہیں

رد:

☆اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

☆☆☆

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء کا فتوي

سوال:

مجھے ایسے دو اوراق ملے ہیں جو بعض سورتوں اور نبی ﷺ کی احادیث پر مشتمل ہیں۔ اس کا عنوان ہے: ''دس سورتیں دس چیزوں سے روکتی ہیں'':

1۔ سورۃ الفاتحہ اللہ کے غضب کو روکتی ہے۔

2۔ سورۃ یٰس قیامت کے دن کی پیاس کو روکتی ہے۔

3۔ سورۃ الانسان قیامت کی ہولناکیوں کو روکتی ہے۔

4۔ سورۃ الواقعہ محتاجی کو روکتی ہے۔

5۔ سورۃ التبارک عذاب قبر کو روکتی ہے۔

6۔ سورۃ الکوثر جھگڑے کو روکتی ہے۔

7۔ سورۃ الکافرون موت کے وقت کفر کو روکتی ہے۔

8۔ سورۃ الاخلاص نفاق کو روکتی ہے۔

9۔ سورۃ الفلق حسد کو روکتی ہے۔

10۔ سورۃ الناس شیطان کے وسوسوں کو روکتی ہے۔

دوسرے ورق میں احادیث کے نام سے درج ذیل تین باتیں مرقوم ہیں:

پہلی حدیث:

نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے علی تم ان پانچ چیزوں پر عمل کیے بغیر نہ سونا:

1۔ پورے قرآن کی تلاوت کرنا۔

2۔ چار ہزار درہم صدقہ میں دینا۔

3۔ کعبہ کی زیارت کرنا۔

4۔ جنت میں اپنی جگہ بنانا۔

5۔ جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کروانا۔

علی رضی اللہ عنہ نیعرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ سب کام کرنا کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ:

1۔ تین دفعہ سورہ اخلاص پڑھنا پورے قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

2۔چار دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھنا ہزار درہم صدقہ کرنے کے برابر ہے۔

3۔دس مرتبہ لا الـه الا الـلـه وحـده لا شريك له ، له الملك وله الحمد يحى و يميت وهو على كل شى قدير پڑھنا کعبہ شریف کی زیارت کرنے کے برابر ہے۔

4۔دس مرتبہ لا حول و لا قوة الا بالله العلى العظيم کہنا جنت میں اپنا گھر بنانے کے برابر ہے۔

5۔دس مرتبہ استغفر الله العظيم الذى لا اله الا هو الحى القيوم پڑھنا جھگڑا کرنے والوں کو راضی کرنے کے برابر ہے۔صدق رسول اللہ ﷺ۔

دوسری حدیث:

نبی ﷺ نے فرمایا:

1۔جو صبح کی نماز نہیں پڑھتا اسکا چہرہ نور سے خالی ہوگا۔

2۔جو ظہر کی نماز نہیں پڑھتا اسکے رزق میں برکت نہیں ہوگی۔

3۔جو عصر کی نماز نہیں پڑھتا اس کی عمر میں کوئی خیر نہیں ہوگی۔

4۔جو مغرب کی نماز نہیں پڑھتا اس کی اولاد میں برکت نہیں ہوگی۔

5۔جو عشاء کی نماز نہیں پڑھتا اس کی نیند میں راحت نہیں ہوگی۔

تیسری حدیث:

نبی ﷺ نے فرمایا:

میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو پانچ چیزوں کو پسند کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھلا دیں گے:

1۔مخلوق کو پسند کریں گے اور خالق کو بھول جائیں گے۔

2۔مال کو پسند کریں گے اور حساب و کتاب کو بھول جائیں گے۔

3۔گناہوں کو پسند کریں گے اور توبہ کو بھول جائیں گے۔

4۔محلوں کو پسند کریں گے اور قبروں کو بھول جائیں گے۔

5۔دنیا کو پسند کریں گے اور آخرت کو بھول جائیں گے۔

سوال:

فضیلۃ الشیخ میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ کیا یہ احادیث نبی ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں؟ کیونکہ وقتاً فوقتاً یہ حدیثیں خاص طور پر مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے اندر لوگوں میں بہت زیادہ پھیلائی جا رہی ہیں۔اس کے بارے میں فتوی دے کر اللہ کے ہاں مأجور ہوں۔

جواب:

یہ حدیثیں موضوع اور باطل ہیں ۔احادیث کی کسی بھی کتاب میں یہ احادیث وارد نہیں ہوئیں۔اور نہ ہی بسیار تلاش کے بعد ہمیں ان کا کوئی سراغ ملا ہے۔ان کے پھیلانے اور عام کرنے سے روکنا واجب ہے۔

وباللہ التوفیق۔وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اللجنة الدائمة البحوث العلميه والافتاء

☆ صدر:عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ
☆ رکن صالح الفوزان
☆ رکن بکر ابوزید

☆☆☆

---

❶المجموعه الثانيه مجلد 3، تفسیر و علوم القرآن والسنة ج3ص/256,257,258 فتوی نمبر 21368

فہرست موضوعات